



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

پیر 14، منگل 15، بدھ 16، جمعرات 17 - نومبر 2005
 (یوم الاشنین 11، یوم اشلاٹ 12، یوم الاربعاء 13، یوم الخمینی، 14 - شوال المکرم 1426ھ)

چودھویں اسمبلی: تیسیسوال اجلاس

جلد 23: شمارہ جات 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تہییسوال اجلاس

پیر، 14- نومبر 2005

جلد 1: شمارہ 23

صفحہ نمبر	نمبر شمار	مندرجات
1 -----	-1	اجلاس کی طلبی کا اعلانیہ
3 -----	-2	ایجندہ
5 -----	-3	ایوان کے عمدیداران
13 -----	-4	تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ
14 -----	-5	چیز مینوں کا پیش

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	پاؤئنٹ آف آرڈر
14 -----	6- قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کے نتیجے میں مسیحی املاک کا نقصان
	سوالات (محکمہ مال و کالوین)
18 -----	7- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	پاؤئنٹ آف آرڈر
20 -----	8- اسمبلی ہال کا ساؤنڈ سسٹم مرمت کروانے کی ضرورت
23 -----	9- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)
42 -----	10- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو یو ان کی میز پر رکھے گئے)
	توجہ دلاؤنڈس
70 -----	11- (کوئی توجہ دلاؤنڈس پیش نہ ہوا)
	تحاریک استحقاق
71 -----	12- (اس مرحلہ پر کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی)
	پاؤئنٹ آف آرڈر
73 -----	13- ایم۔ پی۔ ایز کے استحقاق کا تعین
	تحاریک استحقاق (--- جاری)
92 -----	14- محکمہ آبپاشی کے افران کی ایم۔ پی۔ اے کے ساتھ بد تمیزی
	تحاریک التوانے کار
	15- تصویر پورہ (لاہور) گندہ پانی پینے کی وجہ سے متعدد افراد
98 -----	16- پیٹ کی مختلف بیماریوں میں بنتا اور ہلاک (--- جاری)

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
99 -----	17- لاہور میں ناقص گوشٹ کی فروخت سرکاری کارروائی
	18- پنجاب کے تمام طبی اور صحت کے اداروں کی کارکردگی کی
108 -----	رپورٹ بابت سال 2003-04 پر عام بحث منگل، 15- نومبر 2005
	جلد 23: شمارہ 2
143 -----	ایجندہ ۱۹
145 -----	20- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ سوالات (محکمہ ہائی سنگ و شری ترقی اور پبلک ہیلتھ انھینٹرنگ)
146 -----	21- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
187 -----	22- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میرز پر رکھے گئے) پونٹ آف آرڈر
207 -----	23- ارکین اسمبلی کو جسٹس آف پیس بنانے کا مطالبہ سپر نٹ ورک اڈیالہ جیل راولپنڈی کا مقید سابق سپیکر قومی اسمبلی
208 -----	24- سید یوسف رضا گیلانی سے ارکین اسمبلی کی ملاقات کرانے سے انکار تحاریک استحقاق
	25- ڈی ایس پی انوٹی گیشن گو جر انوالہ سٹی کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تصحیح آمیز رویہ (--- جاری)
211 -----	26- اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2003-04 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا (--- جاری)

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
215 -----	ڈی۔ ایس۔ پی انوٹی گیشن صدر (اوکاڑہ) کا معزز رکن
216 -----	اسمبلی کے ساتھ تصحیح آمیز رویہ
217 -----	ڈی۔ پی۔ او خوشاب کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ
218 -----	پاؤنٹ آف آرڈر
219 -----	سٹیٹ بنک آف پاکستان کی جانب سے unclaimed
220 -----	کیا گیا 30۔ ارب روپیہ اپنے اکاؤنٹس میں declare
221 -----	نقل کرنے کا خدشہ
222 -----	تحاریک استحقاق (--- جاری)
223 -----	خالتوں ڈی۔ ایس۔ پی ٹرینک (ملتان) کا معزز رکن
224 -----	اسمبلی سے تصحیح آمیز رویہ
225 -----	تحاریک التوانے کا ر
226 -----	راولپنڈی کچسری میں مسلح افراد کی اندھاد ہند فارٹنگ (--- جاری)
227 -----	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
228 -----	مسودہ قانون (جو پیش ہو چکا ہے)
229 -----	مسودہ قانون (ترمیم) زرعی بارانی یونیورسٹی راولپنڈی
230 -----	مصدرہ 2004 (--- جاری)
231 -----	مسودہ قانون (جو م taraf ہوا)
232 -----	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موڑ گاڑیاں مصدرہ 2005
233 -----	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)
234 -----	مسلم فیملی لازم کے تحت وضع شدہ نکاح فارم میں اسلامی
235 -----	نظریاتی کو نسل کی سفارشات کی روشنی میں ترمیم

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
245 -----	وفاقی حکومت کی طرف سے بنکوں سے رقم نکلوانے پر عائد ٹکیس کا خاتمه -35
252 -----	فاریکس کمپنیوں کے متأثرین کو رقوم کی وابستگی -36
253 -----	ڈیرہ غازی خان میں یونیورسٹی کا قیام -37
بدھ، 16 نومبر 2005	
جلد 23: شمارہ 3	
255 -----	ایجمنڈا -38
257 -----	تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ -39
تعزیت	
258 -----	کراچی میں بحمدہ کوئی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے معقرت -40
سوالات (محکمہ تعلیم)	
260 -----	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -41
293 -----	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کا ایوان کی میں پر رکھے گئے) -42
319 -----	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -43
رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
323 -----	مسودہ قانون یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب لاہور مصروف 2005 کے باڑے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -44

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	رپورٹ میں (توسیع)
324 -----	-45 مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجو کیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے مسودہ قانون دی پنجاب ٹینکنیکل ایجو کیشن، وو کیشنل ٹریننگ اخواری مصدرہ 2004 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ٹینکنیکل ایجو کیشن مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹری، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ میں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے
325 -----	-46 حکومت پنجاب کے حسابات بابت سال 01-2000 اور اس پر آڈیٹر جزل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے
326 -----	-47 مسودہ قانون پنجاب پر او نش ڈو میسٹک والنس مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے
327 -----	-48 تھارکیک استحقاق رجسٹر اکاؤنٹس سوسائٹی پنجاب کا معزز کرن اسمبلی سے نامناسب روایہ پواخت آف آرڈر
329 -----	-49 ایوان میں نصب ساؤنڈ سسٹم میں خرابی کی نشاندہی
330 -----	-50 تھارکیک التوانے کار لاهور میں قائم سنٹرل ماؤل سکول کو بغیر کسی وجہ،
	-51

335 -----	خلاف قاعدہ و قانون فروخت کرنا (--- جاری) پاؤنٹ آف آرڈر	
338 -----	میدیکل كالجوں میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کو ختم کرنے کا مطالبہ تحاریک القوائے کار (--- جاری)	-52
346 -----	گڑھی شاہوپل کی تعمیر کے آٹھ سال بعد شکستہ حالت سرکاری کارروائی مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	-53
347 -----	مسودہ قانون پنجاب ایم چنسی سرو سز مصدرہ 2005 عام بحث	-54
347 -----	صحت پر عام بحث	-55
355 -----	کورم کی نشاندہی	-56

نمبر شمار	مندرجات	
صفحہ نمبر		
جمعرات، 17- نومبر 2005		
جلد 23: شمارہ 4		
357 -----	ایجندہ ۱	-57
359 -----	تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ پاؤنٹ آف آرڈر	-58

59-	زلزلہ زدگان کی صورتحال پر بحث کے لئے ایوان میں وقت کا مقرر کیا جانا۔
360	مجلس قائدہ برائے تعلیم کا مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنپرل پنجاب 2005 کو اکین کی میٹنگ میں شامل کئے بغیر منظور کر کے ہاؤس میں پیش کرنے کی سفارش
	سوالات (مکمل جات امور پر درosh حیوانات و ذیری ڈولیپمنٹ اور اوقاف)
374	نہشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
391	نہشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر کھے گئے)
414	غیر نہشان زدہ سوال اور اس کا جواب
	رپورٹ (توسیع)
	مسودہ قانون پنجاب ریلوے اسٹاک کیمز میں اشیاء خورد و نوش رکھنے پر پابندی کے بارے میں مجلس قائدہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ
416	ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعی پوائنٹ آف آرڈر
417	مجلس قائدہ کی کارکردگی پر اعتراض
	رپورٹ (توسیع)
	مسودہ قانون پر ایجیٹ قرض دہی پر پابندی مصدرہ 2003 کی رپورٹ
420	ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعی (جو زیر التواء ہوئی)
67-	تاؤں شپ لاہور میں پولیس ملازمین کے ہاتھوں خاتون توجہ دلاؤ نوٹس

صفحہ نمبر

مندرجات

توجہ دلاؤ نوٹس

تاؤں شپ لاہور میں پولیس ملازمین کے ہاتھوں خاتون

426 -----	کے انغو اور اجتماعی زیادتی پر حکومتی کارروائی کی تفصیل	
430 -----	سیاکلوٹ میں چودہ سالہ لڑکے کے قتل پر حکومتی کارروائی کی تفصیل	-68
	تحاریک التوائے کار	
	فیصل آباد کے علاقہ رضا آباد میں گندے نالے کی وجہ سے	-69
437 -----	رہائشیوں کو مشکلات کا سامنا	
	ملتان میں ڈرگ ٹھیسٹنگ لیبارٹری کے لئے فنڈز اور سٹاف	-70
441 -----	کی عدم دستیابی	
443 -----	کورم کی نشاندہی	-71
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو ایوان میں متعارف کروائے گے)	
	مسودہ قانون پنجاب (تسلیح) تقریبات شادی (امناع	-72
443 -----	ظاہری نمود و نمائش و بے جام صارف) مصدرہ 2005	
	مسودہ قانون پنجاب ملازمین کارکردگی، نظم و ضبط اور احتساب مصدرہ 2005	-73
	444	
444 -----	مسودہ قانون (ترمیم) انجمن ہائے امداد باتی مصدرہ 2005	-74
	انڈکس	-75

اجلاس کی طلبی کا اعلان میہ

No.PAP-Legis-1(106)/2005/768.Dated 14th November 2005. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

“In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 I, Lt. Gen. (Retd) **Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly to meet on November 14, 2005 at 3:00 P.M. in the Assembly Chambers, Lahore.”

Dated
2-11-2005

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL
GOVERNOR OF THE PUNJAB

ایجندٹا

براے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 14 نومبر 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ مال دکالوںیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

3۔ توجہ دلاؤ نوٹس

4۔ سرکاری کارروائی

پنجاب کے تمام طبی اور صحت کے اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ بابت سال

2003-04 پر عام بحث

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدیداران

- 1۔ جناب سپیکر : چودھری محمد افضل ساہی
- 2۔ جناب ڈپٹی سپیکر : سردار شوکت حسین مزاری
- 3۔ وزیر اعلیٰ : چودھری پرویز احمد
- 4۔ قائد حزب اختلاف : جناب قاسم ضیاء

2۔ چیئرمینوں کا پینل

- 1۔ رائے اعجاز احمد : پیپی-171
- 2۔ ملک نذر فرید کھوکھر : پیپی-192
- 3۔ جناب محمد عظیم گھمن : پیپی-131
- 4۔ ملک اصغر علی قیصر : پیپی-69

3۔ کابینہ

- (1) گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی : وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- (2) کرنل (ر) شجاع خانزادہ : وزیر سی ائم آئی ایمپلی مینٹیشن اینڈ کوارٹر نیشن
- (3) کرنل (ر) ملک محمد انور : وزیر کوآپریٹو
- (4) جناب مناظر حسین رانجھا : وزیر کالونیز
- (5) چودھری عامر سلطان چیمہ : وزیر آب پاشی
- (6) جناب گل حیدر خان روکھڑی : وزیر یونیورسٹیز ایندھن سالیڈیشن
- (7) جناب محمد سبطین خان : وزیر کائنی و معدنیات
- (8) جناب سعیدا کبر خان : وزیر جیل خانہ جات
- (9) سردار نعیم اللہ خان شاہانی : وزیر سپورٹس
- (10) ڈاکٹر محمد شفیق چودھری : وزیر آبکاری و محصولات
- (11) چودھری ظہیر الدین خان : وزیر مواصلات و تعمیرات
- (12) ڈاکٹر اشfaq الرحمن : وزیر جنگلات
- (13) محترمہ آشٹھ ریاض فقیانہ : وزیر ترقی خواتین و انسانی حقوق
- (14) رانا شمشاد احمد خان : وزیر ٹرانسپورٹ
- (15) چودھری محمد اقبال : وزیر خوراک
- (16) چودھری شوکت علی بھٹی : وزیر ثقافت و امور نوجوانان
- (17) جناب محمد بشارت راجہ : وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی اضافی چارج قانون و پارلیمانی امور *
- (18) میاں عمران مسعود : وزیر تعلیم

وزیر صنعت : (19) جناب محمد اجمل جعیر

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر CAB.II/2-3/2003 مورخ 16 آگسٹ 2003، وزراء کو ان کے اپنے حکمتوں کے ملا وہ دیگر محکمہ جات کے اضافی چارج برائے اجلاس (16۔ جون تا 30۔ جون 2004) تفویض کئے گئے۔

7

وزیر صنعت و افرادی وقت	:	(20) سید اختر حسین رضوی
وزیر قوت برتری	:	(21) جناب ارمغان سجنانی
وزیر اوقاف و مذہبی امور	:	(22) سید سعید الحسن
وزیر صحت	:	(23) ڈاکٹر طاہر علی جاوید
وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی	:	(24) جناب عبدالعلیم خان
وزیر سیاحت	:	(25) میاں محمد اسلام اقبال
وزیر میخنث و پیشہ ورانہ ترقی	:	(26) سردار حسن اختر موکل
وزیر ہاؤسنگ و شری ترقی	:	(27) سید رضا علی گیلانی
وزیر ایگر یکلچرل مارکیٹنگ	:	(28) رانا محمد قاسم نون
وزیر لڑکی اینڈ غیر رسمی بنیادی تعلیم	:	(29) جناب حسین جمانیاں گردیزی
وزیر زراعت	:	(30) جناب محمد ارشد خان لودھی
وزیر / چیف و ہب	:	(31) جناب غلام مجی الدین چشتی
وزیر خزانہ	:	(32) سردار حسین بنادر دریشک
وزیر لاپوٹس ایک اینڈ ڈری ڈولیپنٹ	:	(33) سید ہارون احمد سلطان بخاری
وزیر زکوٰۃ و عشر	:	(34) میاں خادم حسین وٹو المعروف محمد اختر خادم
وزیر ماہی پروری	:	(35) جام محمد ہاشم گلیج
وزیر بیت المال	:	(36) جناب محمد اعجاز شفیع

-
- وزیر تحفظ ماحولیات : مخدوم اشfaq احمد (37)
وزیر بہبود آبادی : محترمہ نسیم اودھی (38)
وزیر خصوصی تعلیم : محترمہ قدیسه اودھی (39)
وزیر اقلیتی امور : مسز جوئس رو فین جو لیں (40)

4۔ پارلیمنٹی سیکرٹریز

- | | | |
|---------------------------------------|---------------------------------|------|
| چودھری محمد کامران علی خان | مال | (1) |
| مقامی حکومت و دیہی ترقی | راجہ راشد حفیظ | (2) |
| ہاؤ سنگ، شری ترقی | جناب اعجاز حسین فرحت | (3) |
| خدمات و انتظام عمومی | جناب تنور اسلام ملک | (4) |
| کرنل (ر) سلطان سر خرواعوan* | سید محمد تقیید رضا* | (5) |
| تعالیم | چودھری نذر حسین گوندل | (6) |
| اطلاعات | ملک شعیب اعوان | (7) |
| بیت المال | ملک محمد آصف بجا | (8) |
| کالونیز | جناب محمدوارث کلو | (9) |
| انفار میشن ٹیکنالوجی | ملک رضا شاہدوسیر | (10) |
| چودھری غالد محمود (ایڈوکیٹ) | لائیو شاک اینڈ ڈیری ڈولپینٹ | (11) |
| جناب محمد قمر حیات کاٹھیا | | (12) |
| بریگیڈر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) | صوبائی پیشہ و رانہ انتظامی ترقی | (13) |
| ماہی پوری | حاجی مدثر قوم نہرا | (14) |
| سپورٹس | چودھری غالدار صفر گھرال | (15) |
| قانون | چودھری عبداللہ یوسف وڑائج | (16) |
| خواندگی و غیرہ سی بینیادی تعلیم | مس حمیدہ وحید الدین | (17) |
| مواصلات و تعمیرات | لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس | (18) |
| | بیگم ریحانہ جمیل* | (19) |
| | | (20) |

* بذریعہ نو ٹیکلیش نمبر 2722 مورخہ 7 اگست 2003 پارلیمانی Legis: 4-62/2003 مقرر کئے گئے۔

9

- | | |
|------|--|
| (21) | جناب محمد شعیب صدیقی* |
| (22) | جناب ابیاز احمد سیمول آبکاری و محصولات |
| (23) | جناب جاوید منظور گل کائنی و معدنیات |
| (24) | آن علی حیر شفاقت و امور نوجوانان |
| (25) | ملک احمد سعید خان (ایڈوکیٹ) اشتہار |
| (26) | ملک محمد احمد خان (ایڈوکیٹ) پارلیمانی امور |
| (27) | دیوان اخلاق احمد آپاٹی |
| (28) | جناب محمد عامر اقبال شاہ محنت و افرادی قوت |
| (29) | جناب طاہر حسین خان ملیزی خصوصی تعلیم |
| (30) | ملک محمد اجمل جویہ پنجاب ایک پلائز سول سکیورٹی انٹیٹیوشن خزانہ |
| (31) | جناب ظہور احمد خان ڈالہا زراعت |
| (32) | جناب ولایت شاہ کھنگہ اگر یکچھل مارکیٹنگ |
| (33) | جناب آفتاب احمد خان پبلک ہیلتھ انجینئرنگ |
| (34) | چودھری وحید اصغر ڈوگر جنگلات |
| (35) | جناب جاوید اقبال خان ٹھیکانے صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری |
| (36) | سردار میر بادشاہ خان قیصرانی جنگلی حیات |
| (37) | جناب طارق احمد گورمانی زکوٰۃ عشر |
| (38) | میاں امیاز علیم قریشی سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی، آئی۔ ایمڈسی |
| (39) | ملک احمد کریم قصور لانگڑیاں |

- (40) جناب اللہ و سایا عرف چنو خان لغاری : سیاحت و قیام
 (41) سید محمد قائم علی شاہ : مذہبی امور و اوقاف
 (42) ملک اللہ بخش سمیتہ : ٹرانپورٹ
 (43) مہر فضل حسین سُمرا : جل خانہ جات

* بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 2722/2003 مورخہ 7 اگست 2003 پاریمانی یکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

- | | | |
|------------------------|-----------------------------------|------|
| : ریلیف | جناب احمد نواز | (44) |
| : | سید نذر محمود شاہ* | (45) |
| : خوارک | جناب محمود احمد | (46) |
| : امداد بابی | سردار محمد رعیہ خان فیاض | (47) |
| : ترقی خواتین | بیگم زینت خان | (48) |
| : صحت | ڈاکٹر فرزانہ نذیر | (49) |
| : سیاحت | محترمہ لبندی طارق | (50) |
| : امور داخلہ | سیدہ بشری نواز گردیزی | (51) |
| : سماجی ہبود | محترمہ ششلار اٹھور | (52) |
| : تحفظ ماحولیات | محترمہ سعدیہ ہمایوں | (53) |
| : ٹیوٹا (TEVTA) | محترمہ روپینہ نذر سلسلی (ایڈوکیٹ) | (54) |
| : منصوبہ بندی و ترقیات | محترمہ ظل ہمام عثمان | (55) |
| : بہبود آبادی | محترمہ زاہدہ سرفراز | (56) |
| : ہائرا جو کیش | مس گنست سلیم خان | (57) |
| : انٹی کرپشن | مس ٹنگفتہ انور | (58) |
| : قوت بر قی | مسنونیز مرتفعی لوں | (59) |

: اقلیتی امور جناب پیئر کجکب گل (60)

5۔ ایڈو وکیٹ جزول

جناب محمد آفتاب اقبال چودھری

* بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 2722/4-62/2003 پارلیمنٹی سکریٹریز مقرر کئے گئے۔

11

6۔ ایوان کے افسران

- | | |
|-------------------------------|-----|
| سکرٹری | (1) |
| جناب سعید احمد | |
| ڈائریکٹر (ریسرچ آینڈ پلیکیشن) | (2) |
| جناب عنایت اللہ ک | |
| ڈپٹی سکرٹری (قانون سازی) | (3) |
| جناب مقصود احمد ملک | |

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

پیر، 14- نومبر 2005

(یوم الاشین، 11- شوال 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمپر ز، لاہور میں شام 4 نج کر 6 منٹ پر
زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجيم 0

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا أَكْتَسَبَتْ
 رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَلْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا
 كَمَا حَمَلْنَاهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ
 وَأَعْفُ عَنَّا وَأَغْفِرْ لَنَا وَأَرْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
 الْكَافِرِينَ ۝

سورہ بقرہ آیت 286

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بڑے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچ گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا جوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواعظہ نہ کیجئو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجہ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجہ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرم۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرم۔ ۵۰
وَاعْلَمُنَا الْبَلَاغُ

چیز مینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیز میں کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکرنے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اکین پر مشتمل پینل آف چیز میں نامزد فرمایا ہے۔

1۔ رائے اعجاز احمد پی پی-171	2۔ ملک نذر فرید کھوکھر پی پی-192
3۔ جناب محمد عظیم گھمن پی پی-131	
4۔ ملک اصغر علی قیصر پی پی-69	

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنسڈ پر محکمہ مال اور کالونیز کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوانٹ آف آرڈر

قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کے تیجے میں
مسیحی املاک کا نقصان

جناب کامران مائیکل: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب کامران مائیکل: جناب سپیکر! پرسوں ہونے والے ایک نہایت ہی دردناک ساختہ کی طرف میں اس ایوان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ سانگھہ ہل میں پرسوں پانچ گر جاگہ نذر آتش کر دیئے گئے اس کے علاوہ ایک پرائمری سکول نذر آتش کیا گیا، دو کر سچن مشن سکولوں کو نذر آتش کیا گیا، پادری کے گھر کو نذر آتش کیا گیا۔ میں یہاں پر کہنا چاہوں گا کہ کوئی بھی مسیحی نعوذ باللہ توہین رسالت یا قرآن مجید کی بے حرمتی نہیں کر سکتا۔

لیکن ایک دن پہلے یہ بات منظر عام پر آئی کہ ایک مسیحی نے قرآن محل میں سے ایک نجھے کو جلا یا تو اس کو گرفتار کر لیا گیا۔ کچھ شرپند عناصر نے ایک mob کی صورت اختیار کی اور اس mob میں جس طریقے سے تمام مسیحی املاک کو نقصان پہنچایا یہ واقعہ ماضی کی یاد دہراتا ہے اور شانتی نگر کے واقعہ کی یاد دلاتا ہے۔ یہاں پر تقریباً وہی کمیکل استعمال کیا گیا جو اس گرجا گھر کی بلڈنگ کو مسمار اور جلا نے کے لئے استعمال کیا گیا۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب کامران ماٹیکل: جناب والا! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے۔ شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔

جناب کامران ماٹیکل: جناب سپیکر! میں اس ایوان کو ان واقعات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو وہاں پر رونما ہوئے ہیں۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو بھی لوگ اس واقعہ میں ملوث ہیں ان کے خلاف اقدامات کرتے ہوئے، قانونی کارروائی کرتے ہوئے یہ تمام تحقیقات عدالتی کمیشن کے سپرد کی جائیں۔ عدالتی کمیشن مقرر کیا جائے اور وزیر اعلیٰ صاحب خود جا کر وہاں پر لوگوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کریں، ان کو تسلی دیں اور یہ بات باور کرائیں کہ جو لوگ اس معاملہ میں ملوث ہیں ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی جائے گی اور میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہماری جو سڑڑتھیں، اس سکول اور اس ہوشیاری کی بھی جو بھی ہوں گا کہ اس کی وجہ سے نواز اجا تا ہے اور ان کی میں یہ کہوں گا کہ دنیا میں سسٹرز اور مدرس کی یہ قدر کی جاتی ہے کہ انہیں نوبل پرائز سے نواز اجا تا ہے اور ان کی قدر میں کی جیشیت سے کی جاتی ہے لیکن یہاں پر انہیں مارنے کی کوشش کی گئی، ان پر کمیکل پھینک کر ان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ اس تمام ترواقع کو میدیا کے حوالے سے دبائے کی کوشش کی گئی لیکن میرے معزز صحافی بھائی جو یہاں پر تشریف فرمائیں میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ اپنا کردار ایک ثبت انداز میں پیش کریں اور اس معاملہ کو دیکھیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: شکریہ، جناب سپیکر! میں عرض یہ کہنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ہم مسلمان ہونے کے ناتے اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ حقائق کو توڑ مردڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصل صور تحال یہ ہے کہ آج سے دو دن پہلے وہاں پر

قرآن گھر میں قرآن پاک کے کچھ نہیں تھے، کچھ قرآنی آیات کونڈر آتش کرنے کی کوشش کی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ صرف کوشش نہیں کی گئی بلکہ ان کونڈر آتش کیا گیا اور یہ سب کچھ ایک مسیحی بھائی نے کیا جس کا نام یوسف مسیح ہے۔ پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا اس کے خلاف مقدمہ بھی درج ہوا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک لامحالہ انسانی فطرت ہے اور مذہبی طور پر ہمارے جو مسلمان بھائی تھے ان کے جذبات مشتعل ہوئے، تبھے میں یہ سارے افسوسناک واقعات جن کا ذکر میرے بھائی نے کیا ہے یہ رونما ہوئے لیکن یہ کہنا کہ اس کو highlight نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے معاملات جو کہ مذہبی طور پر کسی بھی فرقے سے تعلق رکھنے والے بھائیوں کے جذبات کو مجرور کرتے ہوں ان کو highlight کیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔ جماں تک حکومت کا تعلق ہے تو حکومت نے فوری طور پر اس واقعہ کا نوٹس لیا اور میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جنہوں نے مظاہرہ کیا یا ان کے چرچوں کو نقصان پہنچایا کسی اور غیر قانونی کارروائی میں ملوث ہوئے، ان میں سے 80 لوگ گرفتار کئے جا چکے ہیں اور باقاعدہ ان کے خلاف مقدمات بھی درج ہوئے ہیں اور میں معزز رکن کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر وزیر مواصلات و تعمیرات وہاں پر تشریف لے گئے، وزیر اقتصاد امور وہاں پر تشریف لے کر گئیں، وفاقی وزیر جن کا تعلق اس علاقے سے ہے وہ وہاں پر تشریف لے گئے، ہماری مسیحی برادری کے ساتھ انہوں نے باقاعدہ رابطہ رکھا ہوا ہے۔ جن لوگوں کے مکانات کو نقصان پہنچا ہے اس کی بھی ہم assessment کروار ہے ہیں۔

ان کے پادری کے گھر کو نقصان پہنچا ہے اس کا بھی ہم جائزہ لے رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو compensate کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ دونوں اطراف سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کے جذبات بھی مجرور ہوئے اور مسیحی برادری کے جذبات بھی مجرور ہوئے۔ دونوں لحاظ سے یہ واقعہ انتہائی قابل افسوس ہے اور حکومت اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا تدارک کیا جائے تاکہ یہ واقعات دوبارہ رونما نہ ہوں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذی شعور جان بوجھ کر اس قسم کے واقعہ میں ملوث نہیں ہو سکتا اگر کوئی کوتاہ اندیش اس قسم کی حرکت کرتا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ قانون سب کے لئے یکساں ہے مسلمان بھائی جو ہیں ان کے خلاف بھی مقدمات درج ہوئے ہیں، مسیحیوں کے خلاف بھی مقدمات درج ہوئے ہیں اور قانون سب کے لئے یکساں ہے۔ جو بھی قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا اس کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ میں اپنے بھائی سے یہ استدعا کروں گا کہ اس معاملے کو بجاۓ اس کے کہ ہم بردباری کے ساتھ، تجمل کے ساتھ اور ایک مذہبی رواداری کے ساتھ حل

کرنے کی کوشش کریں نہ کہ اس معاملے کو کسی اور انداز سے اٹھانے کی کوشش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ
میرے بھائی اس بات سے اتفاق کریں گے۔ شکریہ
جناب سپیکر: شکریہ۔ سید احسان اللہ وقار صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں راجہ بشارت صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال
خراب ہے۔ ابھی 7/8 تاریخ کا واقعہ ہے کہ ہمارے فاضل رکن رشید بھٹی صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا اور اس
میں چھ ایلیٹ فورس کے لوگ زخمی ہیں، ان کو بھی گولی لگی ہے، ہم ان کے پاس ان کی
تیمارداری کے لئے گئے تو انہوں نے بھی بات گول کر دی۔ اس ہاؤس کو پتا ہونا چاہئے کہ فاضل ارکان اسمبلی پر
حملہ ہوتا ہے اور گرفتار بھی خود ہی ان کے بندے ہوتے ہیں، میں چاہوں گا کہ وزیر قانون صاحب اس ایوان کو
اس واقعے سے آگاہ کریں کہ گھر بیٹھے ان پر حملہ ہوا ہے اس میں ان کو گولی لگی ہے اور گرفتار بھی انہی کو کر لیا گیا
ہے اس کی کیا وجہات ہیں؟ رشید بھٹی صاحب، ماں پر تشریف فرمائیں وہ بتادیں یا پھر لاءِ امنٹر صاحب بتادیں۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب move کریں گے تو پھر بتادیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب ہمیں بتائیں۔ بھٹی صاحب move نہ کریں لاءِ اینڈ
آرڈر کی صورتحال کے بارے میں پوچھنا بطور کی میراث ہے۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے نشاندہی کر دی لیکن بھٹی صاحب move کریں گے تو پھر جواب آ
جائے گا۔

ڈاکٹر سید و سیم اختر: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس کے شروع ہونے کا وقت تین بجے
ڈیکٹیو کیا جاتا ہے اور لکھا جاتا ہے لیکن تسلسل کے ساتھ یہی پریکٹس ہے کہ ہمیشہ اجلاس لیٹ شروع ہوتا ہے۔
صوبہ پنجاب کا یہ معجزہ ترین ایوان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آہستہ آہستہ اس پریکٹس میں لانا چاہئے کہ

وقت پر اجلاس شروع ہو سکے۔

جناب والا! میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مظفر آباد کے اندر مجبور و مقہور لوگوں پر لاٹھی چارج ہوا ہے، لاٹھی چارج اور بد نظمی بھی سیٹ کے اداروں کی کوارٹینیشن نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہی ہے اور دوسرے نمبر پر دو تین روز پہلے جماعت اسلامی کے الخدمت کے کمپ پر پنجاب پولیس کے جوانوں نے لاٹھی چارج کیا اور یہ کراچی کی دہشت گرد تنظیم ایم کیوائیم کی وجہ سے ہوا ہے کہ جس کالاشوں پر سیاست کرنے، غنڈہ گردی اور بھتہ خوری کا روایتی طریق کا رہے اور انہوں نے یہ سلسلہ مظفر آباد میں بھی آکر شروع کر دیا ہے اور وہاں پر الخدمت کے کمپ پر فائز نگ کی اور اسلام لاٹھی چارج بھی جماعت اسلامی کے کارکنوں پر ہوا جس میں خواتین بھی شدید زخمی ہو گئیں جس پر میں شدید احتجاج کرتے ہوئے لاءِ منیر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ ایسے واقعات کا نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب! جماں تک اجلاس لیٹ ہونے کا تعلق ہے تو ایڈ وائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے ہوا تھا کہ چار بنجے اجلاس شروع کریں گے اور دوسرا یہ کہ تین بنجے حاضری بھی نہ ہونے کے برابر تھی بلکہ ساڑھے تین بنجے تک بھی بہت ہی کم معزز اکیلن اس ایوان میں موجود تھے اور یہ وجوہات اجلاس لیٹ ہونے کی تھیں۔

محترمہ نجیبی سلیم: پاؤ انت آف آرڈر۔

سوالات (محکمہ مال و کالوں) (1)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں کیونکہ یہ question hour ہے اور سوال آپ ہی کی طرف سے کئے گئے ہیں لہذا اجلاس چلنے دیں۔ یہ سوال سید احسان اللہ وقار صاحب کا ہے جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقار صاحب: جناب سپیکر! میر اسوال نمبر 2414 ہے۔ جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن اور سٹاف کی تفصیل

2414*: سید احسان اللہ وقار: کیا وزیر مال از راہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ مال کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ کے اعلان پر کتنا عمل درآمد ہوا ہے؟
- (ب) کیا کمپیوٹر پروگرامنگ ہو چکی ہے؟ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کتنا عمل بھرتی کیا گیا ہے۔ بھرتی کے لئے کیا تعلیمی معیار رکھا گیا ہے اور اگر بھرتی ہی نہیں کیا گی تو اس کی کیا وجہ ہے؟
- (ج) ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے کے بعد عملاً پڑواری، قانونگو اور دیگر عملہ کا کیا مصرف ہو گا؟ محکمہ مال کے ہلکاراں کی لوٹ مار سے عوام کو بچانے کے لئے کیا تابیر اختیار کی جا رہی ہیں؟

وزیر مال:

- (الف) لینڈ روینویر ریکارڈ (پٹوار ریکارڈ) کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے سلسلے میں ضلع لاہور کی تحصیل سٹی میں پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے، سافت ویئر (پروگرام) تیار کیا جا چکا ہے اور اس کی ٹیسٹنگ ہو چکی ہے۔ ابتدائی طور پر 22 موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے سافت ویئر کو چیک کیا گیا ہے۔ ہر رڈ ویئر اور ڈیتا انٹری کے لئے رقم درکار ہے، جس کے لئے PC-1 تیار کر لیا گیا ہے۔
- (ب) لینڈ روینویر ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے پروگرامنگ مکمل ہو چکی ہے اور اس کام کے لئے تاحال کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے جو کہ سکیم کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر کری جائے گی۔
- (ج) پراجیکٹ پر عمل درآمد کے بعد پڑواری، قانونگو اور دیگر عملہ اسی طرح کام کرتا رہے گا۔ بہر حال اس نظام کے نفاذ سے مانٹر نگ کا عمل شفاف ہو جائے گا اور عوام کو سولت حاصل ہو گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقار: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ریونویر ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے بارے میں تھا اور تین سال ہو گئے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب نے آرڈر کیا ہوا ہے جس میں پبلک کامفادر ہوتا ہے تو اس معاملے کو آگے نہیں بڑھایا جاتا۔ یہ پٹواری ما فیا کسی صورت ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ نہیں کروانا چاہتا تو میں وزیر روینویر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنا عرصہ لگے گا کیونکہ جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ تین سال میں صرف 22 دیہات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے اور اگر تین سال میں 22 دیہات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوا ہے تو پورے صوبے کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوتے ہوئے تو تقریباً ایک صدی چاہتے ہو گی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے صوبے

کاریو نیوریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کتنے عرصے میں کروائیں گے اور اسی کے ساتھ ضمنی سوال یہ ہے کہ تیار کیا جانے والا PC کتنی مالیت کا ہے اور اس پر کب سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر یونیو!

وزیر مال: جناب سپیکر! صدیوں پرانے طریقے کو چھوڑ کرنے طریقے میں آنے کے لئے پہلے تو بنیادی ریکارڈ کو up to date کیا گیا اور تیار کئے گئے نمونے کی پریلکش کر کے اس کی جانچ پرستال کر کے ہی پورے پنجاب میں لا گو کیا جائے گا۔ اس کام کے لئے اختیاط بڑی لازم ہے کیونکہ پہلے پتواری ہی سب کچھ کرتا تھا اور اب کمپیوٹر کے ذریعے ہونا ہے اور اس ملک پاکستان میں کمپیوٹر کا اتنا ماہر تو کوئی نہیں ہے۔ بہر حال اس چیز کو ایک طریقے سے لیا گیا ہے اور اس کا ٹیسٹ کر رہے ہیں اور کچھ دیہاتوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے اور کچھ باقی ہے۔ اس کے لئے ہمیں پیسے چاہیں اور 1-PC ہم نے تیار کر کے بھیجا ہے اور جو نہیں پیسے ریلیز ہو جائیں گے تو کام بالکل تیار ہو جائے گا اور میر اخیال ہے کہ پانچ چھ ماہ میں تیار ہو جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ نئے طریقے کے مطابق اندازاً کتنا وقت لگے گا؟

وزیر مال: جناب سپیکر! تقریباً چھ ماہ سے ایک سال کے اندر مکمل ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا اور اسے ہم باقی اضلاع میں بھی لا گو کر دیں گے۔

پوانٹ آف آرڈر

اسمبلی ہال کا ساؤنڈ سسٹم مرمت کروانے کی ضرورت

سیدنا ظم حسین شاہ: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سیدنا ظم حسین شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بارہ آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرواجکا ہوں کہ اسمبلی ہال کا ساؤنڈ سسٹم ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے ابھی کیا فرمایا اور مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا تو میں اپنے کان جا کر چیک کرواؤں یا باقی ممبران سے بھی پوچھ لیں کہ بارہا یہ کہنے کے باوجود آخر کون سی ایسی وجوہات ہیں کہ جناب! ہمیشہ علمی ہی بد گمانیاں پیدا کرتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ نے point raise کیا ہے تو میری گزارش سنیں۔۔۔

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ علمی ہمیشہ بد گمانیاں پیدا کرتی ہے اور جب تک ہمیں پوری بحیرہ کا علم ہی نہیں ہو گا تو ہم صحیح بات ہی نہیں کر سکیں گے۔ میری اس بات کی طرف توجہ دی جائے۔
شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرا خیال ہے کہ آج سے سال ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے کہ ساؤنڈ سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لئے ٹینڈر call کئے گئے اور فلپس کمپنی کو غالباً ٹینڈر الٹ بھی ہو گیا جو کہ ایک کروڑ 25 یا 30 لاکھ روپے تھا اور پھر اسیمبلی اور کمپنی کا آپس میں کچھ dispute ہو گیا اور اس کے بعد ہاؤس کی ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس نے کمپنی سے negotiation بھی کی۔ برعکس قصہ مختصر یہ ہے کہ ابھی اسیمبلی کی نئی بلڈنگ پر کام شروع ہو چکا ہے اور ہم نے سوچا کہ دوبارہ ساؤنڈ سسٹم پر کوئی دو کروڑ روپے لگائیں گے اور انجینئرز وغیرہ کہہ رہے ہیں کہ ایک سال کے اندر اندر نیا اسیمبلی ہاں تعمیر ہو جائے گا تو وہ ساؤنڈ سسٹم جو ابھی تک صحیح طور پر کام نہیں کر رہا تو ہم نے سوچا کہ وہ دو کروڑ روپے ضائع کرنے والی بات ہے۔

دوسری گزارش میں معزز اکین اسیمبلی سے کروں گا کہ چونکہ ابھی انہوں نے خاموشی اختیار کی ہوئی ہے اور میرا خیال ہے کہ میری آواز تمام معزز اکین تک پہنچ رہی ہے اور جب ہاؤس میں شور ہوتا ہے یا موبائل وغیرہ on ہوتے ہیں تو اس وجہ سے بھی ساؤنڈ سسٹم disturb ہوتا ہے تو میری معزز اکین اسیمبلی سے گزارش ہے کہ جب ایوان کے اندر وہ تشریف فرمائیں تو please اپنے موبائل فون بند رکھا کریں کیونکہ زیادہ معزز اکین اسیمبلی نہ صرف موبائل فون on رکھتے ہیں بلکہ ہاؤس کے اندر بیٹھ کر بات بھی کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں بھی سمجھتا ہوں کہ پورے ایوان کے اندر معزز اکین اسیمبلی یہ سمجھتے ہیں کہ ساؤنڈ سسٹم جیسے ہونا چاہئے وہ proper طریقے سے کام نہیں کر رہا لیکن یہ سمجھتے ہوئے کہ دو کروڑ روپیہ چند ماہ کے لئے لگانا اور پھر ادھر سے ادھر منتقل کرنا، ادھر نیا ساؤنڈ سسٹم لگائیں گے اور انشاء اللہ وہ بہتر کام کرے گا۔

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں نے آج بات نہیں کی بلکہ تقریباً سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور لاءِ منظر صاحب نے بھی اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ہم فنڈ زدینے کے لئے تیار ہیں اور آپ کا فرمانا کہ ایک سال بعد، یہاں اس ملک میں ہوتا تو یہی ہے کہ جو پراجیکٹ ایک سال میں کمل ہونا ہوتا ہے وہ تین یا چار سال میں ہوتا ہے اور اب پتا نہیں کہ ہمارے مقدار میں نئی اسیمبلی میں جانا ہے بھی یا نہیں مگر اس وقت تک یہ اسیمبلی سال چلتی ہے یا پچھ ماہ یا جو بھی مدت ہے تو اس وقت تک ہم اس بات سے محروم رہیں یا پھر یہی ہے کہ

حاضری لگا کر گھر چلے جائیں۔ اس طرح میں کیسے participate کر سکتا ہوں کہ جب تک don't understand میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ لا علمی ہمیشہ بد گمانیاں پیدا کرتی ہے۔ جناب والا یہ بات دو سال سے میں بارہا کہہ رہا ہوں اور لاہور مسٹر صاحب بھی ہر قسم کے فنڈزدینے کے لئے تیار ہیں تو اس میں ایک یادو کروڑ روپے کی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک سال کے اندر جو بھی بنسن ہو گا اس کا کون ذمہ دار ہو گا کہ اگر وہ صحیح طریقے سے نہ چل سکے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی بات تو سب کو سمجھ آ رہی ہے۔

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آپ لاہور مسٹر صاحب سے پوچھ لیں کہ جب وہ فنڈزدینے کے لئے تیار ہیں تو پھر اس میں ایسا کون سامنہ مانع ہے؟ جماں اور بھی بہت سارے خرچے ہوتے ہیں تو اس چیز پر بھی آپ خرچ کریں اور میں بارہا ہی بات کہہ چکا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! خرچے تو بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن ہم کو شش کرتے ہیں کہ انہیں minimize کیا جائے اور جن کے بغیر گزارہ نہیں ہے وہی خرچ کیا جائے کیونکہ ہمارا ملک جن حالات سے گزر رہا ہے وہ اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ ہم فضول ہی پیسے لگاتے جائیں۔ اس لحاظ سے ہم نے تھوڑا save کیا ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں اور ہاؤس چاہتا ہے تو ہم اس پر دوچار کروڑ روپے لگادیتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پاؤ ایف آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں اس پر بات کر لیں گے۔ جی، جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں اور میرا پاؤ ایف آف آرڈر بھی یہی ہے۔ جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس میں، میں بھی تھا اور جناب سمیع اللہ خان بھی تھے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ ارشد محمود بگو صاحب کی ذرا بات سنیں، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کمیٹی میں، میں اور سمیع اللہ خان صاحب اور سیکر ٹری صاحب تھے ہم نے فلپس کمپنی والوں سے میٹنگ کی تھی۔ ہم نے فلپس کمپنی سے یہ request کی تھی کہ آپ کا اتنا بڑا dispute ہم نے حل کر دیا ہے آپ کم از کم جو یہ سماونڈ سسٹم کی عارضی طور پر خرابی ہے اس

کو ٹھیک کر دیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں ہمارے ساتھ یہ agree کیا تھا کہ ٹھیک ہے ہم وقتو طور پر جو آپ کے سسٹم میں خرابی ہے اس کو دور کر دیتے ہیں۔ ان سے اگر اس سلسلے میں دوبارہ pursue کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کمیٹی پہلے ہی بنی ہوئی ہے اور اس کمیٹی میں آپ بھی ہیں۔۔۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! کمیٹی میں تو ہم بھی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: تو اس کو دوبارہ pursue کر لیں۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ کہا جائے کہ وہ فلپس والوں سے ایک دفعہ پھر رابطہ کر لیں تو جتنی دیر مہاں پر اسمبلی موجود ہے اور سسٹم میں جو خرابی ہے اس کو ٹھیک کر دیا جائے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔ جاری)

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقار صاحب!

سید احسان اللہ وقار صاحب: جناب سپیکر! میں نے بڑی specific و باتیں پوچھی تھیں ایک تو یہ کہ پورے صوبے کے اندر یہ کتنے عرصے میں مکمل کر دیں گے، اب انہوں نے چھ ماہ اور ایک سال بتایا ہے۔ کیا پورے صوبے میں چھ ماہ ایک سال کے اندر سارے یا کارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: وہی کہہ رہے ہیں کہ چھ ماہ، سال کے اندر پورا کر دیں گے۔ ان کا جواب آگیا ہے اب بار بار سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! میں نے ان سے عرض کیا ہے کہ پہلے اس کو مکمل کر کے آگے اضلاع لیں گے آٹھ دس اضلاع لیں گے ان میں مکمل کریں گے اور پھر باقی اضلاع میں step by step جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ چھ ماہ یا سال میں ایک ضلع کریں گے؟

وزیر مال: جناب سپیکر! جو چیز ہم آگے لاگو کریں گے اس کی جانچ پرستال کر کے پھر آگے لاگو کریں گے جو اضلاع بعد میں آئیں گے اس میں ہم سارے یا کارڈ تیار کروانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اتنے عرصہ تک یہ سارے یا کارڈ تیار ہو جائے جو جمع بندیاں اور جو یونیورسیکارڈ ہوتا ہے وہ پہلے مکمل ہوتا ہے اور وہی feed ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ چھ ماہ یا سال آپ نے ایک ضلع کے لئے کہے ہیں؟

وزیر مال: جناب سپیکر! پہلا step مکمل ہو گا اور اس کو پھر step by step اضلاع میں ہم کریں گے۔

جناب سپیکر: ایک ضلع میں مکمل ہو گا یا پورے پنجاب میں؟

وزیر مال: نہیں۔ جناب! پہلے دس اضلاع میں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ چھ ماہ سال پہلے دس اضلاع میں لگیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میر اضمونی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میر اوزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو پانچت پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے یا ب وزیر موصوف چھ ماہ یا ایک سال کا فرمار ہے ہیں کہ یہ دس اضلاع میں ہو گا۔ جو جواب آیا ہے ذرا ملاحظہ فرمائیں یہ جواب 2003-9-18 کو آیا ہے، یہ جواب ٹھیک آج سے دو سال پہلے آیا ہے کہ اس پر کام شروع کیا گیا ہے latest position اکیا ہے اگر دو سال میں صرف سٹی لاہور جو لاہور کا $\frac{1}{4}$ ہے، اگر یہ دو سال میں وہ مکمل نہیں کر سکے تو ہم کیسے یقین کر لیں کہ جو کام یہ دو سال میں نہیں کر سکے وہ چھ ماہ میں، دس اضلاع میں کیسے کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! اس کے لئے جب پہلے کام شروع کیا گیا تھا اس میں وہ واقعی اس عرصے کے اندر مکمل نہیں ہو سکا اس کے لئے ہم نے ایک فرم کو ٹھیکہ دے دیا ہے تاکہ وہ اپنی expertise کا گر جلدی مکمل کریں۔ اس لئے میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے جو لاہور سٹی کا کام شروع کیا ہے وہ چھ ماہ یا سال کے اندر مکمل ہو جائے گا پھر ہم نے آگے دس اضلاع مقرر کئے ہیں اس میں شروع کریں گے اور اسی طریقے سے آگے پورا پنجاب cover ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میر اپاہنٹ یہ ہے کہ یہ جواب دو سال پہلے کا آیا ہے اب یہ بتا دیں کہ سٹی لاہور کی latest position کیا ہے؟ منسٹر صاحب تیاری کر کے نہیں آتے اور انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ یہ دو

سال پہلے کا جواب ہے کہ تحصیل سٹی لاہور ہے اس میں پر اجیکٹ شروع کیا گیا آج بھی یہ on the floor of the House وہی بات کہہ رہے ہیں جو دو سال پہلے جواب آیا تو اب پوزیشن کیا ہے، یہ اس کا جواب فرمادیں کہ آج کی position آئیا ہے؟ اصولاً وہ پر اجیکٹ مکمل ہو جانا چاہئے تھا ان کی یہاں یہ سٹیممنٹ ہونی چاہئے تھی۔ جو پر اجیکٹ دو سال پہلے شروع ہوا تھا آج بھی وہ وہیں کھڑا ہے جو دو سال پہلے جواب آیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! یہ پہلے ضلع قصور میں شروع کیا گیا تھا جو مکمل نہیں ہو سکا پھر ہم نے لاہور میں مکمل کرنے کے لئے ان کو دیا، اب ایک فرم کو contract دے دیا گیا ہے تاکہ وہ جلدی اس کو مکمل کرے اور مکمل کر کے پھر ہم آگے اس کو لا گو کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! وزیر صاحب یہ بیان فرمادیں کہ سوفت ویر کس زبان میں جاری ہوا اور نئے نظام میں فردوں میں جاری کرنے کا کیا طریقہ ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: ذرا سوال دو بارہ دھرائیں!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب! میرا سوال یہ ہے کہ نیا سوفت ویر جو کپیو ٹرائزر یا کارڈ بنانے کے لئے بنایا گیا ہے وہ کس زبان میں ہے نمبر ایک۔ دوسرا، فردوں میں جاری کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، وزیر مال!

وزیر مال: یہ طریقہ کار جب تیار ہو جائے گا تو آپ دیکھ لیں گے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب! ایہ پنجاب دے زمینداراں دے نال بڑی زیادتی اے۔ ایہ تحصیل توں تری تری میل دور بیٹھے نیں، فردوں میں ای نئی پتاکہ کتھوں جاری ہونا۔ جناب بڑا اور اڑاتے اے زیناں دا ہوریا اے سب بندے ایہدے نال رُل جان گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! میرا خصمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے کمپیوٹر ائرڈر کرنے کے لئے ایک فرم کو ٹھیک دیا ہے میرا ان سے خصمنی سوال یہ ہے کہ وہ فرم کون سی ہے، اس کا نام کیا ہے اور اس فرم کے ساتھ لازمی طور پر یہ ایگرینٹ بھی ہوا ہو گا کہ کتنی دیر میں یہ ریکارڈ کمپیوٹر ائرڈر کر کے دینا ہے مگر ایگرینٹ تو ان کے پاس ہے ہمارے پاس تو نہیں ہے تو یہ بتا دیں کہ جس فرم کو انہوں نے ٹھیک دیا ہے وہ کتنی دیر میں اس کو کمپیوٹر ائرڈر کرنے کی پابند ہے اور جو ایگرینٹ انہوں نے ان کے ساتھ کیا ہے اس کی مالیت کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! یہ سافٹ ویئر اور ڈیٹا انٹری کے لئے AOS ایک فرم ہے اس کو یہ کام دیا گیا ہے۔ جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ وہ انہوں نے ٹھیک کس کمپنی کو دیا ہے، یہ AOS کس بلاک نام ہے یہ ذرا بتا دیں کہ یہ کون سی فرم ہے انہوں نے بتائی ہے یہ فرم کا نام بتائیں اور ساتھ یہ بتائیں کہ وہ کتنی دیر میں اس کو کمپیوٹر ائرڈر کرنے کے پابند ہیں اور ان کو کتنے پیسے دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! ہمارا آئی۔ ڈیپارٹمنٹ ہے یہ کام وہ کرا رہا ہے۔ روپنیو ڈیپارٹمنٹ نے تو صرف ڈیٹا اور مواد دینا ہے اس لحاظ سے انہوں نے کتنے میں contract کیا ہے اور کتنے عرصے میں بنے گا یہ ان کو پتا ہو گایا یہ fresh question دے دیں میں آپ کو جواب دے دوں گا۔

جناب افضل سلطان ڈو گر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب افضل سلطان ڈو گر!

جناب افضل سلطان ڈو گر: جناب سپیکر! آج چونکہ روپنیو کے سوالات کا دن ہے روپنیو منستر موجود ہیں میں بہت اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کراؤں گا کہ شیخوپورہ میں پاکستان بننے کے بعد سے اب تک ایک جگہ ہے جہاں پر سڑی شیخوپورہ بی ڈویشن کا پولیس سٹیشن ہے۔ چند روز قبل پٹواری نے کسی کے نام الاٹ کر دیا اور اس کی فرد جاری کر دی گئی، پولیس والوں نے عدالت سے اس کے خلاف stay یا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے پچھلے پانچ سالوں سے کچھ پٹواری صاحبان جن کو محترم پٹواری صاحبان کہنا چاہئے وہ اس تھانے کو علاط کرتے

ہیں اور غنڈھا گردی کی یہ حالت دیکھ لیں کہ پولیس کے چکمے کی جو بورڈ آف ریونیو کی دی ہوئی جگہ ہے اور پولیس کے قبضے میں ہے وہ بھی نہیں چھوڑتے تو میں وزیر مال اور وزیر قانون سے بھی کہوں گا کہ یہ کل کو لاءِ اینڈ آرڈر کی صورت حال بننے گی، یہ ایک serious واقعہ ہے، اس کے متعلق پوچھیں۔ اگر آپ رپورٹ لے لیں تو آج یا کل اس کو ایوان میں پیش کر دیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس پر میری یہ رائے تھی کہ حکومت کاریکارڈ کپیو ٹرائئڈ کرنے کا یہ بہت اچھا اقدام ہے۔ اس سے ہماری economy میں اور agricultural economy میں بہت ثابت اثرات ہوں گے۔ یہ چیزیں verify ہو کر جب فرد ملکیت لوگوں کو کپیو ٹرائئڈ میں گی تو انکوں سے ہمارے کاشتکاروں کو قرضہ لینے میں آسانی ہو گی۔ ہمارے زمیندار کا اتنا شہزادہ زمین ہوتی ہے۔ اس کی recognition ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں اور اس پر صوبے میں کتنی دیر تک عملدرآمد ہو گا؟ اس سے ہمارے صوبے کو ایک لیدر شپ پورے ملک کے اندر ملے گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: اس وقت تو میں فنڈز کا نہیں بتا سکتا۔

جناب سپیکر: یہ fresh question ہے۔

سید حسن مرقصی: جناب سپیکر! وزیر صاحب ذرا PC- کیوضاحت کر دیں کہ یہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: میں کبھی کلرک نہیں رہا لیکن یہ بتا سکتا ہوں کہ ایک فارم ہوتا ہے اس میں پورا پروگرام ہوتا ہے، اس میں project cost ہوتی ہے، اس کو PC- کہتے ہیں۔

سید حسن مرقصی: اگر یہ کلرک نہ ہی جواب دینا ہے تو ان کی جگہ کلرک کو بھادیں۔

جناب سپیکر: شنکر یہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقار صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقار صاحب: سوال نمبر 2625 اس کا جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کا جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

بورڈ آف ریونیو میں آفیسرز کی خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیلات

2625*: سید احسان اللہ وقار صاحب: کیا وزیر مال ازراہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف ریونیو میں 1998، 1999 اور 2000 میں کتنی اسامیاں گریڈ 17 اور اس سے اوپر گریڈ کی خالی ہوئیں؟

(ب) محکمہ مال نے جز (الف) میں بیان کردہ کتنی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی اور کب؟ اگر requisition نہ بھیجی گئی تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

(ج) کیا محکمہ کے راجح الوقت قوانین کے مطابق ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرنے کی پابندی ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے افسران کے خلاف کیا کارروائی کی؟ تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیر مال:

(الف) 1998 میں ایک اسامی کپیوٹر پر گرامر (BS-17) کی اور 2000 میں ایک اسامی سٹیشنیٹیکل آفیسر (R&G) سکیل (BS-17) کی خالی ہوئی۔

(ب) چونکہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے نئی بھرتی پر پابندی عائد تھی المذا اس سلسلے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کوئی ریکوویشن نہ بھجوائی گئی۔

(ج) جی، ہاں۔

(د) چونکہ محکمہ بورڈ آف ریونیو پنجاب میں گریڈ 17 یا اس سے اوپر کی کسی بھی اسامی پر 1998، 1999 اور 2000 میں کوئی بھی بھرتی عمل میں نہ آئی، لہذا قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی نہ ہوئی

ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقار ص: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ 1998 میں ایک اسمی کمپیوٹر پروگرامر کی اور 2000 میں ایک اسمی سٹیشنیک آفیسر 17 سکیل کی خالی ہوئی تھیں۔ کیا یہ دونوں اسمیاں تاحال خالی ہیں، کیا ان اسمیوں کو fill کرنے کے لئے چیف منستر سے relax کرو دیا گیا ہے۔ اگر یہ اسمیاں تاحال خالی ہیں تو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کب تک اس بارے میں لکھ دیں گے کہ ان اسمیوں پر تقرری کر کے ان کو افراد میا کئے جائیں؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! پابندی ہے، جب پابندی ہٹے گی تو پھر ہم پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: ابھی تک ریکرومنٹ نہیں ہوئی۔

سید احسان اللہ وقار ص: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ اندواہم اسمیوں کے بارے میں انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ 1998 سے اب 2005 آگیا ہے اور بہت سارے محکموں میں relax کرو کر تقرریاں ہو رہی ہیں۔ جس طرح یہ کمپیوٹرائز کر رہے ہیں تو اس کے لئے ان کو ایک صدی چاہئے۔ اگر اس طرح یہ اہم پوسٹیں کمپیوٹر پروگرامر کی ہیں، جس نے کمپیوٹرائز کرنا ہے۔ اگر اس کے لئے یہ relax کرانے کی کوشش نہیں کریں گے تو یہ نظام مکمل فیل ہو جائے گا۔ اس لئے یہ مرتبانی کریں اور اس بارے میں کوئی یقین دہانی کرائیں۔ چیف منستر کو کہیں اور ان سے request کریں تو وہ ان پر relax کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑی صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑی: سوال نمبر 4117

بماول پور۔ پاکستان ریلوے کو لیز پردی گئی محکمہ مال کی اراضی کی تفصیل

*4117: ملک محمد اقبال چنڑی: کیا وزیر کا لونیر زا رہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ مال نے محکمہ ریلوے کو ضلع بہاولپور میں کتنی اراضی کس کس موضع اور قصبه میں لیز/ پٹھ پر دے رکھی ہے؟
- (ب) یہ اراضی محکمہ مال نے کن شرائط پر محکمہ ریلوے کو دی تھی؟ ان کی نقل فراہم کی جائے؟

- (ج) کیا مذکورہ اراضی محکمہ ریلوے کسی دیگر پرائیویٹ فرمون/ اداروں / لوگوں کو لیز/ پٹھ پر دے سکتا ہے۔ اگر ہاں تو کن شرائط پر دے سکتا ہے۔ ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق محکمہ ریلوے نے محکمہ مال سے حاصل کردہ کتنی اراضی کن کن افراد کو پٹھ / لیز پر دے رکھی ہے۔ ان افراد کے نام اور موضع مع رقبہ کی تعداد کتنی ہے؟
- (ه) کیا محکمہ مال، محکمہ ریلوے سے ایسی اراضی جو محکمہ ریلوے نے آگے لوگوں کو لیز/ پٹھ پر دے رکھی ہے، وہ اپنے لینے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

- (الف) محکمہ مال نے محکمہ ریلوے کو ضلع بہاولپور میں کسی قسم کی سرکاری اراضی لیز/ پٹھ پر نہ دی ہے۔ تاہم یہ اراضیات حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں اور محکمہ ریلوے کے زیر تصرف ہیں۔
- (ب) تمام اراضیات حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں اور محکمہ ریلوے کو صرف ریلوے مقاصد کے لئے بازاری قیمت جمع 10 فیصد سرچارج پر دی جاتی ہیں۔ تاہم محکمہ مال نے محکمہ ریلوے کو کسی قسم کی اراضی لیز/ پٹھ پر نہ دے رکھی ہے۔ صرف محکمہ ریلوے کا صوبائی حکومت کی زمین پر قبضہ ہے۔
- (ج) چونکہ یہ اراضیات حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں، لہذا محکمہ ریلوے ان کو کسی پرائیویٹ / ادارہ یا کسی شخص کو حکومت پنجاب کی پیشگی منظوری کے بغیر پٹھ پر دینے کا مجاز نہ ہے۔
- (د) اس کا جواب جز (الف) میں درج ہے۔
- (ه) محکمہ ریلوے حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی پٹھ پر دینے کا مجاز نہ ہے۔ جو نئی ایسی زمین کی نشاندہی کی جاتی ہے محکمہ مال فوراً رقمہ ضبط کر لیتا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑی: اس سے قبل کہ میں کوئی ضمنی سوال کروں۔ میں نے ایک سوال 2867 کیا تھا جو 29-3-2005 کو اس پاؤں میں take up arguments کے لئے date لی تھی۔ وہ

سوال آج تک دوبارہ اس باؤس میں take up نہیں کیا گیا۔

یہ سوال بھی ناجائز قابضین کے بارے میں ہے اور وہ سوال بھی ناجائز قابضین کے بارے میں تھا۔
یہ سوال ناجائز قابضین ریلوے کے بارے میں ہے اور وہ سوال مال کے بارے میں تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ وزیر صاحب سے نامم لے لیں اور arguments کے لئے date لے لیں تاکہ ہم اس پر مکمل بحث کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: جناب سپیکر! ان کا سوال نمبر 4117 ہے۔ یہ اس پر ضمنی سوال کریں۔
ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال نہیں کیا تھا۔ میں نے عرض یہ کی تھی کہ میرا ایک سوال 2867 تھا جو 29-3-2005 کو ایوان میں پیش ہوا تھا اور راجحہ صاحب نے اس لیقین دہانی سے date کی تھی کہ میں نے ریکارڈ مکمل کرنے ہے اور اس کے بعد اس پر arguments ہوں گے تو آج تک دوبارہ اس سوال کی باری نہیں آئی ہے۔ میرا یہ سوال 4117 بھی ناجائز قابضین کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: ان کا پہلا سوال بھی ناجائز قابضین کے بارے میں تھا جس پر ایوان کے اندر متعلقہ وزیر نے لیقین دہانی کرائی تھی۔ آج بھی ناجائز قابضین کے بارے میں یہ سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: ان کا آج کا سوال اور ہے اور پہلا سوال جو pending ہے وہ اور ہے۔ میں آج کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں اس میں ان کا جو بھی ضمنی سوال ہے وہ کریں میں اس کا جواب دوں گا۔
جناب سپیکر: جی، چنڑ صاحب! متعلقہ سوال پر ضمنی سوال کریں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے اس کے بارے میں ضمنی سوال ہے کہ ملکہ مال نے ریلوے کو کتنی زمین دی ہے اور کس contract کے حساب سے لیز پر دی ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: اس میں جواب یہ ہے کہ ملکہ مال نے ملکہ ریلوے کو کوئی زمین پٹھ پر اور نہ لیز پر دی ہے۔ اس وقت ملکہ ریلوے کے قبضے میں جزو میں ہے وہ partition سے بھی پہلے کی چلی آ رہی ہے۔ اب صوبہ پنجاب نے مرکز کے ساتھ take up کیا ہوا ہے کہ اس کی جو بازاری قیمت ہے وہ اور مزید 10 فیصد دے کر مرکز اس کو خرید لے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ حاجی اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ محکمہ مال نے کوئی زمین ریلوے کو لیز پر نہیں دی جبکہ اسی سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ زمین اگتا ریلوے کے استعمال میں ہے۔
جناب سپیکر: وہ ناجائز قابل بغض ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: یہ ناجائز قابل بضمین سے کب اس کو گزار کرائیں گے؟
جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ انہی کو دینا چاہ رہے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: یہ کب تک ان سے پیسے لے لیں گے؟
جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: جناب سپیکر! اس میں صورتحال یہ ہے کہ محکمہ ریلوے کا status ناجائز قابل بضمین کا بھی نہیں ہے۔ جس طرح ہم سب کو علم ہے کہ ریلوے کی جو layout ہوئی ہے یہ partition سے پہلے ہوئی ہے۔ صوبہ پنجاب نے محکمہ ریلوے کو پہلے یہ رقبہ free of cost دیا تھا۔ اب صوبہ پنجاب نے مرکز کے ساتھ up take کیا ہے کہ اس رقبہ کو آپ بازاری قیمت 10 plus percent دے کر ہم سے خرید لیں۔ یہ case میں چلا گیا ہے۔ اب یہ Common Interest Council میں ہے جب وہاں سے فیصلہ ہو جائے گا تو ہم ان سے اس کی قیمت وصول کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ڈاکٹرو سیم صاحب!

ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ ملک محمد اقبال صاحب نے جو ابھی point raise کیا ہے اس پر آج ہی بات ہوئی چاہئے کیونکہ آج محکمہ مال اور کالونیز کا دن ہے۔ سات آٹھ مینے پہلے جب محکمہ مال اور کالونیز کا دن آیا تھا تو یہ سوال نمبر 2867 اس دن take up ہوا تھا۔ میں نے بھی اس پر بات کی تھی۔ یہ بڑا ہم سوال ہے۔ بہاولپور میں بست ساری سرکاری زمینیں پر ناجائز قابل بضمین ہیں۔ یہاں بات ہوئی اور وزیر صاحب نے کہا کہ اس سوال پر باضابطہ بحث رکھ لیتے ہیں لیکن ہم پہلے ریکارڈ کیجا کر لیں۔ اگر ہم اس سوال کو کسی اور دن raise کریں گے تو پھر یہ کما جائے گا کہ آج اس محکمہ کا دن نہیں ہے، جب محکمہ کا دن آئے گا تو تب بات ہو گی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ سوال pending ہے۔ آٹھ نومینے کے بعد اب دوبارہ محکمہ مال اور کالونیز کا آج دن آیا ہے۔ لہذا یہ بالکل right time ہے کہ سوال نمبر 2867 پر بات کی

جائے۔ اس وقت وزیر صاحب تو موجود نہیں ہیں لیکن پارلیمنٹی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔ وہ کوئی وقت بتا دیں تاکہ اس سوال پر بحث ہو سکے۔ یہ سوال بحث کے لئے pending ہوا تھا۔

پارلیمنٹی سیکرٹری برائے کالونیز: گو کہ اس وقت وہ سوال میرے سامنے ہے اور نہ ہی میں اس کی تیاری کر کے آیا ہوں لیکن چونکہ میرے بھائی فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ ناجائز قابضین کے بارے میں میرے مکملہ کی ایک uniform policy بنی ہوئی ہے۔ اس میں جو لوگ شر کے اندر قابض ہیں اور صرف پلاٹ نہیں بلکہ ان پر construction بھی ہو چکی ہے اور وہ پچھلے دس سال سے قابض چل آ رہے ہیں تو ان کے لئے اب محکمہ کالونیزیز کر رہا ہے کہ جو District Price Control Committees ہیں وہ اس کی قیمت پر assess کریں گی۔ ان لوگوں کو option دی گئی ہے، وہ لوگ بتائیں کہ وہ اس زمین کو بازاری قیمت پر خریدنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ ان کی جب offer آتی ہے تو اس کے بعد District Price Control Committee اس کو assess کر کے صوبہ میں بھیجتی ہے اور پھر اگر اس کی sanction ہو جاتی ہے تو اس صورت میں وہ رقمہ ان کو دے دیا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کی یہ پالیسی ہے۔ اب ان کا جو particular question ہے اس میں بھی وہی پالیسی enforce ہوئی ہے جو حکومت پنجاب نے بنائی ہوئی ہے۔ شکریہ ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! یہ پالیسی تو پہلے سے موجود ہے۔ یہاں جو سوال ناجائز قابضین کے حوالے سے raise کیا گیا اس پر وزیر صاحب نے یہاں ہاؤس میں commit کیا تھا کہ اس سوال پر بحث رکھی جائے گی لیکن ہمیں وقت دے دیں تاکہ ہم سارے یار ڈیکجا کر لیں۔ تو میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس پر بحث کے لئے کوئی دن اور وقت مقرر کریں تاکہ اس سوال پر بحث ہو سکے، پہلے ہی آٹھ نو مینے گزر چکے ہیں۔

پارلیمنٹی سیکرٹری برائے کالونیز: میں عرض کروں گا کہ یہ محترم رکن میرے یا منسٹر صاحب کے دفتر میں تشریف لے آئیں۔ ہم وہاں ان کی تسلی کر وادیں گے، جو جوان کی reservations ہیں وہ ہم ان کو بتا دیں گے اور یہ open discussion والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! پارلیمنٹی سیکرٹری صاحب نے بڑی وضاحت فرمائی ہے کہ جو فرد ہوتی ہے اس میں خانہ ملکیت میں حکومت پنجاب ہے اور خانہ قبضہ میں مکملہ ریلوے ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے

کہ یہ زمین نہ لیز پر ہے اور نہ ہی پڑھے تو پھر یہ کس بنیاد پر ریلوے کے پاس ہے؟ اگر زمین دی جاتی ہے تو لکھنا پڑتا ہے۔ دوسرا جب وہاں پر لوگوں کا قبضہ ہوا ہے تو حکومت پنجاب نے اپنی جگہ پر قبضہ کو واگزار کروانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، کیا ان متعلقہ افسران کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہے یا نہیں اور ریلوے نے یہ زمین کس بنیاد پر لوگوں کو آگے دے دی ہے؟ یہ اس کیوضاحت فرمادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: میرے محترم رکن تھوڑا سا confuse کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی یہ بتایا ہے کہ صوبہ پنجاب نے محکمہ ریلوے کو goodwill as a gesture of goodwill کیا تو اس وقت صوبہ پنجاب نے اپنے اس رقبے کا ان نے جب ریلوے کا پورا system layout کیا کہ آپ یہاں اپنا possession system layout کر لیں۔ اس وقت صوبہ پنجاب نے مرکز سے کو ڈیا کہ آپ یہاں اپنا lease amount کی کوئی cost کی کوئی قسم کی کوئی goodwill کے طور پر دی گئی تھی۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ وہ زمین ناجائز قابضین سے واگزار کیوں نہیں کروائی گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: جناب! وہ زمین صوبہ پنجاب نے محکمہ ریلوے کو دی ہے۔ یہ اب محکمہ ریلوے کا کام تھا کہ وہ اس رقبے پر کسی کو قابض نہ ہونے دیتے۔ ہم نے تواب ان سے بازاری قیمت plus 10 percent کی ہے۔ اس کے مطابق ہم نے مرکز سے amount demand کی ہے۔ اب محکمہ ریلوے کا کام ہے کہ وہ یہ زمین واگزار کرواتا ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود گو صاحب!

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! یہ بات میرے علم میں بھی ہے کہ جب ملک اقبال چنڑ صاحب کا سوال آیا تھا تو وزیر کالونیز نے ان سے کہا تھا کہ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر ہاؤس میں بحث ہونی چاہئے۔ ایک تو وہ قابضین ہیں جو کہ legally ہوتے ہیں۔ وہ بھی قابض ہی ہوتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے جو بازاری قیمت plus 10% کی پالیسی بنائی ہے یہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ ایک قابضین ناجائز قابضین ہوتے ہیں جن کا کوئی استحقاق نہیں ہوتا اور وہ زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ کوئی صاحب کرنے ہیں کہ ہم نے زمین محکمہ ریلوے کو دی ہی۔ زمین توان کی ہے، گھر ان کا ہے لہذا انکا نبھی انہوں نے ہے۔ محکمہ کالونیز نے ان ناجائز قابضین کو نکالنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ان کیوضاحت فرمادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: جناب والا! میرا جواب بڑا واضح ہے کہ وہ رقبہ ہم نے محکمہ ریلوے کو دیا تھا، ہم نے محکمہ ریلوے کو possession transfer کیا تھا۔ اب محکمہ ریلوے کے اس رقبے میں اگر کوئی ناجائز تابض ہوا ہے تو ان کو اٹھانا محکمہ ریلوے کا کام ہے۔ ہم نے ابھی ان سے رقم demand کر لی ہے۔ ہمارا کیس مرکز میں گیا ہوا ہے جو نی دہلی سے رقم تھی ہے، ہم وہ لیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر: اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4181۔ جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مال ضلع بہاول پور میں ہونے والی بھرتیوں کی تمام تر تفصیلات

*4181: لکھ ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر مال ازراہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک ضلع بہاول پور محکمہ مال میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، ڈومنی سائل اور پتابات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گرید، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشریک کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام تاریخ میں نقل فراہم کی جائے؟

(ه) کتنے افراد کو روپوزی میں نزدیکی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل معروض میں نزدیکی کرنے کی وجہات بیان فرمائیں؟

(و) کتنے افراد کو وزیر مال اور وزیر اعلیٰ کے احکامات پر بھرتی کیا گیا؟

وزیر مال:

(الف) یکم جنوری 2002 تا 31-03-2004 میں افراد کو بھرتی کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ عبد الوحید ولد عبدالخالق، عمدہ نائب قاصد، گریڈ 1، تعلیمی قابلیت، ڈویسائیں بساوپور، پشاور
عارف والا، خانقاہ شریف، بساوپور

2۔ آفتاب احمد ولد اللہ رکھا، عمدہ نائب قاصد، گریڈ 1، تعلیمی قابلیت میٹرک، ڈویسائیں بساوپور، پشاور ٹر
نمبر 300-II-ون یونٹ کالونی بساوپور

3۔ نوازش علی انصاری ولد محمد شوکت علی انصاری، عمدہ فنری، گریڈ 2، تعلیمی قابلیت میٹرک، ڈویسائیں
بساوپور، پشاور ٹر محروم پورہ، ملتانی گیٹ بساوپور

(ب) شمارہ 1 تا 2 کے والد دوران ملازمت معذور اور شمارہ نمبر 3 کے والد دوران ملازمت فوت ہو گئے
تھے۔ بروئے نو ٹیکنیشن (پی) 2/42/92 تھر ڈائیس اول آر، مورخہ 22-09-98 ان کو بھرتی کیا
گیا۔

(ج) بروئے نو ٹیکنیشن مورخہ 22-09-98 شمارہ نمبر 1 تا 2 بغیر کمیٹی بھرتی کئے گئے شمارہ نمبر 3
کو کمیٹی نے بھرتی کیا۔

ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ تعیناتی درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	گریڈ	عمدہ	موجودہ تعیناتی
	عبد الغفور بھٹی	BS-19	ایگریکٹو سٹرکٹ آفیسر (کالونی) بورڈ آف ریونیو پنجاب (ریونیو) بساوپور (بیٹر مین)	سکرٹری (کالونی) بورڈ آف ریونیو پنجاب
1.	ڈاکٹر محمد اسلم	BS-19	ایگریکٹو سٹرکٹ آفیسر (ایف اینڈ پی) بساوپور ممبر اینڈ پی (ملان)	ڈاکٹر محمد اسلم
2.	وسیم شہزاد علی	BS-18	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) بساوپور، ممبر / سکرٹری	وسیم شہزاد علی
3.	میاں محمد اکرم	BS-18	ڈاکٹر یکٹریلیف، ریلیف ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور	ڈاکٹر یکٹریلیف، ریلیف
4.	سلطان محمود قوم	BS-18	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) بساوپور ممبر (ریونیو) بساوپور	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر
5.	مقبول احمد جوکا	BS-18	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ممبر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ممبر	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر
(د)				بیٹر اشتہار دیئے بھرتی کئے گئے کیونکہ زیر قاعدہ A-17 بروئے پنجاب سول ملازمین (قواعد و ضوابط برائے بھرتی) تواعد 1974 دوران ملازمت فوت ہو جانے والے یا طبی بنیاد پر

ریٹائر ہو جانے والے سرکاری ملازمین کے بچوں کی سکیل 1 تا 5 بھرتی کی بابت اخبار اشتمار درکار نہیں۔

(ه) رولز میں کوئی نرمی نہیں کی گئی۔

(و) کسی فرد کو وزیر مال اور وزیر اعلیٰ کی سفارش پر بھرتی نہیں کیا گیا۔
جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میں under protest ضمنی سوال نہیں کرتا یوں کہ انہوں نے جواب ہی غلط دیا ہے۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ تین سالوں میں صرف تین نائب قاصد بھرتی کئے گئے ہیں۔ یہ جواب بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں، وزیر صاحب جواب دیں گے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! انہوں نے صرف تین آدمی بھرتی نہیں کئے۔ انہوں نے پٹواری اور کلرک بھی بھرتی کئے ہیں جبکہ جواب میں صرف تین نائب قاصد وں کا ذکر کیا ہے۔ ان کا جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ جز (الف) کی بات کر رہے ہیں؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جی، ہاں۔ میں جز (الف) کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! معزز رکن نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب تو حاضر ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ کوئی اور بھرتی کی ہے۔ اگر ہم نے بھرتی کی ہوتی تو اس کا جواب دیتے۔ اگر ان کے پاس کوئی ریکارڈ ہے تو وہ کھادیں۔

جناب سپیکر: چنڑ صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی ریکارڈ ہے تو منہض صاحب کو ان کے چیمبر میں دکھا دیں۔

وزیر مال: جناب والا! اگر سوال کا جواب غلط ہے تو ان کو حق حاصل ہے اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے اور اسے چلنے کر سکتے ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میں مکمل ریکارڈ ایوان میں پیش کر دوں گا کہ انہوں نے تین سالوں میں کتنی بھرتیاں کی ہیں۔

وزیر مال: جناب والا! یہ point out کر دیں تو میں اس کا جواب مانگوں گا۔

جناب سپیکر: چنڑ صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو point کرو دیں۔

ملک محمد اقبال: چنڑ: جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس ریکارڈ نہیں ہے اس لئے مجھے کوئی تاریخ دے دیں اس پر منستر صاحب کے پاس چلا جاؤں گا یا یو ان میں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ منستر صاحب کے ساتھ ٹائم طے کر کے چیمبر میں ان سے مل لیں۔ آپ جب چاہیں منستر صاحب کے پاس جا سکتے ہیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! معزز رکن میرے پاس آئیں اور point کریں تو میں action لوں گا۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میں اپنے بل کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ

جسے کمیٹی کے پاس ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ Prohibition of Private Money Lending Bill

پچھلے دو اجلاسوں میں اس کی extension ہی لی گئی تھی اور میرے خیال میں اب تک نو دس

پچھلے دو اجلاسوں میں اس کی extensions ہو گئی ہیں۔ اس پر بہت میئنگ ہو چکی ہیں۔ پچھلے دو ماہ سے دو extensions کے باوجود اس

پر کوئی میئنگ نہیں ہوئی۔ جناب سے میری گزارش ہے کہ اگر Revenue Department is not interested; if the Chairman Committee

is not interested; if the members are not interested in the Bill

اس ہاؤس میں لے آئیں I don't need recommendations میں اس پر آپ کی روشنگ چاہتی ہوں۔

میں پہلے بھی repeatedly ہوئی ہوں اور اس پر بات کی ہے لیکن کوئی action نہیں ہوا۔

اگر قانون سازی ایک مذاق ہے تو پھر اس مذاق کو ختم کیا جائے۔ Dispose of my Bill and bring it.

to the Assembly

یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے۔ کیا ہمیں اس جیز کے پیسے دیئے جاتے ہیں کہ ہم یہاں آئیں ہیں۔ اے، ڈی۔ اے

جب یوں میں ڈالیں اور گھر چلے جائیں۔ یہ بہت زیادتی ہے۔ پلیز آپ اس پر روشنگ دیں۔

جناب سپیکر: بی بی! extension کس نے مانگی تھی؟

محترمہ حمیرا اویس شاہد: چیز میں سینڈنگ کمیٹی نے۔

جناب سپیکر: چیز میں نے extension مانگی اور ہاؤس نے اس کی extension دی۔

محترمہ حمیر اولیس شاہد: جناب سپیکر! جب میٹنگ نہیں ہوئی، جب اس پر بحث نہیں ہوئی، جب اس پر فیصلہ نہیں ہونا تو پھر اس extension کا کیا فائدہ؟ It's a valid issue. It's a human issue. مفاد کے لئے تو یہ بل نہیں لائی۔

جناب سپیکر: چیز میں کون ہیں؟

محترمہ حمیر اولیس شاہد: جی، میاں ماجد نواز صاحب ہیں اور ایوان میں ہی میٹھے ہیں۔ آپ منستر صاحب سے پوچھیں وہ کتنی بار میٹنگز میں آئے ہیں؟ انہوں نے کتنا interest contribution کی ہے یا کتنا ہے؟ اس اسمبلی میں قانون سازی تو ایک مذاق بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: بی بی! میں منستر صاحب اور چیز میں صاحب سے بھی بات کرتا ہوں۔

محترمہ حمیر اولیس شاہد: جناب سپیکر! آپ اس پر رونگ دیں۔

جناب سپیکر: اس پر رونگ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چیز میں صاحب اور منستر صاحب سے بات کرتا ہوں۔

جناب ارشد محمود گبو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود گبو!

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ حمیر اولیس شاہد: جناب سپیکر! آپ اس کا کوئی time frame مقرر کرو دیں۔ اسے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں اسی اجلاس میں بات کرتا ہوں۔ جی، ارشد محمود گبو صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سماں صاحب! میں نے گبو صاحب کو floor دیا ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! محترمہ نے بڑے اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان کا بدل بڑا اہم تھا جو

کمیٹی کے سپرد ہوا تھا اور آج سے پہلے بھی انہوں نے point out کیا تھا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز!

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! میری یہ submission ہے کہ اور بھی ایسے بل ہیں جو کمیٹیوں کے پاس pending ہوں لیکن وہ ہاؤس میں نہیں آتے۔ لہذا اس بل میں منسٹر صاحب کو پاندھ کیا جائے کہ وہ کم از کم پندرہ دن یا ایک میونٹ کی میٹنگ بلائیں۔ اگر منسٹر صاحب نہیں بلاتے تو پارلیمانی سیکرٹری کو کہا جائے کہ وہ بلا کیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! کمیٹی کا چیئرمین ہی میٹنگ call کر سکتا ہے۔ میں نے تو اس میٹنگ میں شامل ہونا ہے۔ لہذا آپ چیئرمین صاحب سے بات کریں کہ وہ میٹنگ call کریں اور اس پر فیصلہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں بات کرتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں چیئرمین سے بات کرتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہمیشہ یہ بات ہوتی ہے کہ قانون سازی نہیں ہو رہی، ممبر ان نہیں ہیں۔ interested آپ ایک fully endorse her views time frame کے آپ کمیٹی کی سفارشات اس میں آجائیں، چاہے وہ غلط ہیں یا ٹھیک۔ اگر وہ قانون سازی کرنا چاہتے ہیں اور یہی ہم سب کو legislators کہتے ہیں تو The minister should be serious and the members of the Committee should be serious کہ یہ صرف ٹی۔ اے، ڈی۔ اے کامنسلہ نہ بنے کہ آپ نے 25 میٹنگز کر لی ہیں اور 20/20 ہزار روپیہ میٹنگ کامل جائے لہذا اس کی justification بھی ہوئی چاہئے۔ واقعی آپ اس پر رونگ دیں کہ اس کی مکمل رپورٹ کتنے ٹائم میں ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میں چیئرمین سے بات کرتا ہوں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! کمیٹی کو چلنچ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر بل کمیٹی کو پیش کر دیا گیا ہے تو کمیٹی کا یہ حق ہے کہ اس پر بحث کرے اور جب تک مناسب سمجھئے اسے hold reading کر کر ہے لہذا اس کو چلنچ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ prerogative of the Committee ہے۔

جناب سپیکر: چیز میں کوئی تو کام جاسکتا ہے کہ اس کو تھوڑا سا expedite کر دیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: ہاں! یہ تو ہو سکتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آپ ایک بل پر 26 میٹنگز کریں۔

This is a sacred money of the Government paid in form of taxes.

جناب سپیکر: پلیز، تشریف رکھیں۔ اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! PAC میں سب سے زیادہ آڈٹ پیرے ملکہ خوراک کے ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ اسمبلی اجلاس کے دوران سوالات و جوابات کے لئے ایام کے تعین کا جو شیدول دیا گیا ہے اس میں ملکہ خوراک شامل نہیں ہے۔ P.A.C. میں پورے پنجاب کے تمام ملکہ جات میں سب سے زیادہ آڈٹ پیرے ملکہ خوراک کے pending ہیں تو آج تک C.P.A. نے ان کا کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب کے exchequer پر گندم release کرنے کا سب سے بڑا بوجھ ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں ستمبر، اکتوبر میں ہمیشہ ملکہ خوراک گندم جاری کرتا ہے لیکن اب چند سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے آج تک گندم جاری نہیں کی گئی اور آئندہ اسی وجہ سے پنجاب میں آئی crisis میں اس لئے اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جانی چاہئے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے

وزیر مال: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

- رحیم یار خان میں 2001 تا 2004 کے دوران تعینات پڑواریوں،
گرداؤروں اور نائب تحصیل داروں کے نام اور گرید کی تفصیلات
*5491: انجینئر جاوید اکبر ڈھلووں: کیا وزیر مال ازراہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 2001 تا سال 2004 جو پڑواری، گرداؤ اور نائب تحصیل دار
تعینات رہے ان کے نام، عمدہ، گرید اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؟
(ب) اس وقت تین سال سے زائد عرصہ تک ایک ہی جگہ تعینات رہنے والے اہلکاروں کے نام، عمدہ
اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں، نیز ان اہلکاروں کی ٹرانسفر نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں۔
(ج) کیا حکومت ایسے اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان
فرمائیں؟

وزیر مال:

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 2001 تا سال 2004، 542 گرداؤ، 12 نائب
تحصیلدار تعینات رہے ہیں۔ ان کے نام، عمدہ، گرید اور موجودہ تعیناتی جھنڈی (الف) ایوان کی
میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) اس وقت ضلع رحیم یار خان میں تین سال سے زائد عرصہ تک ایک ہی جگہ تعینات رہنے والے
اہلکاروں میں 4 گرداؤ ہیں جب کہ کوئی بھی نائب تحصیلدار تین سال سے زائد عرصہ تک
ایک ہی جگہ تعینات نہ رہا ہے۔ ان کے نام، عمدہ اور موجودہ تعیناتی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی ہے، ان الہکار ان کو حکومت پنجاب کی طرف سے ٹرانسفر پر پابندی ہونے، مفاد عامہ کے پیش نظر اور شکایت نہ ہونے کی بناء پر ٹرانسفر نہ کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی نے بذریعہ چھٹھی نمبر 95/14-16-SI باترخ 30 جون 2003 تبادلہ جات پر پابندی عائد کر کھی ہے۔ جو نبی حکومت کی جانب سے پابندی اٹھائی گئی تین سال سے زائد ایک ہی حالت میں تعینات الہکار ان کے تبادلہ جات کر دیئے جائیں گے۔

تحصیل رحیم یار خان میں سرکاری اراضی کی الامٹمنٹ

*5512: نجیسٹر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر کالونیر ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل رحیم یار خان میں 2003 میں محکمہ کی کتنی سرکاری اراضی کس کس جگہ کتنی کتنی تھی اور اب کتنی ہے؟ تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی سرکاری اراضی الٹ کی گئی ہے؟ الٹی کے نام، پتا جات مع تفصیل اراضی بیان فرمائیں۔

(ج) یہ اراضی کن کن سکیموں کے تحت الٹ کی گئی ہے؟

(د) یہ اراضی الٹ کرنے والی اختاری کا نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) اس وقت اس تحصیل میں اراضی کی الامٹمنٹ کے لئے کتنی درخواستیں کس کس کے پاس کب سے کن بناء پر pending ہیں؟

وزیر کالونیر:

(الف) سال 2003 میں تحصیل رحیم یار خان کے 78 چکوں / موضعات میں 12228 ایکڑ، 6 کنال اور 15 مرلہ بقايا سرکاری اراضی تھی اور اب 8028 ایکڑ بقايا ہے چک وار تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ میں 4199 ایکڑ اراضی مستحقین کو وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت تجویز ہوئی ہے۔ تاحال کسی کو دخل قبضہ جاری نہ ہوا ہے۔ تجویز شدہ الٹیان کے نام پتا جات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ اراضی وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت مستحقین کے لئے تجویز کی گئی ہے۔

(د) اراضی مذکورہ تجویز کرنے میں پانچ کس ممبر ان سکروٹنی شامل تھے جب کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو بطور کونوینٹر شامل تھے جو اخراجی ہیں، نام عبدالحمید عمرانی اور عاطف الرحمن گریڈ 17 کے ہیں۔

(ه) اس وقت 344 درخواستیں دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو، رحیم یار خان میں بوجہ تنگیل سندات دو ماہ سے pending ہیں۔

فیصل آباد میں سرکاری اراضی، ٹھیکہ جات اور ناجائز قابضین کی تفصیلات

5517*: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر کالونیز از رہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2001 میں فیصل آباد میں محکمہ کی کتنی سرکاری اراضی کس کس جگہ کتنی کتنی تھی، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت اس تحصیل میں کتنی سرکاری اراضی غیر آباد اور کتنی آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی کن کن افراد کو ٹھیکہ / لیز / پٹھ پر کس شرح سے دی گئی ہے؟ سال 2002 سے آج تک کی تفصیل درکار ہے۔

(د) اس اراضی سے سالانہ حکومت کو کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ه) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ناجائز قابضین کے نام، پتا جات اور اراضی کی تفصیل نیز یہ کب سے اس اراضی پر ناجائز قابض ہیں؟

(و) حکومت ناجائز قابضین سے یہ اراضی کب تک واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) سال 2001 میں کل رقمہ سرکار 40508۔ ایکڑ تھا جس کی تفصیل چک وار جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت تحصیل صدر میں 16148۔ ایکڑ رقمہ قابل کاشت ہے اور 24360۔ ایکڑ رقمہ ناقابل

کاشت ہے۔

(ج) چھٹھی بورڈ آف ریونیو نمبری 3040/2003-2062 CLI-مورخ 03-09-22 کے تحت مورخہ 1999-10-09 سے نیلامی /الاٹمنٹ زیر سکیم عارضی کاشت پر پابندی ہے، اس لئے کوئی الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے۔

- (د) چونکہ جز (ج) کے تحت کسی رقبہ کی الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے، اس لئے سالانہ کوئی آمدنی نہ ہوئی ہے۔
 کل 624 ایکڑ رقبہ جو زیر ناجائز کاشت ہے اور جس کو 236 اشخاص نے بذریعہ ناجائز کاشت ناجائز قبضہ کر رکھا ہے تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی لیز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (و) ناجائز قابضین /ناجائز کاشت کنندگان کے خلاف امثلہ جات تاوان ناجائز کاشت تیار ہو کر کارروائی ہو رہی ہے اور رقبہ خالی کروانے کی کارروائی ناجائز قابضین کے خلاف حسب ضابطہ جاری ہے۔

سرگودھار وڈ فیصل آباد میں پٹرول پپ کے لئے الٹ
کردہ سرکاری رقبہ سے متعلقہ تمام تر تفصیلات

*5535: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر کا لیز ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 120 J.B / سرگودھار وڈ فیصل آباد مرلع نمبر 24 خسرہ نمبر 2/11 کھیوٹ نمبر 2088، کھتوںی نمبر 3498 سرکاری رقبہ تعدادی 4 کنال 4 مرلے پٹرول پپ لگانے کے لئے 1995/96 میں لیز پر الٹ کیا گیا تھا؟

(ب) یہ رقبہ کن افراد کو کن شرائط پر لیز پر الٹ کیا گیا تھا اور وہ کتنے عرصہ تک اس پر پٹرول پپ لگانے کے پابند تھے؟

(ج) یہ رقبہ الٹ / لیز پر دینے والی احتاری کا نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل فراہم کی جائے۔
 آج تک الٹی / لیز پر لینے والے لوگوں سے جو رقم حکومت نے وصول کی ہے۔ اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) کیا مذکورہ رقبہ پر پٹرول پپ قائم کر لیا گیا ہے؟
 (و) اگر ابھی تک اس رقبہ پر پٹرول پپ نہ لگایا گیا ہے تو کیا حکومت اس رقبہ کی لیز کیسنس کر کے اس کو کسی عوامی مفاد کے پراجیکٹ کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا

ہیں؟

وزیر کا لونیز:

(الف) اس حد تک درست ہے کہ مذکورہ بالا رقبہ واقع چک نمبر 120-J-B تحصیل سٹی ضلع فیصل آباد پڑول پہپ لگانے کی غرض سے محمد جمیل ولد سردار محمد کو چٹھی نمبری 11 CL-2353/1815-95-6-7-95 مورخ 6-7-1995 کو بارہ سال کے لئے دو ہزار روپے فی ایک سالانہ لیز پر دیا گیا تھا اور جس کا کرایہ مبلغ 33,600 روپے خزانہ سرکار میں جمع ہو چکا ہے۔ مختلف آئل کمپنیوں کی طرف سے عدم تعاون کی وجہ سے پٹھ دار عرصہ مذکورہ میں پڑول پہپ تعمیر نہیں کر سکا اور اب اس نے اراضی مذکورہ بالا پڑول پہپ لگانے کی بجائے ہوٹل تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی ہے اور اس کی درخواست بورڈ آف ریونیو میں زیر غور ہے اور سائل اب یہ رقبہ خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس رقبہ کی قیمت BOR نے 1,50,000 روپیہ فی مرلہ لگائی ہے اور جیسے ہی یہ قیمت منظور کی جائے گی، سائل سے تمام بقایا جات اور رقم وصول کر کے رقبہ اسے فروخت کر دیا جائے گا۔

(ب) تفصیلی جواب ضمن (الف) میں دے دیا گیا ہے۔ پٹھ دار چھ ماہ کے اندر پڑول پہپ لگانے کا پابند تھا لیکن آئل کمپنیوں کی جانب سے عدم تعاون کی وجہ سے پڑول پہپ قائم نہ کر سکا۔

(ج) ممبر کالونی مجاز اخترائی ہے اور اس دور کے ممبر رضا علی نے رقبہ الٹ کیا تھا اور وہ گریڈ آکیس کے مجاز افسر تھے۔

(د) تفصیلی جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔ پٹھ دار سے 33,600 روپے وصول کر لئے گئے ہیں۔

(ه) تفصیلی جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(و) پٹھ دار مختلف آئل کمپنیوں کی طرف سے عدم تعاون کی وجہ سے پڑول پہپ نہ لگا سکا اور اب وہ اس رقبہ پر ہوٹل لگانے کا بھی ارادہ رکھتا ہے، اس کی یہ درخواست زیر غور ہے اور اس رقبہ کی قیمت 1,50,000 روپے فی مرلہ تجویز کی گئی ہے جو کہ ابھی تک بورڈ آف ریونیو میں برائے منظوری آچکی ہے اور زیر غور ہے۔ قیمت کی منظوری کے بعد تمام واجبات مع کرایہ پٹھ

دار سے وصول کر لئے جائیں گے۔

صلح لاہور میں سرکاری اراضی، پٹھ داران کے نام اور دیگر تفصیلات

*5697: رانا تجمیل حسین: کیا وزیر کالونیز از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلح لاہور میں کل کتنی سرکاری اراضی ہے؟ اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) اگر اراضی پٹھ پر دی گئی ہے تو پٹھ داران کے نام اور پتے فراہم کئے جائیں نیزاں کو کتنے عرصہ اور کس مالیت پر دی گئی ہے؟

وزیر کالونیز:

(الف) صلح لاہور میں 39712 نال 14 مرلہ 156 سکواڑ فٹ سرکاری اراضی ہے۔

(ب) تمام تفصیل علیحدہ ایوان کی میز پر کھو دی گئی ہے۔

اراضی کے باہمی تبادلہ کی انتقال فیس میں بے جا اضافہ اور حکومتی اقدامات

*5751: مرحوم اعجاز احمد اچلانہ: کیا وزیر مال از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عام طور پر چھوٹے کاشتکار / زیندار اپنی زمینوں کو اکٹھا کرنے کے لئے باہمی تبادلہ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی وجہ سے اس کے انتقال کی فیس معمولی رکھی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جون 2004 تک مذکورہ انتقال کی فیس ایک روپیہ فی ہزار تھی جسے یکم جولائی 2004 سے تین ہزار گناہ اضافہ کر کے 3 روپے فی سینکڑہ کر دی گئی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے ازالہ کے لئے مذکورہ اضافہ واپس لینے کو کب تک تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ پت کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) یہ درست ہے کہ موجودہ نو ٹیکلیشن سے پہلے بعض لوگ بیج کی جگہ آپس میں تبادلہ کا طریقہ استعمال کرتے تھے اور فیس بچانے کی خاطر ایسا کرتے تھے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بیج کے مقابلہ میں تبادلہ کی فیس کم رکھی گئی تھی۔ جواب بذریعہ نو ٹیکلیشن

14- LR-1/2004-29-06-2004 مورخ 2004ء کے برابر کردی گئی ہے۔

تاکہ بیع کی بجائے فرضی تبادلہ نہ کیا جاسکے۔

(ج) یہ درست ہے کہ حکومت نے تبادلہ کئے جانے کی صورت میں رعایت دے رکھی تھی لیکن عملی طور پر بیع کی بجائے بعض لوگ اپنے مفاد کی خاطر تبادلہ کر لیتے تھے۔ جس سے حکومت کے خزانے کو تقصیان پہنچتا تھا۔ اب حکومت کے مفاد میں بیع و تبادلہ جات کی صورت میں یکساں نتیجہ پیدا کر کے فیں عائد کر دی گئی ہے جو نکہ نوٹیفیشنس نہ اعوام اور حکومت کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے لہذا اس کی ترمیم کے بارے میں کوئی تجویز یا غور نہ ہے۔

گوجرانوالہ میں تعینات تحصیل داروں اور نائب تحصیل داروں کے کوائف اور سروس ریکارڈ کی تفصیل

*5764: لالہ شکلیل الرحمن (ایڈو کیٹ) : کیا وزیر مال از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(اف) گوجرانوالہ میں اس وقت تعینات تحصیل داروں اور نائب تحصیل داروں کے نام، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، مستقل بتا جات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) ان میں کون کون سے ملازم میں عرصہ تین سال سے زائد اسی تحصیل میں حکومت کی پالیسی کے بر عکس تعینات ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازم میں کے خلاف محکمانہ اور عمومی شکایت پر انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) کتنے ملازم میں کے خلاف رشوٹ لینے کی انکوائریاں اور مقدمات چل رہے ہیں؟

(ه) کیا حکومت اس شر میں تعینات تین سال سے زائد اسی شر کے رہائشی ملازم میں کو ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(اف) گوجرانوالہ میں تعینات تحصیل داروں اور نائب تحصیل داروں کے نام مع عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، مستقل بتا جات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	مع عمدہ	گرید	تعلیمی قابلیت	عرصہ تعیناتی	مستقل بتا
-1-	محمود احمد بھٹی تحصیل دار (سٹی)	16	بی اے	6 ماہ	گجرات

- 2۔ رانا محمد جمیل تحصیلدار (صدر) 16 بی اے 2 سال 4 ماہ اقبال نگر ضلع حافظ آباد
 3۔ میاں محمد نذیر نائب تحصیلدار (صدر) 14 بی اے 6 سال حمزہ غوث پسروروڈ سیالکوٹ

- 4۔ ہمایوں شریف نائب تحصیلدار (صدر) 14 ایف اے 1 سال 4 ماہ بھوج پور، تحصیل شتر گڑھ، تارووال

- 5۔ شر جیل پروین فاروقی نائب تحصیلدار 14 ایف اے 1 سال 2 ماہ مکان نمبر 3 پاپولر (سٹی) کالونی زسری گوجرانوالا

(ب) گوجرانوالہ ضلع سے آمدہ رپورٹ کے مطابق میاں محمد نذیر (سیریل نمبر 3) کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے۔

(ج) کسی ملازم کے خلاف کوئی انکوائری نہ ہے۔

(د) کسی ملازم کے خلاف کوئی انکوائری یا مقدمہ نہ ہے۔

(ه) پنجاب ریونیوڈ پارٹنٹ (ریونیوایڈ منسٹریشن پوسٹ) رو لز 1990 ترمیم شدہ مارچ 2002 کے تحت نائب تحصیلدار کی اسمی ضلع کیدر کی اسمی ہے۔ مرد جہ پنجاب لوکل گورنمنٹ رو لز آف بنس 2001 کے تحت ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر ملازمین کو ٹرانسفر کرنے کا مجاز ہے۔

گوجرانوالہ شر میں تعینات قانونگو حضرات اور پٹواریوں کے کوائف اور سروس ریکارڈ کی تفصیل

*5765: لالہ شکمیل الرحمن (ایڈ و کیٹ): کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شر میں کتنے پٹوار اور قانونگو حلقہ جات ہیں۔ اس وقت ان حلقوں میں تعینات پٹواریوں اور قانونگو حضرات کے نام، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، مستقل پتاباجات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) جو قانونگو اور پٹواری عرصہ تین سال سے زائد گوجرانوالہ شر میں حکومت کی پالیسی کے بر عکس ایک جگہ پر کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عمدہ، گرید اور عرصہ تعیناتی بیان کی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ اور عوامی مشکایت پر انکوائریاں چل رہی ہیں؟

- (د) کتنے ملازمین کے خلاف رشوت لینے کی انکواریاں چل رہی ہیں؟
 (ه) کیا حکومت اسی شر میں تعینات عرصہ تین سال سے زائد ملازمین کو کسی دیگر تحصیل میں ٹرانسفر کرنے کا ارادہ کرتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہات ہیں؟

وزیر مال:

- (الف) گوجرانوالہ شر میں کل 2 قانونگو حلقو جات اور 11 پٹوار سرکل ہیں۔ اس وقت ان حلقوں میں تعینات پٹواریوں اور قانونگو حضرات کے نام، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، مستقل پتا جات اور عرصہ تعیناتی جانے کے لئے ملاحظہ فرمائیں جھنڈی (الف) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ب) گوجرانوالہ شر میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات قانونگو اور پٹواریوں کے نام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

- 1۔ محمد منشا، جیمز، گروار کے خلاف ایک محملہ انکواری اور ایک فوجداری مقدمہ زیر تفییض ہے۔
 2۔ ملک ارشد محمود پٹواری (معطل شدہ) کے خلاف ایک محملہ انکواری چل رہی ہے۔

- (د) ملازمین کے خلاف کوئی انکواری نہ چل رہی ہے۔
 (ه) حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی نے بذریعہ چھٹھی نمبر 95/14-16-SI بتارخ 30 جون 2003 تبادلہ جات پر پابندی عائد کر کی ہے۔ جو نئی حکومت کی جانب سے پابندی اٹھائی گئی تین سال سے زائد ایک ہی حلقو میں تعینات الہکاران کے تبادلہ جات کر دیئے جائیں گے۔

سال 1984 میں ڈی جی خان اور راجن پور میں

عارضی پٹواریوں کی بھرتی کی تفصیلات

*5831: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر مال ازراہ نواز شیخان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ قواعد ملازمت پٹواریاں کی رو سے یہ لازم ہے کہ جس تحصیل میں پٹواری کی اسامی ہو اسی تحصیل کے سکونتی امیدوار کو تعینات کرنے میں ترجیح دی جائے گی؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 1984 میں ڈی جی خان اور راجن پور کے اضلاع میں بندوبست کی

تکمیل کے لئے گورنمنٹ نے مخصوص مدت کے لئے عارضی بنیادوں پر مذکورہ اضلاع کی سکونت نہ رکھنے والے کچھ پٹواریوں کی تعیناتی کی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بندوبست ختم ہونے پر کچھ پٹواریوں کو فارغ کر دیا گیا جو اپنے سکونتی اضلاع میں چلے گئے۔ مگر کچھ کو فارغ نہ کیا گیا اور نہ، ہی ان کو ان کے سکونتی اضلاع میں بھیجا گیا۔ اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں اور وہ اس وقت کماں کماں تعینات ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اضلاع کی سکونت نہ رکھنے والے پٹواریوں کو ترقی دے کر قانونگوں بنا دیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو ان کے نام اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ه) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان پٹواریوں کو جن کی سکونت مذکورہ اضلاع میں نہ ہے، ان کو ان کے سکونتی اضلاع میں بھیجنے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہات ہیں؟

وزیر مال:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ بندوبست کے اختتام پر کافی تعداد میں پٹواریوں کو فارغ کر کے ان کی سکونت تحریصیل / ضلع بھجوایا گیا تھا۔ جن پٹواریوں کو فارغ نہ کیا گیا، ان کے نام بذریہ امیدوار پٹواریاں مذکورہ اضلاع میں کئے گئے ہیں اس بناء پر ان کی تعیناتی ہوئی۔ ان کے نام اور جگہ تعیناتی کی فہرست ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے۔ مذکورہ اضلاع کی سکونت نہ رکھنے والے پٹواریوں کو ترقی دے کر قانونگوں بنا دیا گیا ہے، ان کے نام اور موجودہ تعیناتی بھی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) چونکہ پٹواری حضرات طویل عرصہ سے مذکورہ اضلاع میں کار سر کار سر انجام دے رہے ہیں لہذا کسی مناسب موقع پر ان کو ان کے سکونتی اضلاع میں بھیجنے پر غور کیا جاسکتا ہے۔

پاکپتن اور عارف والہ میں سرکاری زمین، قابضین

اور آمدن کی تفصیلات

*5856: چودھری جاوید احمد (ایڈو وکیٹ) بکیاوزیر کالونیر ازراہ نواز شیخان فرمائیں گے کہ:-

ضلع پاکپتن کے شروع پاکپتن اور عارف والا میں کتنا سرکاری زمین ہے اور اس پر کون کون کب سے قابض ہے۔ کتنا سرکاری زمین حکمہ مسلم اوقاف، غیر مسلم اوقاف، صوبائی حکومت اور ریلوے کی ہے۔ اس پر کون کون قابض ہے۔ اس سے کتنا آمدن ہو رہی ہے۔ ناجائز قبضہ جات کو ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر کالونیر:

نام حکمہ	رقہ تحصیل پاکپتن	رقہ تحصیل عارف والا
صوبائی حکومت	6106 کنال 03 مرلے	535 کنال 01 مرلے
مسلم اوقاف	1448 کنال 13 مرلے	35 کنال 11 مرلے
غیر مسلم اوقاف	45698 کنال 02 مرلے	7585 کنال 07 مرلے
ریلوے	5555 کنال 04 مرلے	2713 کنال 19 مرلے

جمال تک قبضہ کا تعلق ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صوبائی حکومت:

تحصیل پاکپتن میں 3980 کنال 11 مرلے رقبہ موقع پر خالی ہے اور 2039 کنال 12 مرلے پر ناجائز قبضہ ہے۔ جس کی تفصیل علیحدہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تحصیل عارف والا میں 354 کنال 02 مرلے رقبہ موقع پر خالی ہے اور 180 کنال 19 مرلے پر ناجائز قبضہ ہے۔ جس کی تفصیل علیحدہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مسلم اوقاف:

تحصیل پاکپتن میں 1448 کنال 13 مرلے رقبہ ہے جو حکمہ نے پڑھ پر دے رکھا ہے۔ اسی طرح تحصیل عارف والا میں 35 کنال 11 مرلے رقبہ ہے جس پر آبادی قائم ہے۔

غیر مسلم اوقاف:

تحصیل پاکپتن میں 45698 کنال رقبہ ہے جو تمام حکمہ نے پڑھ پر دیا ہوا ہے۔ اسی طرح عارف والا میں 7585 کنال 02 مرلے رقبہ ہے جو حکمہ نے پڑھ پر دیا ہوا ہے۔

محکمہ ریلوے:

تحصیل پاپتن میں 5555 کنال 04 مرے رقبہ ہے۔ جس میں سے 4140 کنال 13 مرے محکمہ کے استعمال میں ہے۔ یعنی اس پر ریلوے لائن اور ریلوے شیشن وغیرہ قائم ہیں۔ باقی 1414 کنال 11 مرے رقبہ محکمہ نے پٹھ پر دیا ہوا ہے۔ اسی طرح تحصیل عارف والا میں 2713 کنال 19 مرے رقبہ ہے۔ جس میں سے 2565 کنال 19 مرے پر ریلوے لائن اور ریلوے شیشن وغیرہ قائم ہیں اور باقی 148 کنال رقبہ محکمہ نے پٹھ پر دیا ہوا ہے۔ جہاں تک رقبہ کی آمدن کا تعلق ہے وہ متعلقہ محکمہ بتاسکتا ہے۔

لاہور میں 2003 اور 2004 کے دوران آفت زدہ قرار دیئے

گئے دیہات اور زرعی قرضہ کی معافی سے متعلقہ تفصیل

* محترمہ کنوں نسیم: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

2003 اور 2004 کے دوران لاہور کے کتنے سرحدی دیہاتوں کو آفت زدہ قرار دیکروزیرا عظم پیکچ کے تحت، زرعی قرضوں کی معافی کا اعلان کیا گیا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ آفت زدہ سرحدی دیہاتوں کے زرعی قرضے معاف کئے گئے یا نہیں؟

وزیر مال:

سال 2003 اور 2004 کے دوران لاہور کے کسی سرحدی دیہات کو آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا تاہم سال 2002 کے دوران ضلع لاہور کے 75 سرحدی دیہات جو کہ سرحدوں پر کشیدہ صور تھال کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئے تھے۔ بذریعہ نوٹیفیکیشن مورخہ 14-03-2002 آفت زدہ قرار دیئے گئے اور ان علاقوں کے ترقیاتی محاصل، مالیہ، آبیانہ اور زرعی انکم ٹیکس بابت ربج فصل 02-2001 کمل طور پر معاف کئے گئے۔ زرعی ترقیاتی بنک لمبڈ کی پالیسی مورخہ 22-05-2002 کے مطابق صوبائی حکومت کی طرف سے مورخہ 30-06-2002 تک یا اس

سے پہلے لئے گئے 25,000 روپے تک کے زرعی قرضے مع مارک اپ مکمل طور پر معاف کئے گئے جبکہ 25,001 روپے سے ایک لاکھ روپے تک کے زرعی قرضہ جات کا مارک اپ مکمل طور پر معاف کیا گیا۔

لاہور اور شیخوپورہ میں تعینات تحصیل داروں، نائب تحصیل داروں

اور جسٹی محروں کا عرصہ تعیناتی اور کوائف

*5907: رانا تجمیل حسین: کیا وزیر مال از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع لاہور اور ضلع شیخوپورہ میں کتنے تحصیل دار اور نائب تحصیل دار اپنے اپنے ضلع کے رہائشی تعینات ہیں؟ ان کے نام اور بتا جات کی تفصیل بتائی جائے۔

(ب) کیا مرد ج پالیسی کے پیش نظر ان ملازمین کا تبادلہ کیا جائے گا اگر نہیں تو اس کی وجہات بتائی جائیں؟

(ج) اس وقت ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں کتنے جسٹی محروں ہیں ان کی موجودہ جگہ پر عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع لاہور اور ضلع شیخوپورہ میں تعینات اپنے اپنے ضلع کے رہائشی تحصیل داروں اور نائب تحصیل داروں کے ناموں کی فہرست مع بتا جات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں۔ تاہم فی الواقع پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے تحصیل داروں کے تبادلوں پر پابندی عائد ہے جبکہ نائب تحصیل دار کی اسامی پنجاب ریونیو ڈیپارٹمنٹ (ریونیو ڈیمنٹریشن پوسٹ) رو لے 1990 ترمیم شدہ مارچ 2002 کے تحت ضلع کیدڑ کی اسامی ہے لہذا ضلع کے باہر تبادلہ نہ ہو سکتا ہے۔

(ج) ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں تعینات رجسٹری محروں کے ناموں کی ضلع وار فہرست مع عرصہ تعیناتی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چرچ مشنری ٹرست ایسو کی ایشن کے نام اراضی و پراپرٹی کی تفصیل

*5922: جناب نوید عامر جیوا: کیا وزیر کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بھر میں ریونیو ریکارڈ کے مطابق

Church Missionary Trust

Association کے نام کون کون سی زمین / پر اپرٹی ہے یا کبھی بھی ان کو الٹ کی گئی ہو تو ان کی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اگر ہے تو ان کی درج ذیل تفصیل ضلع وار بتائی جائے۔ زمین کا کھیوٹ نمبر / کھتوںی نمبر اور خسرہ نمبر کیا ہے۔ زمین / پر اپرٹی کا رقمہ کتنا ہے؟

(ج) جوز میں چرچ مشنری ٹرست ایسوی ایشن کے نام الٹ کی گئی ہے اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے کہ یہ کس کس کے نام اور کب منتقل ہوئی ہے۔ اگر تنظیم نے فروخت کی ہے تو کس کس کے نام اور کب فروخت کی ہے۔ تفصیل ضلع وار بتائی جائے؟

(د) آج تک ان زمینوں کی جمع بندی کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیر:

(اف) پنجاب بھر کے تمام اضلاع سے روپرٹیں طلب کی گئیں جن کے مطابق کسی بھی ضلع میں چرچ مشنری ٹرست ایسوی ایشن کے نام کوئی رقمہ الٹ نہیں کیا گیا۔

(ب) زمین کسی کو الٹ نہیں ہوئی، اس لئے اس کی تفصیل نہیں ہے۔

(ج) ایضاً۔

(د) ان کی کوئی جمع بندی نہیں ہے۔

چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائٹی کے نام اراضی و پر اپرٹی کی تفصیلات

*5923: جناب نوید عامر جیوا: کیا وزیر کالونیر از راہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

(اف) پنجاب بھر میں روپنیو ریکارڈ کے مطابق Church of England Zenana Missionary Society کے نام کوں کون سی زمینیں / پر اپرٹی کبھی بھی الٹ کی گئی ہیں تو ان کی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اگر ہے تو ان کی ضلع وار تفصیل بتائی جائے اور فرد "Extract" کی فراہم کئے جائیں؟

(i) زمین کا کھیوٹ نمبر، کھتوںی نمبر اور خسرہ نمبر کیا ہے؟

(ii) زمین / پر اپرٹی کا رقمہ کتنا ہے؟

- (iii) جوز مین / پر اپرٹی چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائٹی کے نام تھی اس کی آج تک کی مکمل تفصیل بتائی جائے کہ یہ کس کس کے نام اور کب منتقل ہوئی ہے؟
- (iv) ان زمینوں / پر اپرٹی کی ضلع وار جنگ بندی کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیر:

(الف) پنجاب بھر کے تمام اضلاع سے رپورٹیں طلب کی گئیں جن کے مطابق کسی بھی ضلع میں چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائٹی کے نام کوئی رقبہ الاث نہیں کیا گیا۔

(ب) چونکہ زمین کی الامٹنٹ کسی بھی ضلع میں نہیں ہوئی، اس لئے ان کی فردیتی نہیں ہو سکتی۔

پی پی-137 لاہور میں کچی آبادیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5941: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر کالونیر از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

میرے حلقہ پی پی-137 لاہور میں کل کتنی کچی آبادیاں ہیں۔ کن آبادیوں کو مالکانہ حقوق مل چکے ہیں اور کون سی آبادیوں کو نہیں ملے۔ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر کالونیر:

حلقہ پی پی-137 لاہور میں برابری کارڈ کل 11 کچی آبادیاں ہیں، ان میں سے 6 آبادیاں منظور شدہ ہیں اور پانچ غیر منظور شدہ ہیں۔ منظور شدہ کچی آبادیوں میں مالکانہ حقوق کی عطا نیگی کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور غیر منظور شدہ کچی آبادیوں کی زمین حاصل کرنے کے لئے متعلقہ حکمہ جات سے این۔ او۔ سی حاصل کرنے کے لئے کارروائی ڈائریکٹوریٹ جنرل کچی آبادیز پنجاب میں زیر عمل ہے، کچی آبادیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام کچی آبادی	نوعیت	
	منظور شدہ حاجی کوٹ	-1	
ایضاً	طارق آباد بھٹو نگر	-2	
ایضاً	مل ایریا شاہدرہ	-3	
ایضاً	اسلام پورہ	-4	
ایضاً	فرح آباد	-5	

ایضاً	غیریب آباد	-6
غیر منظور شدہ	عباس گر غنٹاں	-7
ایضاً	عباس گر جنوبی	-8
ایضاً	مسلم کالونی	-9
ایضاً	بلال کالونی	-10
ایضاً	مقبرہ موڑ	-11

D.G.Khan میں پولیٹیکل استٹٹٹ سے ریونیو کے اختیارات کی
E.D.O(R) کو منتقلی کا مسئلہ

5968*: سردار فتح محمد خان بزدار: کیا وزیر مال ازراہ نواز شیخان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیٹیکل استٹٹٹ ڈیرہ غازی خان کو ریونیو اور پولیس کے اختیارات حاصل ہیں؟

(ب) کیا حکومت ریونیو اختیارات E.D.O(R) کو منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اختیارات E.D.O(R) کو منتقل کئے جائیں گے؟

وزیر مال:

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) پولیٹیکل استٹٹٹ ڈیرہ غازی خان کو ڈی ڈی او (آر) کے تمام اختیارات حاصل ہیں اور اسی ڈی ڈی او (آر) کے تمام ڈی ڈی او (آر) کی اپیٹ اخراجی ہے، ان حالات میں کسی ڈی ڈی او (آر) کے اختیارات اسی ڈی ڈی او (آر) کو منتقل نہ کئے جاسکتے ہیں۔

(ج) جز (ب) کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

سال 2002 تا 2004 زرعی ٹیکس کی وصولی کے ہدف اور وصولی کی تفصیلات

6063*: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مال ازراہ نواز شیخان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سال 2002، 2003 اور 2004 میں زرعی ٹیکس کی وصولی کا ہدف کیا تھا؟
 (ب) اب تک کتنے فی صد زرعی ٹیکس کی وصولی ہو چکی ہے؟
 (ج) کیا حکومت زرعی ٹیکس کی وصولی زیادہ کرنے والوں کو کوئی مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز سیلا ب زدہ زمینداروں کو کیا مراعات دی جا رہی ہیں؟ تفصیل ایوان میں پیش کی جائے۔

وزیر مال:

- (الف) ۱۔ سال 2002-2001 میں زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کا ہدف 1250 میلن تھا۔
 ۲۔ سال 2003-2002 میں زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کا ہدف 1250 میلن تھا۔
 ۳۔ سال 2003-2004 میں زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کا ہدف 1037 میلن قائم کیا گیا ہے۔
 (ب) اب تک زرعی انکم ٹیکس کی مدد میں وصولی علی الترتیب سال 2001-02 میں 40 فیصد - 2002-03 میں 52 فیصد اور 2003-04 میں 65 فیصد ہو چکی ہے، تاہم چونکہ وصولی کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے اس لئے زرعی انکم ٹیکس میں وصولی اس وقت بھی ہو رہی ہے۔
 (ج) حکومت پنجاب زرعی انکم ٹیکس کی وصولی زیادہ کرنے والوں کو فی الحال کوئی مراعات نہ دے رہی ہے لیکن سیلا ب سے متاثرہ زمینداروں کو ٹیکس کی معافی کی صورت میں مراعات اور معافی دی جاتی ہے۔

صلح وہاڑی 2003 اسے 2005، زرعی ٹیکس سے متعلق تفصیل

6449*: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر مال از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-
 سال 2003 سے جنوری 2005 تک صلح وہاڑی میں حکومت نے کتنا زرعی ٹیکس اکٹھا کیا۔ تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر مال:

جنوری 2003 سے لے کر جنوری 2005 تک صلح وہاڑی میں زرعی ٹیکس کی مدد میں مبلغ 93721953 روپے وصول ہو کر گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کرائے گئے ہیں۔ تفصیل درج

ذیل ہے:-

RECOVERY POSITION OF AGRICULTURAL INCOME TAX PERTAINING TO DISTRICT VEHARI FOR THE PERIOD JANUARY, 2003 TO JANUARY, 2005.

Year wise recovery position in respect of district is as under:-

Sr. No	YEAR	COLLECTION
1.	January, 2003 to December, 2003	Rs. 4,58,28,261/-
2.	January, 2004 to December, 2004	Rs. 4,37,03,178/-
3.	January, 2005	Rs. 41,90,514/-
	Total	Rs. 9,37,21,953/-

ضلع وہاڑی میں محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کی صورتحال

6465*: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر مال از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع وہاڑی میں محکمہ مال کا لکنوار ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے۔ صورتحال سے تفصیلیاً

ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال:

ضلع وہاڑی میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا پر اجیکٹ تاحال شروع نہیں کیا گیا۔ حکومت پنجاب صوبہ بھر میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم اس وقت چار اضلاع لاہور، گجرات، رحیم یار خان اور قصور میں تجرباتی طور پر ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔ ان اضلاع سے حاصل ہونے والے نتائج کی بنیاد پر پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا جائے گا۔

سنگھ پورہ لاہور میں سرکاری اراضی پر قبضہ اور حکومتی اقدامات

6644*: محترمہ شمینہ نوید (ایڈو و کیٹ): کیا وزیر کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ چوک سنگھ پورہ لاہور میں نصب و اسائیوب ویل سے ملکہ (مغرب جانب) سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے اور مقبوضہ اراضی پر محبوب آٹو ڈکٹ کے نام سے درکشاپ تعمیر ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مقبوضہ اراضی کو واؤزار کرانے اور قابض کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟ نہیں تو جو ہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) یہ درست ہے کہ مسی لال دین ولد محمد ایوب ساکن پر اپرٹی نمبر NE-167 شاپ بیگم پورہ لاہور نے سرکاری اراضی تعدادی 6 مرلہ 110 مرجع فٹ واقع خسرہ نمبر 246/736 موضع بیگم پورہ ملکیتی محلہ نزول پر ناجائز طور پر قبضہ کر کے اس جگہ پر کشاپ باسم محظوظ آٹوز قائم کر رکھی ہے، جہاں پر گاڑیوں وغیرہ کی مرمت کی جاتی ہے۔

ملاحظہ ریکارڈ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بحوالہ چھٹھی نمبری 1360-

1 CS/2402-CS/98 مورخ 24-10-1998 خسرہ نمبر 246/736 موضع بیگم پورہ کا کل

رقہ تعدادی ایک کنال پانچ مرلہ 183 مرجع فٹ (جس کے جزوی حصہ پر محظوظ آٹوزور کشاپ قائم کی گئی ہے) (ملکہ واسا/ایل ڈی اے کو برائے تعمیر دفتر و ٹیوب ویل بالعوض مبلغ 200000 روپے فی مرلہ 10+ فیصد سرچارج کے حساب تابع شرائط فروخت کی گئی تھی۔

اس رقبہ پر لال دین ولد محمد ایوب ناجائز قابض کو قبضہ واسا/ایل ڈی اے نے کروایا ہوا ہے۔

(ب) مسی لال دین ولد محمد ایوب سرکاری اراضی رقبہ تعدادی 6 مرلہ 110 مرجع فٹ

ملکیتی نزول ناجائز طور پر قابض ہے، جس کی درخواست بھطابق پالیسی ناجائز قابضیں 10-

16-11-2003 کے تحت زیر غور ہے۔ جس کی رپورٹ بورڈ آف ریونیو کی چھٹھی مورخ 7-16

2005 ڈسٹرکٹ انتظامی سے طلب کی گئی ہے، جو کہ تاحال موصول نہ ہوئی ہے۔ رپورٹ موصول ہونے کے بعد معاملہ زیر غور لایا جائے گا، جس کا بھطابق پالیسی فیصلہ کیا جائے گا۔

تحصیل دیپاپور، بارشوں سے متاثر ہدیہات کے لئے حکومتی امداد کا مسئلہ

*6730: محترمہ انجمن سلطانہ: کیا وزیر مال از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ مارچ میں ضلع اوکاڑہ میں بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ مورخ

22-03-2005 کو تحصیل دیپاپور کے گاؤں D/43، لالے والا، بھجن گڑھ، ڈولہ

سلطان، بھون مضطربہ اور چک کمبوجہ وغیرہ میں شدید ترین ژالہ باری ہوئی۔ فصلیں تباہ ہو گئیں،

مویشی ہلاک ہوئے، مکان گر گئے اور تقریباً ایک ہزار ایکڑ فصل تباہ ہوئی جس سے سینکڑوں زمیندار

متاثر ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے حکام بالا کو امداد کے لئے بہت ساری درخواستیں دیں کہ حکومت علاقہ کو آفت زدہ قرار دے۔ زمینداروں کا زرعی قرضہ اور زرعی ٹکس وغیرہ معاف کرے اور لوگوں کو گھر تعمیر کرنے کے لئے امدادی جائے؟

(ج) اگر حکومت متاثرہ افراد کی مدد کرنا چاہتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو جو ہاتھ بیان کی جائیں؟ وزیر مال:

(الف) درست ہے کہ مارچ میں ضلع اوکاڑہ میں بھی شدید بارش / ڈالہ باری ہوئی اور متاثرہ دیہات کا ضلعی حکام نے سروے کیا۔ یہ سروے محکمہ ماں و محکمہ انمار کے افسران کی نال اینڈ ڈرٹنگ ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر کرتے ہیں۔

(ب) لینڈ ایڈ منسٹریشن مینٹوکل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں اگر کسی قدر تی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کمیٹیز (پروینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔

(ج) ضلعی حکومت اوکاڑہ کی سفارش پر 9 دیہات کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا ہے، ان دیہات کا زرعی ٹکس، لوکل ریٹ ترقیاتی ٹکس اور آبیانہ معاف کر دیا گیا ہے۔

آفت زدہ دیہات کے کسانوں کے زرعی قرضے موخر کرنے کے لئے اور مزید قرضہ جات کی فراہمی کے لئے متعلقہ بنکوں کو کماگیا ہے تاکہ کسان اگلی فصل کی بوائی کر سکیں۔ تاہم پنجاب نے نیشنل کمیٹیز (پروینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت فصل کے نقصان پر کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا۔

لاہور / فیصل آباد کی پیمائش اراضی کے معیار میں تفاوت اور حکومتی اقدامات

*6736: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر مال از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ایک کنال رقبہ 4500 فٹ اور فیصل آباد میں 5400 فٹ بنتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ معیار کب اور کس اتحارٹی نے مقرر کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس disparity کو ٹھیک کرنے کے لئے تیار ہے تو کب تک اسے درست کیا جائے گا؟

وزیر مال:

- (الف) یہ درست ہے کہ لاہور میں ایک کنال رقبہ کی پیاٹش 4500 مربع فٹ اور فیصل آباد میں 5445 مربع فٹ ہے۔ (5400 نئیں)
- (ب) معیار متذکرہ بالا بوقت پیاٹش اراضی دوران بند و بست لاہور میں سال 1856 اور فیصل آباد میں سال 1897-99 میں مقرر کیا گیا۔
- (ج) یہ کوئی disparity نہ ہے۔ مختلف اضلاع یا ایک ہی ضلع میں مختلف علاقوں میں پیاٹش ہائے مختلف ہو سکتے ہیں۔

شیخونپورہ میں حقدار ان کی بجائے فرضی سکیموں کے تحت اراضی کی الامنٹ پر حکومتی اقدامات

*6748: رائے اعجاز احمد: کیا وزیر کالونیر از راہ نواز شہزادیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ملکہ مال کی قیمتی اراضی جس پر لوگ عرصہ 50 سال سے زائد کاشتکاری کر رہے ہیں، ملکہ جنگلات اور دیگر ملکہ جات کو الٹ کی جا رہی ہے، خاص کر ضلع شیخونپورہ کی تحصیل صدر آباد اور شیخونپورہ کی قیمتی اراضی مختلف افراد کو فرضی سکیموں کے تحت الٹ کی جا رہی ہے؟
- (ب) کیا حکومت یہ اراضی انہی قابضین کو دینے کا رادر کھتی ہے، جو ان پر 50 سال سے قابض ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیر:

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ تحصیل سطح پر اس وقت کسی بھی سکیم کے تحت کوئی الامنٹ نہ ہو رہی ہے۔
- (ب) ناجائز قابضین کو کسی بھی صورت میں الامنٹ نہیں کی جاسکتی بلکہ بورڈ آف ریونیو پنجاب و قائم مقام ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کے احکامات جاری کرتا رہتا ہے اور ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانی جا رہی ہے۔
- ناجائز قابضین کو سرکاری اراضی دینے کے متعلق ابھی تک کوئی سکیم جاری نہیں کی گئی۔

پی۔ پی۔ 75 جنگ پٹوار سرکلنڈ میں تینات پٹواریوں اور عرصہ تعینات کی تفصیل

*6782: جناب محمد شفیع انور: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی-75 جنگ میں کل کتنے پٹوار سرکلز ہیں؟

(ب) ان میں کن کن پٹوار سرکل میں کون کون پٹواری تعینات ہیں، ان کی تاریخ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے موجود قانون کے مطابق کوئی بھی پٹواری تین سال سے زائد عرصہ ایک ہی حلقہ میں نہیں رہ سکتا؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو تین سال سے زائد عرصہ تعیناتی والے پٹواریوں کے متعلق حکومت کیا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال:

(الف) حلقہ پی-75 میں کل 33 پٹوار سرکلز ہیں۔

(ب) اس وقت ان پٹوار سرکلز میں 31 پٹواری تعینات ہیں۔ ان کے نام، پٹوار سرکل، تاریخ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بطور جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) حلقہ پی-75 جنگ پٹوار سرکلز میں صرف 9 پٹواری عرصہ زائد از تین سال سے تعینات ہیں۔ حکومت پنجاب سرو سزا یند جزو ایڈ منسٹریشن پنجاب کی طرف سے تبادلہ جات پر پابندی ختم ہوتے ہی ان پٹواریوں کو ٹرانسفر کر دیا جائے گا۔

تحصیل پتوکی و چونیاں، محکمہ مال میں تعینات ملازم میں، اسامیوں

اور درج شکایات سے متعلقہ تفصیلات

*6799: سردار پرویز حسن نکی: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل پتوکی اور چونیاں میں تعینات محکمہ مال کے افران / الکاران کے نام، عمدہ جات اور عرصہ تعیناتی و تعیینی قابلیت نیز پتا جات بیان فرمائیں؟

- (ب) جنوری 2002 سے آج تک کتنے اہلکاران کے خلاف شکایات کی گئیں، ان کی نوعیت اور برآمد شدہ نتائج سے آگاہ فرمایا جائے؟
- (ج) متنزکرہ تحصیلوں میں ملکہ مال میں کتنا اسامیاں خالی ہیں اور کب تک ان پر تعیناتی کردی جائے گی؟

وزیر مال:

- (الف) تحصیل پتوکی اور چونیاں میں افسران / اہلکاران کے نام، عمدہ جات، عرصہ تعیناتی اور تعلیمی قابلیت مع پہاڑات کی فہرست جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تحصیل پتوکی اور چونیاں کے اہلکاران کے خلاف شکایات اور ان کی نوعیت مع نتائج کی فہرست جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تحصیل پتوکی اور چونیاں میں باترتیب 9/8 اسامیاں خالی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے نئی بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ پابندی کے خاتمہ پر قانون و ضوابط کے مطابق بھرتی کی جائے گی۔

صلح قصور، سرکاری اراضی اور اس پر ناجائز قابضین کی تعداد و تفصیل

*: سردار پرویز حسن نکی: کیا وزیر کا لوئیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صلح قصور میں صوبائی حکومت کا کتنا رقبہ کس کس جگہ واقع ہے، ان پر قابض افراد کے نام کیا ہیں اور یہ کب سے قابضین چلے آ رہے ہیں؟
- (ب) متنزکرہ صوبائی اراضی پٹ پر دینے کی کیا شرائط ہیں اور کیسے الٹ کی جاتی ہے؟

وزیر کالونیر:

- (الف) صلح قصور میں 3678- ایکٹ 2 کنال 9 مرلے رقبہ صوبائی حکومت کی ملکیت ہے۔ جس کی تحصیل وائز تفصیل درج ذیل ہے:-

K	M	تحصیل قصور
15210	10	تحصیل پتوکی
7387	14	تحصیل چونیاں
6828	5	

ناجائز قابضین کے ناموں کی فرست تحریکیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ب) حکومت پنجاب نے اراضی پٹیہ پر دینے پر مورخ 99-10-9 سے پابندی عائد کر رکھی ہے جو کہ ابھی تک برقرار ہے۔

**پی پی- 81 جنگ، پٹوار سرکلز میں تعینات پٹواریوں
اور عرصہ تعیناتی سے متعلق تفصیل**

- *6814: سردار غلام احمد خان گاؤڈی: کیا وزیر مال از راہ نواز بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) حلقہ پی پی- 81 تحریکیں میں کل کتنے پٹوار سرکلز ہیں؟
 (ب) ان میں کن کن پٹوار سرکلز میں کون کون پٹواری تعینات ہیں؟ ان کی تاریخ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں۔
 (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے مروجہ قانون کے مطابق کوئی بھی پٹواری تین سال سے زائد عرصہ ایک ہی حلقہ میں نہیں رہ سکتا؟
 (د) اگر جزو "ج" کا جواب اثبات میں ہے تو تین سال سے زائد عرصہ تعیناتی والے پٹواریوں کے متعلق حکومت کیا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال:

- (الف) حلقہ پی پی- 81 میں کل 61 پٹوار سرکلز ہیں۔
 (ب) اس وقت ان پٹوار سرکلز میں 53 پٹواری تعینات ہیں۔ نام پٹواری مع حلقہ، تاریخ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل اپنے خدمیہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ج) تعیناتی کا معمول کا عرصہ تین سال ہے مگر انتظامی وجوہات کی بنیاد پر یہ عرصہ تین سال سے کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔
 (د) حلقہ پی پی- 81 جنگ میں اس وقت پانچ پٹواری عرصہ زائد از تین سال سے تعینات ہیں۔ ان پٹواریوں کے نام درج ذیل ہیں:-

- 1- مظسر عباس شاہ حلقہ نیدی ہاتونہ کلاں
 2- ذوالفقار علی حلقہ سانچہ کلاں

- 3۔ محمد شریف و جعلانہ حلقہ رتہ متہ شمالی
4۔ محمد اکبر گلڑانہ حلقہ دھوری والا
5۔ عمر حیات حلقہ نیدی سیدن

صوبہ میں تعینات تحصیلداروں / نائب تحصیلداروں کو ادائیگی تنخواہ کا مسئلہ اور حکومتی اقدامات

- *6906: محترمہ شمین نوید (ایڈو و کیٹ) : کیا وزیر مال ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تعینات نائب تحصیلداروں و تحصیلداروں کو پچھلے 18 ماہ سے تنخواہ کی ادائیگی نہ کی گئی ہے، تعداد بتائی جائے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بہاول نگر میں تعینات نائب تحصیلداروں و تحصیلداروں کو بھی کئی ماہ سے تنخواہ نہیں دی گئی؟
(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متأثرہ ملازمین کو جلد از جلد تنخواہ کی ادائیگی کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال:

- (الف) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع سے آمدہ روپرٹس کے مطابق تمام نائب تحصیلداروں / تحصیلداروں کو تنخواہ کی ادائیگی باقاعدگی سے ہو رہی ہے۔
(ب) یہ درست نہ ہے۔ ضلع بہاول نگر میں تعینات تمام نائب تحصیلداروں و تحصیلداروں کو باقاعدگی سے تنخواہ موصول ہو رہی ہے۔
(ج) جواب کی ضرورت نہ ہے۔

صلع بہاول نگر میں نائب تحصیلداروں کو تنخواہ کی ادائیگی کا مسئلہ

- *6953: جناب محمد یار مونکا: کیا وزیر مال ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاول نگر میں نائب تحصیلداروں کی 18 اسماں ہیں اور ان پر تعینات افراد کو 16۔ اگست 2001 سے آج تک کوئی تنخواہ نہ ملی ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بہاول نگر میں تعینات نائب تحصیلداروں کی اسامیوں کی صوبائی حکومت

نے منظوری نہ دی ہے جبکہ سابقہ نظام کے تحت مذکورہ اسامیاں منظور شدہ تھیں؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مال نے مذکورہ اسامیوں کی منظوری کے بارے مکملہ خزانہ سے رابطہ کیا ہے اگر ہاں توکب اور کیا اسامیاں منظور کرو اکر متعلقہ نائب تحصیلداروں کو تنخواہ کی ادائیگی کروانے کے لئے تیار ہے؟

وزیر مال:

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں نائب تحصیلداروں کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 18 ہے اور یہ درست نہ ہے کہ ان پر تعینات افراد کو 16۔ اگست 2001 سے تنخواہ ملی ہے بلکہ ضلع ہذا میں تعینات تمام نائب تحصیلدار تنخواہ وصول کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں تعینات شدہ تمام نائب تحصیلدار تابع چھٹھی محکمہ فناں ضلع بہاولنگر نمبری 657 مورخہ 15-04-2005 تنخواہ وصول کر رہے ہیں تاہم صوبائی حکومت نے منظوری نہ دی ہے۔

(ج) محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کو بروئے چھٹھی نمبری 111 1585-E(F)/239-2002 مورخہ 05-08-2002 اندر سیکرٹری ریونیو حکومت پنجاب ریونیو ڈیپارٹمنٹ لاہور اسامیوں کی منظوری کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔

اسٹامپ فروش کے لائنس کے اجراء کا معیار اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7001: چودھری زاہد پر وزیر: کیا وزیر مال ازراہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اسٹامپ فروش کے لائنس کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) سال 2004 میں جن افراد کو اسٹامپ فروشی کے لائنس جاری کئے گئے، ان کی تفصیل ضلع وار ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں 2003 اور 2004 میں کتنے افراد نے اسٹامپ فروش لائنس کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کر دئیں، کتنے افراد کو مذکورہ لائنس جاری کئے گئے اور ان کا معیار کیا تھا اور جن درخواست گزاروں کو لائنس جاری نہیں کئے گئے، وجہ بیان کیجئے؟

وزیر مال:

(الف) اسمپ ایکٹ 1899 کے تحت جاری کردہ پنجاب اسمپ رولز 1934 کے روں 25/26 کے مطابق اشتمام فروشی کالا لائنس ان افراد کو جاری کیا جاتا ہے جو اچھے کردار کے مالک، تعلیم یافتہ اور خوش خط لکھ سکتے ہوں۔ لائنس ضلع و تحصیل کی سطح پر مقرر کردہ کوٹاکی بناء پر جاری کئے جاتے ہیں۔ ضلع کلکٹر ایسے لائنس اپنی صوابید کے مطابق جاری کرنے کا مجاز ہے البتہ ضلع و تحصیل ہیڈ کوارٹر کے لئے مقرر کردہ تعداد سے زائد کسی شخص کو جاری کرنا مقصود ہو تو ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) سے تعداد میں اضافہ کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔

(ب) سال 2004 میں ضلع لاہور میں کسی شخص کو لائنس نہیں جاری کیا گیا۔ کیونکہ عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 94/14539 رو بوجناب جسٹس خلیل الرحمن ردمے صاحب نج عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی۔ جس کی بناء پر سابق ڈپٹی کمشٹر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخ 16-08-1995 کے تحت نئے لائنس کے اجراء پر پاندی عائد کی یہ پاندی ابھی تک قائم ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اضلاع میں جاری کئے گئے لائنسوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ضلع	تعداد	ضلع	تعداد
راولپنڈی	117	انک	3
جلمن	11	چکوال	12
گجرات	9	منڈی بہاؤ الدین	5
حافظ آباد	12	گوجرانوالہ	26
سیالکوٹ	28	نارووال	14
شیخوپورہ	23	فیصل آباد	31
ٹوبہ ٹیک سکھ	20	جہنگ	18
سرگودھا	23	خوشاب	30
میانوالی	5	بھکر	12
لیہ	7	قصور	20
اوکاڑہ	17	ساہیوال	12
پاکپتن	26	وہاڑی	16
خانیوال	12	ملتان	3

9	بہاول پور	8	لودھریاں
15	رحیم یار خان	7	بہاولنگر
4	راجمن پور	20	منظفر گڑھ
		7	ڈیرہ غازی خان

(ج) سال 04-2003 میں 96 افراد نے حصول لائنس اشتمام پ فروشی کے لئے درخواستیں دیں جو متعلقہ محکمہ جات کو بغرض رپورٹ ارسال کی گئیں۔ رپورٹ موصول ہونے کے بعد قائم کردہ کمیٹی نے درخواست ہائے مع رپورٹ ملاحظہ کیں اور امیدواران کو بذریعہ نوٹس برائے انٹرو یو طلب کیا۔ حاضر آئے امیدواروں کو فرداً گفرداً انٹرو یو کے لئے بلا یا اور انٹرو یو میں کامیاب ہونے والے درخواستیں اشتمام پ فروش کی 26 خالی اسامیوں (جو کہ اشتمام پ فروش کے فوت ہو جانے یا کام نہ کرنے کی وجہ سے خالی تھیں) پر لائنس اشتمام پ فروشی جاری کئے گئے، جبکہ دیگر امیدواروں کی درخواستیں اشتمام پ فروش کی مزید اسامیاں خالی نہ ہونے کی وجہ سے داخل دفترکردی گئیں۔

ڈی جی خان میں سرکاری اراضی کے پڑھداران کے مالکانہ حقوق سے متعلقہ مسائل اور حکومتی اقدامات

7105*: محترمہ شہناز سلیم ملک: کیا وزیر کالونیر از راہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں 1908 میں گورنمنٹ گرانٹ ایکٹش 1895 کے تحت احسن کار کر دگی کی بناء پر جو غیر آباد اراضی پڑھداری گورنمنٹ ملازمین کو دی گئی تھی اسے 1952 The Punjab Amendment Act VII of 1952 کے تحت ان پڑھداران کو مالک بنایا جانا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناب گورنر صاحب پنجاب کے نو ٹیکلیشن 3393-93/1849 CLV مورخہ 28-05-1995 کے پیر انمبر 2 کی رو سے جدید شرائط نو ٹیکلیشن مذکورہ کے تحت بھی انہیں Exception دیتے ہوئے پرانی شرائط کی بنیاد پر مالکانہ حقوق دیئے جانے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے باوجود (R) DO ڈیرہ غازی خان نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت

بذریعہ چھٹی نمبری 389-2004/2526CSII مورخہ 31-7-2004 کے تحت گورنمنٹ ملازمین کی کالوںی بنانے کی غرض سے ان آباد زمینوں کو Available Land تصور کرتے ہوئے مکملہ کالوںیز پنجاب کو بذریعہ انتقال نمبر 3413 مورخہ 25-09-2004 منتقل کر دیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے گورنمنٹ ملازمین کے لئے کالوںی بنانے کے اپنے احکام بذریعہ چھٹی نمبری 3785CSII مورخہ 27-5-2004 کو والپس لے لئے ہیں لیکن مکملہ کالوںیز پنجاب نے ان اراضیات کا انتقال ابھی تک منسوخ نہیں کیا اور سابقہ پڑھ داران کے نام ابھی تک مالکانہ حقوق منتقل نہیں کئے گئے۔ جن کا ابھی تک قبضہ زمین پر برقرار ہے؟

وزیر کالوںیز:

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں 1908 میں گورنمنٹ گرانٹ یونٹس 1895 کے تحت جو غیر آباد اراضی پڑھداری گورنمنٹ ملازمین کو دی گئی تھی وہ محض لیز پر دی گئی تھی جو کہ بلا و عدہ حقوق دخل کاری تامیعاد بندوبست کی شرائط پر دیا گیا تھا۔

(ب) رقبہ متذکرہ لیز پر دیا گیا تھا جو بلا و عدہ حقوق دخل کاری تامیعاد بندوبست کی شرائط پر دیا گیا تھا۔ شق نمبر 2 زیر دفعہ نوٹیفیکیشن 1995 ان پر لاگونہ ہوتی ہے۔

(ج) یہ صحیح ہے کہ یہ رقبہ گورنمنٹ ملازمین کی کالوںی بنانے کے لئے مختص کیا گیا ہے اور انتقال نمبر 3413 مورخہ 29-09-2004 منظور ہوا۔

(د) یہ درست ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے گورنمنٹ ملازمین کے لئے کالوںی بنانے کے احکامات والپس لے لئے ہیں اور بذریعہ چھٹی نمبری 3318-CSII مورخہ 21-07-2004 کو لکھ دیا گیا ہے، زمین کا قبضہ اب بھی پرونش گورنمنٹ کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹے کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔
(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقہ نماز کے بعد جناب چیئرمین ملک نذر فرید کھوکھر 5 نمبر 51 منٹ پر
کر سی صدارت پر ممکن ہوئے۔)

محترمہ نجی سلیم: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ نجی سلیم: جناب چیئرمین! بچھلے دونوں زلزلوں کی خوفناک تباہی پاکستان پر نازل ہوئی اس کو ہم عذاب الہی کے سوا بچھ نہیں کہ سکتے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں مذہبی انتہا پسندوں کو شاید اس سے بھی کوئی سبق حاصل نہیں ہوا اور انہوں نے اپنی منفی سرگرمیاں جاری رکھیں جو آج سے تین روز پہلے سانگھہ ہل کے علاقے میں ایک عظیم سانحہ رونما ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: پواہنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! اس موضوع پر پہلے بات ہو چکی ہے اور حکومت کی طرف سے میں اپنی سٹیٹمنٹ بھی دے چکا ہوں اور پھر دوبارہ اس سلسلے کو اٹھایا جا رہا ہے اس لئے میربی آپ سے استدعا ہو گی کہ محترمہ سے یہ فرمائیں کہ وہ اس مسئلے کو دوبارہ نہ اٹھائیں۔

محترمہ نجی سلیم: جناب چیئرمین! راجہ صاحب میرے لئے انتہائی محترم ہیں۔ انہوں نے اس واقعہ کے حوالے سے جو یہاں کس دیئے کہ معزز رکن اسے سمجھے اس واقعہ کو توڑ مر وڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ مجھے انتہائی دلکش بھی ہوا ہے اور بہت افسوس بھی ہے کہ یہ ایک ایسا سانحہ ہے کہ بجائے اس کے کوہ خود جا کر تمام واقعات کے متعلق چھان بین کر کے تحقیقات کرواتے انہوں نے یہاں بیٹھ کر ایک ایسے فورم پر یہ کہا ہے کہ اس کو اس طرح highlight نہیں کیا جا سکتا۔ میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گی اور ان سے پوچھوں گی کہ کس فورم پر جا کر ان سے یہ پوچھ سکتے ہیں یا ہمیں یہ کوئی حق حاصل نہیں ہے؟ ہماری کیوں نہیں، ہماری مذہبی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے اور انہوں نے اس واقعہ کو جو توڑ مر وڑ کر پیش کرنے کا ذکر کیا ہے میں ان سے گزارش کروں گی کہ یہ بذات خود جا کر اس واقعہ کو دیکھیں اور اس واقعہ کی تحقیقات کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب چیئرمین: معزز ممبر سے یہ درخواست کہ چونکہ یہی معاملہ آج زیر بحث آچکا ہے اور آپ نے بھی بات

کر لی ہے، اس میں آپ تحریک التوائے کار لے آئیں یا کوئی قرار داد لے آئیں، آپ اس کو اسمبلی میں کسی مناسب طریقے سے لے آئیں۔ پواخت آف آرڈر پر آپ اس کو زیر بحث نہیں لا سکتیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ محترمہ فرزانہ راجہ!۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔۔۔ اگلا نوٹس ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا سے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(اس مرحلہ پر کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی)

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 39 لالہ شکیل الرحمن (ایڈو کیٹ) کی ہے۔ یہ پڑھی جاچکی ہے اور اس کا جواب آتا ہے۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب چیئرمین! اس کا جواب میرے فولڈر میں موجود نہیں ہے اگر آپ اس کو کل تک کے لئے pending کر لیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 43 سید احسان اللہ وصال صاحب کی ہے۔ یہ بھی پڑھی جاچکی ہے اور اس کا جواب آتا ہے۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب چیئرمین! گزشتہ اجلاس میں جب یہ پیش ہوئی تھی تو طے یہ ہوا تھا کہ وزیر اوقاف اس کا جواب دیں گے اس لئے اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے اور وزیر اوقاف نے اس کا جواب دینا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے وہ سانگھہ بیل تشریف لے کر گئے ہیں اگر اس کو کل تک کے لئے pending فرمائیں اور اگر وہ کل بھی نہ آئے تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔
راجہ ریاض احمد: پواخت آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: جناب چیئرمین! چونکہ تحریک استحقاق چل رہی ہیں۔ پچھلے اجلاس میں ایک معزز نمبر نے یہاں پر یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ استحقاق کیمیٹی صحیح طرح کام نہیں کر رہی۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں

کہ استحقاق کمیٹی مکمل طور پر صحیح کام کر رہی ہے اور جن ممبر ان کی تھاریک اس کمیٹی کے پاس آتی ہیں ان تمام ممبر ان کو مطمئن کیا جاتا ہے اور افسران کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ پچھلی میئنگز میں ہم نے دو انسپکٹر زاور ایک ڈی۔ ایب۔ پی کو معطل کیا۔ کمیٹی پوری کوشش کرتی ہے کہ ممبر ان کا استحقاق مجروح نہ ہو اور اگر ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی ہوئی ہو تو استحقاق کمیٹی اللہ کے فضل و کرم سے اس کا پورا پورا ازالہ کرتی ہے۔

شکریہ

جناب چیئر مین: راجہ صاحب! عرض یہ ہے کہ کسی بھی کمیٹی کے بارے میں یہاں پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی۔ اس کا طریقہ کاری ہے کہ جب کسی کمیٹی کا کوئی فیصلہ یا کمیٹی کی کارروائی آپ کے سامنے روپورٹ کے طور پر پیش کی جاتی ہے تو اس وقت آپ اس پر بول سکتے ہیں ویسے پوائنٹ آف آرڈر پر کمیٹی کے کسی معاملے پر بات نہیں کی جاسکتی۔

رانا آفتاب احمد خان: point of clarification پر راجہ صاحب نے یہ کہا تھا کہ ایک فاضل رکن یہاں پر بات کر کے چلے گئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ working of the Committee کو چیلنج نہیں کر سکتے۔ آپ اس کے چیئر مین ہیں یا کوئی بھی ہے تو وہ Rules of Procedure کے تحت form ہوئی اور اس ہاؤس نے form کی ہے تو اس کی بات کرنی ہے۔ جماں تک اس کا decision ہے اور Committees کا کام accept کر لی ہے مگر and there is no law in the world which stands compromise between the parties who have compromised یہ ہے کہ ہمیں بھی بطور ممبر ان سوچنا چاہئے کہ جو بات یہاں پر کرنی ہو اس میں کوئی وزن ہو اور دلیل ہو اور یہ کہہ دینا کہ فلاں کمیٹی کام نہیں کر رہی ہے، پی اے سی نہیں کر رہی تو اس پر unconditional apology tender کر لیں ہے اور آپ نے move کی ہے اور آپ نے سنی ہے اور اگر اس نے We should be very careful in future

جناب چیئر مین: آپ کی بات بالکل درست ہے۔

جناب ارشد محمود گبو: پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئر مین: جی، گبو صاحب!

جناب ارشد محمود گبو: جناب چئیر مین! بھی آپ نے احسان اللہ و قاص صاحب کی تحریک استحقاق pending کی ہے تو اس بارے میں میرا یہ کہنا ہے کہ اگر وزیر اوقاف نے کل آنا ہے تو پھر اسے کل کے لئے pending کر لیں اور اگر انہوں نے کل نہیں آنا تو پھر یہ کل کسی اور تاریخ کو جائے گی اللہزا گورنمنٹ سے یہ پوچھ لیں کہ اگر وزیر اوقاف یہاں پر نہیں ہوں گے تو ان کی جگہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں گے؟

جناب چئیر مین: اگر کل وزیر نہیں ہوں گے تو پھر اس کو مزید pending کر دیا جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ چانس لیا جائے کہ اگر وہ کل آجائیں۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب چئیر مین! یہ پہلے ہی پچھلے سیشن سے pending آ رہی ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب اس تحریک کو آج آنا تھا تو منسٹر کی بجائے پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر موجود ہوتے تو میری آپ سے یہ request کروائیں۔

جناب چئیر مین: گبو صاحب! اللاء منسٹر صاحب نے یہ وضاحت کی ہے کہ اگر کل متعلقہ منسٹر نہیں ہوں گے تو وہ اس کا جواب دیں گے یا پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دیں گے۔

پاؤنٹ آف آرڈر

ایم۔ پی۔ ایز کے استحقاق کا تعین

جناب نجف عباس سیال: پاؤنٹ آف آرڈر۔

جناب چئیر مین: جی، سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: مر بانی جی۔ جناب چئیر مین! آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور آپ سے ایک رولنگ لینا چاہتا ہوں اور رولنگ یہ ہے کہ ہمارا بطور ایم۔ پی۔ اے سٹیشن کیا ہے؟
رانا آفتاب احمد خان: کچھ بھی نہیں۔ (ققہے)

جناب نجف عباس سیال: میں جناب چئیر مین سے پوچھ رہا ہوں۔ دیکھیں کہ ہم ڈیرے پر بیٹھتے ہیں اور ماشاء اللہ آپ بھی زیندار ہیں اور پہلے آپ کے بھائی عباس کھوکھر صاحب تین چار دفعہ ممبر بنے ہیں اور آپ ماشاء اللہ ایڈو و کیٹ بھی ہیں اور استحقاق کیمی کے چئیر مین بھی ہیں تو اس ناتے سے میں یہ بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں

کہ جب ہم ذی ایس پی کو فون کرتے ہیں تو حوالدار اٹھا کر پوچھتا ہے کہ کون بول رہے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ جی فلاں ایم۔پی۔ اے بول رہا ہوں جس پر وہ کہتا ہے کہ ایم۔پی۔ اے کو لائی پر لے آئیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ پار لیمنٹریں ایم۔این۔ اے، ایم۔پی۔ اے اور اب یہاں اسمبلی کے باہر آتے ہیں تو آپ بھی تشریف لاتے ہیں اور اگر گاڑی ایم۔پی۔ اے خود چلا رہا ہے تو تین سال اسمبلیوں کو آئے ہو گئے ہیں اور سب پہچانتے بھی ہیں کہ یہ فلاں ایم۔پی۔ اے ہیں لیکن وہ گاڑی کے نیچے گھس جاتے ہیں کہ جیسے ہم دہشت گرد ہیں؟ جناب والا! میں logic کی بات کروں گا اور حقائق پر منی بات کروں گا اور میرا کام خوشامد نہیں ہے۔ مجھے تین چار لاکھ بندوں نے منتخب کر کے خوشامد کے لئے نہیں بھیجا ہوا بلکہ میں اپنے حلے میں جواب دے بھی ہوں۔ میں عزت کرتا ہوں اور کروانا جانتا ہوں۔ (نصرہ ہائے تحسین)

یہاں پر ایک فاتر العقل گرید 22 کا سینٹر ممبر بورڈ آف ریونیو بٹھا دیا گیا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ میں اس floor پر کتنا ہوں کہ اس کو ریونیو کی ABC بھی نہیں آتی۔ میں تحصیلدار رہا ہوں، [*****][***] انگریز دور سے تحصیلدار ہمیشہ خاندانی ہو اکرتے تھے۔ میں تحصیلدار بھرتی ہوا اور اس کے بعد مجسٹریٹ ہوا اور میں نے اور آصف نکی دلوں نے استغفار دے دیا اور الحمد للہ وہ بھی فیڈرل منسٹر ہیں اور میں بھی حلے میں گیا تو جیت کر آیا اور اس وقت بھی اپنی تحصیل میں 95 فیصد سیٹیں جیتی ہیں اور بلا مقابلہ اپنا تحصیل ناظم کیا ہے جو میرے مقابلے میں الیکشن لڑا تھا۔ ٹھیک ہے لیکن یہاں خوشامد کا کام نہیں ہے۔ میں آج آپ سے رو لنگ لوں گا کہ اگر ہم صوبائی سیکرٹری کو فون کریں گے تو کیا ہمیں لائی پر پہلے آنا چاہئے یا اس کو؟ ہر فاتر العقل جو R.S.M.B.R. ہے میں اس بارے میں اس وقت خاموش ہوں، میرے ساتھ بندھے ہوئے ہیں کیونکہ میں گورنمنٹ کی سیٹ سے بول رہا ہوں۔ راجہ صاحب کو میرے سارے کیس کا پتا ہے کہ جو اس نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اگر میرے ساتھ یہ ہوا ہے کہ منسٹر صاحب کے پاس گیا ہوں تو وہ بے لب۔ انہوں نے کہا کہ ہیں جی سینٹر ممبر بورڈ آف ریونیو! اوناں بابا، توبہ توبہ توبہ۔۔۔ (تھقہ)

تو کیا یہ حکومت ہے؟ ایک تو یہ رو لنگ دیں کہ ہمارا سٹیشن کیا ہے؟ پہلے میں یہ رو لنگ لوں گا اور اگر نہیں دیں گے تو جتنے دن اجلاس ہے میں کالی پٹی لگا کر آؤں گا اور پیچھے بیٹھوں گا۔ (نصرہ ہائے تحسین) مجھے رو لنگ دیں کہ پار لیمنٹریں کی عزت کیا ہے؟

چودھری اعجاز احمد سماں: فارورڈ بلاک!

جناب نجف عباس سیال: جناب چیر مین! میں لعنت بھیجا ہوں فارورڈ بلاک پر جو بناء ہے۔ میں بلیک میڈر نہیں ہوں اور میں آج بھی پروپریٹی کے ساتھ ہوں اور جس وقت آپ بھی شاید نہ ہوں گے تو میں اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوں گا۔ (نفرہ ہائے تحسین)

میں حق کی بات کھوں گا کیونکہ میں خوشامدی نہیں ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں حقوق پر مبنی بات کروں گا۔ آپ آج روئنگ دیں کہ ہمارا سٹیشن کیا ہے؟ میں جماں سے چلاواپس آگیا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیر مین: ملک صاحب! تشریف رکھیں! پوانٹ آف آرڈر پر پوانٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

* جناب چیر مین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیر مین! میں بھی وہی بات کرنا چاہتا ہوں جو پہلے آنر بیل ممبر کر رہے ہیں اور یہ کوئی علیحدہ سے چیز نہیں ہے You allowed him to discuss concerned matter upon

جناب چیر مین: جی، ملک صاحب! آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیر مین! سینٹر ممبر بورڈ آف ریونیو کے خلاف ایک پی اے صاحب اپنی grievance کھارے ہے ہیں اور اگر یہ اپنے اس right کو استعمال کریں privilege کے کہ یہ اس کمیٹی کو اپنی ایک motion کے ذریعے move کروائیں Committee [*****]-

جناب نجف عباس سیال: جناب چیر مین! میں اپنے بھائی سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ [*****]

جناب چیر مین: سیال صاحب! آپ تشریف رکھیں۔۔۔

جناب نجف عباس سیال: جناب چیر مین! میں نے اپنا احتجاج راجہ بشارت صاحب کو ریکارڈ کرواایا ہے اور

[*****]

جناب چیئر مین: سیال صاحب! تشریف رکھیں۔ جتنے غیر پارلیمانی الفاظ یا ممبر کے خلاف غلط الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ میں تمام کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: سیال صاحب! آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ اپنی بات کر چکے ہیں لہذا تشریف رکھیں اور میں رولنگ دیتا ہوں۔

جناب نجف عباس سیال: جناب چیئر مین! آپ رولنگ دیں ورنہ میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: سیال صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے پہلے سوال کیا ہے تو اس کے بعد ہی جواب ہوتا ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔

جناب نجف عباس سیال: جناب چیئر مین! آپ رولنگ دیں کہ ہمارا سٹیشن کیا ہے؟ ہم جاتے ہیں تو گرید 19 کا یڈیشن سیکرٹری دواں گیاں آگے کر کے ہاتھ ملاتا ہے۔ جیسے وہ اپنے باپ کی جاگیر پر بیٹھا ہے this is wrong ہم ووٹ لے کر آئے ہیں اور منتخب لوگ ہیں۔ آج آپ رولنگ دیں گے sir

* ہم جناب چیئر مین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہمارا سٹیشن کیا ہے؟

جناب چیئر مین: سیال صاحب! آپ پلیز تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر جناب نجف عباس سیال ایوان سے واک آؤٹ کر کے جانے لگے)

تو پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ملک محمد احمد خان نے انہیں زبردستی بھایا)

رانا آفتاب احمد خان: پونٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ issue جو ہے جیسے نجف سیال نے کہا ہے کہ جتنے یہاں پر فاضل ارکان اسمبلی ہیں یہ ممبر منتخب ہونے کے بعد reciprocal respect کیا ہے، ہمیں بتا ہے کہ ہماری duties کیا ہیں۔ انہوں نے rights valid کہا ہے کہ under the rules بھی ہے کہ Your status is ہیں اور کیا ہیں۔ جیسے آپ کہتے ہیں کہ گرید 22 ہے جو بھی ہے ہیں so called VIPs جو گرید

کامیاب ہے 22 کامیاب ہے he is not a VIP بلیو بک میں وی آئی بیز کا جو کامیاب ہے اس کے کوڈ میں یہ نہیں آتا۔ یہ بات کرنا کہ میرا ٹیلیفون نہیں سنتا The issue must be resolved مگر That is something different کہ گورنمنٹ دے کہ اس کے نمبر، پلے تو آپ دیکھیں گے کہ کسی سیکرٹری کا عام بندے کے پاس cell phone نہیں ہو گا وہ دیں گے نہیں اگر کسی وزیر کا، ہمارے پاس وزراء کے نمبر ہوں گے مگر آپ کہیں ناں کہ ایڈیشنل سیکرٹری یاڈپٹی سیکرٹری یا صرف ڈی۔ ایس۔ پی۔ پی ویسے تو سپاہی کے پاس بھی موبائل فون ہے مگر کرنا چاہئے کہ اگر ہمیں کسی سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری یاڈپٹی سیکرٹری یا صرف ڈی۔ ایس۔ پی۔ پی سے بات کرنی ہو، یہ حسن مرتفعی صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے صح سے ڈی۔ پی۔ او فصل آباد کے ساتھ بات کرنی ہے، ان کو پوچھ لیں کہ 21 کالوں کے بعد بھی ان کی بات ہو سکتی ہے؟ یہ کہتے ہیں ناں privilege motion احمد خان نے بھی کہا ہے Committee کا اختیار ہے اور وہ آپ کو استعمال کرنا چاہئے۔ حکومت ان کی بات نہیں مانتی اور نہ سیکرٹری مانتے ہیں یہ بڑا alarming افسران کی بات نہیں مانتے اور یہ آگے سے اپنے کو لیگ ہیں ان کو نہیں مانتے۔ We are heading towards a We should think very seriously۔

ہم بڑی غلط طرف جا رہے ہیں۔ یہاں پر میں نے ایک issue raise کیا تھا کہ رشید بھٹی پر حملہ ہوا ہے، ایلیٹ فورس استعمال ہوئی ہے، چہ بندے زخمی ہوئے ہیں۔ رشید بھٹی کا حشر کر دیا ہے۔ مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں نے تو ایک رکن کی بات کی ہے اس پر آپ نے کہا ہے کہ اس issue کو نہ اٹھائیں۔ مجھے فرق نہیں پڑتا مگر آپ جتنے ممبر زوجوں ہیں across the floor They are one family اکثر ہوتا ہے۔ اگرچہ ایگزیکٹو rights کے rights ایک This is the duty of the Chief Executive directive کے ممبر زکایہ decorum دے کے تو آپ ضرور کریں گے۔ ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ اگر آپ گاڑی پر جا رہے ہیں ایم۔ پی۔ اے کی پلیٹ نہیں ہے تو آپ کی ماڈل ٹاؤن میں تین جگہ ناکے پر تلاشی لیتے ہیں اگر آپ کی گاڑی پر نیلی بیگنی ہے اور صرف لکھا ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب تو آپ کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اس وقت جو اختیار ہے That is with the civil bureaucracy پویس اسٹیٹ ہے، پویس آرڈر 2002 آنے کے بعد یہ کسی کے اختیار میں نہیں رہی ہے، یہ بالکل آزاد ہے، اگر آپ devolution میں چلے جائیں تو آپ نے 83 amendments کر دی ہیں اب power exist کیاں کر رہی ہے یہ آپ نے determine کرنا ہے۔ آج ہم نجف سیال کو دیکھ رہے ہیں یہ خود کہہ رہے تھے کہ میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں تھی ہاتھ بندھے

گئے ہیں، یہ ہتھڑی کی نشانی ہے، ہو سکتا ہے کہ یہ ان کی اس بات پر کل کوان کو ہتھڑی لگوادیں۔ I am very concerned یہ بات بڑی جرأت کی ہے جو انہوں نے کی ہے انہوں نے ایک مسئلہ اٹھایا ہے بات ہو گئی ہے کئی لوگ اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے بات نہیں کرتے اس لئے میں ان کو بہت خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے اگر یہ اسی طرح کی جرأت کرتے رہے تو انشاء اللہ یہ اپوزیشن میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ بہت مر بانی۔

محترمہ عابدہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ آپ بھی بات کر لیں، جی، فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! ---

جناب نجف عباس سیال: جناب چیئرمین! پہلے میری بات پر رد لگ دیں۔

جناب چیئرمین: ابھی رد لگ دیتا ہوں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عابدہ جاوید: جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کی بات مانتے ہوئے صرف ایک بات کہتی ہوں اگر عدیلہ آزاد ہو گئی تو آپ کے ہاتھ بند ہے ہوئے نہیں ہوں گے۔ آپ اپنی بات صحیح جگہ پر کر سکتے ہیں اور اگر عملدرآمد نہیں ہو گا تو آپ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مر بانی تشریف رکھیں۔ اب آپ کا پوائنٹ سن لیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب چیئرمین! آپ بھی بات کر لیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے floor دیا ہے۔ نجف عباس سیال صاحب نے ایم پی ایز کے سٹیشن کی بات کی ہے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ ہمارے ایم پی ایز کی تنخواہیں بھی اس سٹیشن کے مطابق نہیں ہیں۔ آپ نے بھٹ اجلاس میں وزیر اعلیٰ صاحب کو قرارداد پیش کی تھی کہ ایم پی ایز کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: پلیز خاموشی اختیار کریں۔ معزز ممبر ان سے درخواست ہے کہ ہاؤس کو order in order رکھیں، پلیز خاموش ہو جائیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ زاہدہ سرفراز: شکریہ۔ جناب چیئرمین! نجف عباس سیال صاحب نے ایمپی ایز کے سٹیشن کی بات کی ہے تو اس اسمبلی کے فاضل ممبر ان کی تجوہیں بھی سٹیشن کے مطابق نہیں ہیں۔ ہماری پروگرامی کیوں کرے گا ہم سے تو عام آدمی بھی تجوہیں زیادہ لے رہا ہے۔ بجٹ اجلاس میں آپ نے ہی قرارداد پیش کی تھی کہ ایمپی ایز کی تجوہیں بڑھائی جائیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔ آج آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اس پر implement کیوں نہیں ہوا آپ ایمپی ایز کی تجوہیوں کے بارے میں اس وقت رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب! آپ فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب چیئرمین! نجف عباس سیال کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ [****] میرے خیال میں یہ الفاظ حذف کئے جائیں کیونکہ استحقاق کمیٹی، میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اپنا کام بہتر طریقے سے سرانجام دے رہی ہے۔ آپ اس کے چیئرمین بھی ہیں اور آج چیئرمین کی کرسی پر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ استحقاق کمیٹی کے بارے میں انہوں نے جو یمار کس دیئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: میں کمیٹی کے بارے میں پہلے وضاحت کر چکا ہوں اس لئے وہ تمام باتیں میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

* گلم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب چیئرمین! استحقاق کمیٹی نے 27 ایمپی ایز کے بارے میں کیا کیا ہے؟

جناب چیئرمین: کس کے بارے میں؟

چودھری اعجاز احمد سماں: اپوزیشن کے 27 ایمپی ایز جن میں، میں بھی شامل تھا ہم لوگ آٹھ دن گرفدار رہے اس کا فیصلہ آج تک کیا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: اس کے بارے میں دیے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ چونکہ آپ کی اپوزیشن کے چھ ممبرز ہیں اور چھ گورنمنٹ پارٹی کے ہیں یہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ہوتا یہ ہے کہ جتنا تابع ایک پارٹی کا، اپوزیشن کا یا گورنمنٹ کے ممبرز کا ہوتا ہے اسی تابع سے ممبرز کے جاتے ہیں یا اپوزیشن کے ممبرز کم ہوتے ہیں اور

گورنمنٹ کے ممبر زیادہ ہوتے ہیں لیکن استحقاق کمیٹی میں یہ پہلی دفعہ آپ کو برابر کی نمائندگی دی گئی ہے اور اپوزیشن اب اس پوزیشن میں ہے بلکہ صورتحال یہ ہے کہ استحقاق کمیٹی میں جو سرکاری آدمی ہوتے ہیں ان کا interest نہیں ہوتا وہ کمیٹی میں آتے نہیں ہیں۔ آپ لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے، فیصلے آپ لوگوں نے کرنے ہوتے ہیں اور اس میں کوئی hindrance نہیں ہوتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: پونہنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ تشریف رکھیں میں نجف عباس سیال صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: آپ چار چار دن ایک ایجمنٹ پر کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، آپ اسمبلی میں ہمیشہ ریکارڈ کے خلاف بات کرتے ہیں۔ ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں، میں وضاحت کرتا ہوں۔ میں آپ کو جواب دیتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر: پونہنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، گجر صاحب! آپ بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یہ آخری مقرر ہیں اس کے بعد میں اپنی finding دوں گا۔ جی، رانا آفتاب صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Chairman! You are yourself the Chairman of that Committee and I think that it is not logical.

کہ آپ اس پر کوئی نیصلہ دیں کیونکہ

You will be a party to that decision and your decision will be biased.

May not be biased but it may not be according to the spirit of law.

کوئی دوسرا شخص چیئرمین پر بیٹھ جائے اور فیصلہ دے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ مجھے اس چیز پر بڑا افسوس ہے کہ آج استحقاق کمیٹی پر احمد خان صاحب نے بڑی سخت تلقید کی حالانکہ وہ خود استحقاق کمیٹی کے ممبر ہیں اور انہوں نے

جب بھی کبھی کمیٹی کے اندر دلیل دی ہے تو اس کو بڑا وزن ملا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ملک احمد خان صاحب کی اپنی مجبوریاں ہیں جن کی وجہ سے وہ کمیٹی میں حاضر نہیں ہوتے اور جب بھی وہ آتے ہیں تو ان کی رائے کو وزن ملا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس وقت ایوان کے اندر کوئی بہترین کمیٹی کام کرنے والی ہے تو ان میں سے ایک استحقاق کمیٹی ہے جس نے زبردست ایکشن لئے ہیں، جس نے سزا میں دی ہیں اور جس نے سب کچھ کیا ہے۔

دوسری بات جو میرے بھائی نجف صاحب نے کی ہے یہ میرے پڑو سی بھی ہیں اور ہمارا حلۃ بھی آپس میں ملتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تکلیف ایوان کے اندر حل ہونے والی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں تین لاکھ کا منتخب ممبر ہوں۔ میں انہیں تسلی دیتا ہوں کہ انہیں یہ صبر کرنا پڑے گا اور انہیں یہ بات سنبھال پڑے گی اور اس وقت تک سنبھال پڑے گی جب تک اس ملک کے اندر کوئی منتخب حکومت نہیں آجائی۔ جب منتخب حکومت نہیں ہے تو اس وقت تک کیسے منتخب آدمیوں کی عزت کی جاسکے گی۔ جب منتخب حکومت آئے گی تو آپ کے اشاروں پر کام ہو گا۔ آپ بھی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم بھی کوشش کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آنے والے وقت میں کوئی منتخب حکومت آجائے گی تو انشاء اللہ آپ کی بھی قدر ہو گی اور ہماری بھی قدر ہو گی اور سب سکون سے بیٹھیں گے۔ شکریہ پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ تین چار مرتبہ بات کر چکے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات ہاؤس میں بہت دفعہ ہو چکی ہے۔ جیسے انہوں نے کہا ہے کہ آپ اس وقت یہ پواہنچ اٹھائیں جب میاں پر کوئی اور صاحب تشریف رکھتے ہوں۔ میں اس بات کا جنچ نہیں ہوں۔ میں آپ کی بات کا صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ براہ مرتبانی تشریف رکھیں اور مناسب وقت پر جب سپیکر صاحب ہوں گے تو بات کیجئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: میں نے جو مدعا بیان کیا ہے اس کو اس طرح نہیں لیا جا رہا۔ میری صرف دو گزارشات ہیں۔ استحقاق کمیٹی بڑی اچھی کمیٹی ہو گی but as a Member I lost interest in کام لئے 7 تاریخ کو میٹنگ، 8 تاریخ کو میٹنگ، 9 تاریخ کو میٹنگ، ایجنڈے پر صرف ایک ایک دن کا کام What is the reason for that آپ ایک دن کے اندر چار ایجنڈے رکھ کر کمیٹی میں کیوں نہیں بھگتا تے؟ آپ کس چیز کے نوٹس دیتے ہیں، Have you ever caused summary

Have you read the working papers of trial to anybody? جیسے کمیٹیاں کرتی ہیں۔
جماں پر پارلیمانی سسٹم other Committees in the Parliament in other countries?
ہیں۔ اگر ہمارے ممبرز کا آج استحقاق کم ہو رہا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی کمیٹی is not producing anything
جناب ارشد محمود گبو: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب چیئرمین: جی، ارشد گبو صاحب!

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! انا صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے کیونکہ اس وقت جو پوائنٹ زیر بحث ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ اس پر بحث تو نہیں ہے اور یہ امجدٹ کا حصہ بھی نہیں ہے۔ اس وقت "چیئر" آپ ہیں اور آپ ہی استحقاق کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ میں ملک احمد خان صاحب اور نجف سیال صاحب سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ "چیئر" کو اس طرح اور اس انداز میں کہنا صحیح نہیں ہے۔ میں چودھری ظسیر صاحب کی طرف دیکھ رہا تھا تو یہ، من رہے تھے۔ جس طرح آپ کے ساتھ ہو رہا تھا تو پتا نہیں کہ یہ خوش ہو رہے تھے یاد کھ سے، من رہے تھے؟ یہ رو یہ اچھا نہیں ہے۔ اس وقت آپ چیئر پر بیٹھے ہیں اور اس وقت ہم نے چیئر کا regard کرنا ہے، عزت کرنی ہے۔ اگر ہم چیئر کی عزت نہیں کریں گے تو اس ہاؤس کی تزلیل ہو گی۔ اس issue کو آپ کی موجودگی میں discuss کیا جائے۔ اگر کل سپیکر صاحب آجائے ہیں تو پھر اس پر discuss کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ اب اس کو wind up کرتے ہیں۔

جناب نجف عباس سیال: میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے فیصلہ مانگا ہے۔ اب آپ فیصلہ سن لیں۔ اگر آپ نے بات کرنی ہے تو آپ سے پہلے ریاض شاہد صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔
جناب جماں زیب امیاز گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، گل صاحب!

جناب جماں زیب امیاز گل: جناب چیئرمین! ملک صاحب اس دن بھی بات کر کے ایوان سے باہر چلے گئے تھے۔ ان سے پوچھیں کہ میرے پاس کون سی ایسی خاص بات ہے جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو یہ face نہیں کر

سکتے؟

جناب چیئر مین: جی، ریاض شاہد صاحب!

جناب ریاض شاہد: جناب چیئر مین! آج دوسری دفعہ ملک صاحب نے استحقاق کمیٹی کے بارے میں کہا ہے کہ اس کو کوئی اختیاری نہیں ہے اور اس کمیٹی میں ممبر ان کا استحقاق جرود ہوتا ہے، یہ اس کا مدوا نہیں کرتے۔ مجھے اتنے پڑھ لکھ آدمی پر افسوس ہے۔ اگر یہ کمیٹی کو اچھا نہیں سمجھتے یا کمیٹی نے کچھ نہیں کیا ہے تو کمیٹی کی کارکردگی سب کے سامنے ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو پھانکی پر چڑھادو۔ ایسے کچھ بہ کے داڑھی پٹن والے لوک نیں۔ جناب! آپ تے ایسہ کیریٰ حکومت وچ بیٹھے آتے گل کر دے آکہ سانوں اختیار نہیں، سادھی عزت نہیں کیتی جاندی۔ جس نظام وچ تی بیٹھے اوتے اوہنی کو عزت تھاڈی ہونی اے۔

جناب چیئر مین: جی، نجف سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: شکریہ۔ جناب چیئر مین! بات یہ ہے کہ میں نے استحقاق کی بات نہیں کی ہے۔ یہ آپ کے ممبر ان کا آپس کا مسئلہ ہے۔ میں تو اس تیجے پر پہنچا ہوں کہ معزز ممبر احمد خان صاحب بھی استحقاق کمیٹی کے ممبر ہیں اور جناب چیئر مین ہیں۔ We are lawmaking authority میرا پوائنٹ یہ ہے کہ میں نے پوائنٹ اٹھایا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ میں کسی ایک کے استحقاق کی بات نہیں کر رہا، میں پورے ایوان کی بات کر رہا ہوں جس میں جناب بھی شامل ہیں۔ میرے دوست گجر صاحب نے فرمایا کہ جموروی نظام نہیں ہے۔ نہیں، بالکل جموروی نظام ہے۔ پہلے کسی ایک بی اے نے یہ سوال اٹھایا نہیں ہے۔ ابھی پچھلے دونوں بلدیاتی انتخابات ہوئے ہیں۔ میرا اور گجر صاحب کا حالقہ ساتھ ساتھ ہے۔ یہ میرے پاس تشریف لائے ہیں اور میں نے ان کے بندوں کو جتوایا ہے۔ آگے سندیں جعلی نکلی ہیں تو میرا قصور نہیں ہے۔ میں نے ان کی عزت کی ہے کہ ایک پارلیمنٹریں چاہے وہ ایم ایم اے کا ہے لیکن مجھ سے بہت سینتر ہے۔ میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔ ان کی عزت کرتا ہوں۔ یہ میرے گھر، میرے ڈیرے پر تشریف لے آئے۔ انہوں نے بولا کہ یہ یہ چھٹیاں چاہیں، میں نے دیں، میری پارٹی مجھ سے لڑی لیکن میں نے کہا کہ میں گجر صاحب کو اذکار نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ ان کے بندے ہیتے۔

جناب چیئر مین: آپ ایسی بات نہ کریں۔ اسمبلی سے متعلقہ بات کریں۔

جناب نجف عباس سیال: آپ میری بات سنیں۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ یہ نظام صحیح نہیں ہے تو اس نظام

میں یہ ووٹ کیوں مانگتے ہیں؟ یہ نظام صحیح ہے۔ میں جناب کی اس پر رولنگ لوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ بیٹھیں گے تو آپ جواب سنیں گے۔

جناب نجف عباس سیال: میربانی۔ پوری اسمبلی اس میں اپوزیشن بھی شامل ہے اور اس میں ہمارے بخیز بھی شامل ہیں۔ میں اس floor پر خدا کو حاضر و ناظر جان کریں بات کرتا ہوں کہ اگر آج کے بعد میں کل کسی افسر کے پاس گیا تو اس نے دونوں گیاں آگے کیں تو راجہ صاحب! میری bail آپ خود کروائیں گے۔ میں درخواست پیش نہیں کروں گا۔ میں اس کی خدمت وہیں پر کروں گا۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ محترم فاضل ممبر should be vaccinated اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جتنی بھی انہوں نے ہاؤس میں لفتگو فرمائی ہے بہتر ہوتا کہ وہ یہ ساری باتیں پارلیمانی میٹنگ میں کرتے۔ جناب! ان کے ہاتھ بند ہے ہوئے نہیں ہیں بہت کھلے ہوئے ہیں، منہ بھی بہت کھلا ہوا ہے۔ شکریہ

جناب نجف عباس سیال: ان کو شرم آنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: سیال صاحب آپ بہت بات کرچکے ہیں پلیز تشریف رکھیں۔ اب آپ جواب بھی سنیں۔

آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات کا جواب دیتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! قسم نوں صاحب نے کہا ہے کہ سیال صاحب کے ہاتھ کھلے ہیں اور ان کا منہ بھی بہت کھلا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

رولنگ آف دی چیئر

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ ممبر صاحبان توجہ فرمائیں۔ سیال صاحب نے پوانٹ آف آرڈر پر بات کی اور کہا کہ میں اس پر آپ کا decision چاہتا ہوں کہ ہمارا status کیا ہے؟ اس کے علاوہ جو باتیں انہوں نے کسی شخص یا کسی کی ذات سے متعلق کی ہیں وہ مناسب نہیں ہیں۔ مساوائے تحریک استحقاق کے آپ ذاتی باتیں اسمبلی میں discuss نہیں کر سکتے۔

میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ ہمارے، ایم پی اے کا جو status ہے وہ privileges

Meades define Act میں ہے۔ اس کے مطابق آپ VIP ہیں۔ میرے خیال میں تمام ممبران جانتے ہیں کہ جب کسی ممبر کو گرفتار کیا جائے گا تو اس کی اطلاع دی جائے گی، جب اس کو release کیا جائے گا تو اس کی بھی اطلاع دی جائے گی۔ آپ ممبر ان ہسپتال visit کر سکتے ہیں، جیل visit کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنے ایک شری کے بنیادی حقوق ہیں ایمپلی اے کو بھی وہ تمام حقوق میسر ہیں۔ آپ آئین پڑھ لیں آپ کو تقریر کا حق حاصل ہے۔ آپ کا status defined ہے۔ اگر آپ اس سے کچھ زیادہ چاہتے ہیں تو پھر اس کے لئے آپ کو پرائیوٹ ممبرز ڈے پر کوئی بل لانا چاہئے۔ آپ اس بل میں تجویز کریں کہ آپ موجودہ privileges میں ہیں۔ اگر آپ کا وہ بل ممبران کی favour میں ہو گا تو اس پر یقیناً سب آپ کو support کریں گے۔ اس طرح پونٹ آف آرڈر پر ہم آپ کے status کو نہیں بڑھا سکتے ہیں۔ آپ کا وہی status ہے گا جو آئین نے آپ کو دیا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت آپ کو وہ تمام privileges حاصل ہیں جو کہ ایک ایم۔ این۔ اے یا سینیٹر کو حاصل ہیں۔

جہاں تک استحقاق کمیٹی کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میرے خیال میں یہ پہلی اسمبلی ہے کہ جس کی استحقاق کمیٹی نے کچھ ایسے فیصلے بھی کئے ہیں جو پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ جب میں نے بھیتیت چیز میں استحقاق کمیٹی اپنا عمدہ سنبھالا تو مجھے بتایا گیا کہ ہمارے پاس کسی کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے۔ یقیناً ہم نے کسی کو سزا نہیں دیتی، ہم نے صرف recommend کرنا ہے، سفارش کرنی ہے۔ استحقاق کمیٹی نے اب تک 54 تھاریک استحقاق میں سے 45 کا فیصلہ کیا ہے جبکہ 10 تھاریک pending ہیں۔ اس میں ہم نے ایک ڈی ایس پی کی services terminate کیں۔ اس سے پہلے آج تک اسمبلی کی کسی کمیٹی نے کسی کی terminate کی۔ رانا شاہ اللہ صاحب کی تحریک استحقاق پر ہم نے ایک پولیس آفیسر کو revert کیا۔ They are representatives of the people اور جو آفیسرز ہیں، ایم۔ این۔ اے یا سینیٹر ہوں They are servants of the people تو اس لحاظ سے آپ کے status کا بڑا واضح تعین ہے۔ آپ اپنے status کو بھیں۔ آپ آئین کو پڑھیں، Privileges میں پڑھیں۔ اگر اس میں مزید اضافہ چاہتے ہیں تو اس بابت proper legislation کے لئے پرائیوٹ ممبرز ڈے پر کوئی بل لے آئیں۔

اپوزیشن کی تحریک کے علاوہ 54 تھاریک استحقاق تھیں جن میں سے 45 کا فیصلہ ہو چکا ہے جبکہ 10 تھاریک جو کہ pending ہیں اور ان میں بھی آفیسرز suspend ہو چکے ہیں۔ جب کسی

ایمپلی اے صاحب کی grievance redress ہو جاتی ہے، جب کوئی معزز رکن اپنی تحریک استحقاق press نہیں کرتا تو پھر اس کے سوا کوئی قانون نہیں کہ اس کو dispose of کیا جائے۔ سیال صاحب اب مزید اس پر مات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب نجف عباس سیال: جناب چیز مرد میں! یہ تو آپ نے استحقاق کمیٹی کی کارکردگی بیان کی ہے۔ میراپوائنٹ پر ہے، آپ نے پھر پڑھنا شروع کر دیا ہے، میری طرف توجہ فرمائیں۔

جناب چیز مر میں: جی، جی ارشاد!

جناب نجف عباس سیال: جناب چیز مر میں! میں دست بستہ عرض کر رہا ہوں۔ میں نے Privileges Act پڑھا ہوا ہے۔ میں اسی استحقاق کی بات کر رہا ہوں کہ جس کی دھمکیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ گرید 22 کا افسر ایک پارلیمنٹریں کو دو انگلی سے متا ہے۔ اگر آپ فون کرتے ہیں تو صوبائی سیکرٹری available نہیں ہوتے۔

جنابِ چیز میں آپ proper motion لے آئیں۔

جناب نجف عباس سیال: ہم Privileges Act پڑھے ہوئے ہیں، کیا یہ افسر اس کو نہیں پڑھ سکتے؟ ایک ایک کاپی ان کو بھی میریا کی جائے۔

جناب چیر میں: سیال صاحب! آپ کافی بات کر چکے ہیں اب تشریف رکھیں۔ ہاؤس کی کارروائی چلنے دیں۔

جناب نجف عباس سیال: میں یہ چاہوں گا کہ اگر ہم عوامی نمائندے ہیں تو ہمیں مذاق نہ بنایا جائے۔ میں احتجاجاً وَ أَكْأَوْثُ کرتا ہوں۔ جب چیز کی طرف سے رونگ آئے گی کہ ہمارا status کیا ہے تو پھر میں ایوان میں واپس آؤں گا۔

(اس مرحلے پر معزز رکن جناب نجف عباس سیال ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

رانا شناع اللہ خان: یوانہنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر میں: جی، رانا صاحب!

رمانشاء اللہ خان: جناب چیئرمین! میراپونٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ نے استحقاق کمیٹی کی working point on the floor of the متعلق کافی وضاحت سے بات کی ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ

House of Commons کے استحقاق کمیٹی کوئی punishing body نہیں ہے، وہ کسی کو سزا نہیں دے سکتی۔ وہ ایک recommendatory body ہے۔ تحریک استحقاق کے اوپر جو بھی اس کی assessment ہوگی، جو بھی اس کی investigation ہوگی وہ کمیٹی نے ہاؤس کو recommend کرنی ہوتی ہے۔ یہ ہاؤس با اختیار ہے کہ وہ ان recommendations کے اوپر کسی کو سزا دے یا نہ دے۔ استحقاق کمیٹی نہ تو کسی کو سزا دینے کا اختیار رکھتی ہے نہ ہی وہ کوئی penalizing body ہے۔ ہاں اپنی investigation میں، اپنی انکوارٹری میں وہ عارضی طور پر کوئی penal action لے سکتی ہے اور جیسے آپ نے فرمایا کمیٹی وہ action لے رہی ہے۔ نجف سیال صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ نہ تو کسی تحریک استحقاق کے متعلق ہے اور نہ ہی مجلس استحقاقات کے متعلق ہے بلکہ وہ یہ بات کر رہے ہیں کہ government officials ایوان کے معزز ممبران کی respect نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ مناسب اور to the point اس کا جواب Chair کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ لامسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے جو یہاں پر گورنمنٹ represent کرتے ہیں۔ لہذا آپ ان کو حمت دیں کہ وہ اس بات کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین: جی، لامسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں گا کہ آج پہلی بار نہیں بلکہ میں نے ہمیشہ یہاں پر یہ گزارش کی ہے کہ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر کے معاملے میں تھوڑی سی احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ میں اس موجودہ اسمبلی کی بات کرتا ہوں کہ یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر ایک ایسی وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے کہ جس کے جی میں جب اور جو آئے وہ بات کر لے اور اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں پچھلے ایک گھنٹے سے بیٹھا خاموشی سے سن رہا ہوں۔ میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس بات کی معافی چاہتا ہوں کہ ہاؤس کا ڈیکورم قائم رکھنا Chair کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ایک معزز کن پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتا ہے تو out of order یا in order کی ذمہ داری ہے لیکن قرار دینا order Chair کی ذمہ داری ہے۔ اس ہاؤس کی کارروائی کو آگے چلانا Chair کی ذمہ داری ہے اور یہاں گھنٹوں پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوتی ہے۔ بات کماں سے شروع ہوئی اور کماں پر پہنچی اور پھر استحقاق کا مسئلہ شروع ہو گیا۔ میں صرف ایک بات کرتا چاہتا ہوں کہ پورا معزز ایوان اس بات کا گواہ ہے اور میں آپ سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بھی ہم زیادہ پہنچے کی بات نہیں کرتے بلکہ

1985 سے لے لیں کہ 1985 سے لے کر آج تک جتنی بھی صوبائی اسمبلیاں آئی ہیں آپ تمام کاریکار ڈاٹھا کر دیکھ لیں میرے خیال میں استحقاق کے معاملے میں گورنمنٹ کی طرف سے جتنا lenient view اس اسمبلی نے لیا ہے شاید آج تک کسی اور اسمبلی نے نہیں لیا۔ (نصرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرے معزز دوست اصغر علی گجر صاحب، رانا آفتاب صاحب، ڈاکٹر صاحب، رانا ثناء اللہ صاحب، راجہ ریاض صاحب اور کتنے دوست بیٹھے ہوئے ہیں جن کا اپوزیشن سے تعلق ہے اسی طرح حکومتی بخپر سے ارشد خان لوڈھی صاحب ہمارے most senior parliamentarian ہیں روکھڑی صاحب ہیں، اور دوست بھی بیٹھے ہوئے ہیں کبھی اس اسمبلی کی تاریخ میں یہ ہوا تھا کہ جواب آئے بغیر تحریک استحقاق کو admit کر لیا جائے اور اسے مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے لیکن معزز ارکین کے احترام اور استحقاق کی خاطر ہم نے یہ بھی کیا اور یہاں پر یہ ہوا ہے۔ گزشتہ اجلاس کی بات ہے کہ تھاریک استحقاق کا نام بھی نہیں تھا۔ حکومت کی طرف سے اس کا جواب بھی نہیں آیا تھا۔ اس وقت کوئی اور کارروائی چل رہی تھی لیکن میرے بھائی نوائی صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ میر استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری تحریک out of turn کیا جائے۔ جیسے آپ کوپتا ہے کہ اس کے لئے نام مقرر ہوتا ہے لیکن میں نے concedے کیا۔ میں نے کہا کہ ہمارے بھائی کا استحقاق مجروح ہوا ہے آپ اسے out of turn لیں اور بغیر جواب کے ہم نے اسے مجلس استحقاقات کے پاس بھیج دیا۔

جناب والا! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کے سارے معزز بھائی ہماں بیٹھے ہیں یہ اس بات کے شاہد ہیں کہ آج بھی میرا ایک بھائی میرے ساتھ بات کر رہا تھا کہ انہوں نے تحریک استحقاق دی ہوئی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس جواب نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ فلاں افسرنے میرے ساتھ یہ بات کی ہے۔ میں نے کہا کہ میرے بھائی آپ اس بات کو جھوڑ دیں اس افسر کو معطل کرنا میرا کام ہے کیونکہ اس نے آپ کے ساتھ بد تیزی کی ہے لہذا میں اس معاملے کو استحقاق کمیٹی میں لائے بغیر اسے معطل کروں گا۔ آپ حکومت کی intention کیھیں۔ پھر چیف منسٹر کے متعلق یہ کہا کہ Chief Executive of the Province کی ذمہ داری ہے کہ ممبران کی عزت و احترام میں کس طرح اضافہ کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی معزز ایوان میں میرے جو بزرگ بھائی دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئر مین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! میں گزارش کر رہا تھا کہ یہاں پر یہ کہا گیا کہ Chief Executive of the Province کی ذمہ داری ہے کہ معزز ممبر ان کا احترام کس طرح کیا جاتا ہے اور ان کے استحقاق کو کس طرح قائم رکھتے ہیں۔ یہاں پر میرے تمام سینئر دوست بیٹھے ہیں یہ اس بات کے شاہد ہیں کہ ممبر ان کو Chief Executive of the Province کو ملنے کی جتنی آزادی آج ہے شاید اس سے پہلے کسی اسمبلی کی تاریخ میں نہیں ہے۔ ہمارے پرانے ساتھی جانتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سے ملنے کے لئے تین تین، چار چار دن اور ایک ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑتا تھا لیکن آج ہر ممبر کو اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ جب چاہے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کر سکتا ہے۔ یہاں پر جتنی گفتوں ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ کسی کے استحقاق کے حوالے سے نہیں ہوئی۔ میرے بھائی باہر تشریف لے جا چکے ہیں۔ میں خود ان کو راضی کرنے کے لئے جاؤں گا اور انہیں واپس ایوان میں لائیں گے۔ میں ان سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آج جس S.M.B.R. گورنمنٹ کے کسی گریڈ 22 کا آفسر کیوں نہ ہو جس کے متعلق وہ بات کر رہے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ اس کے خلاف تحریک استحقاق لے کر آتے۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ اس کے خلاف تحریک استحقاق، استحقاقات کیمیٹی میں جاتی اور وہ سارا دن آپ کی کیمیٹی کے باہر بیٹھتا اور اس کو سمجھ آ جاتی کہ ممبر کی عزت کس طرح کی جاتی ہے لیکن اس میں تو ہم تحریک التوائے کار لے کر آ گئے ہیں۔ جو ایک واقعہ ہوا ہے اس پر تحریک التوائے کا رائجی لیکن ہم تحریک استحقاق لے کر نہیں آئے اور ہم کہتے ہیں کہ ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ کیا ہمارے حکومتی بخپز سے جو باقی ممبر ان تحریک استحقاق دیتے ہیں ان کے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، ان کو کس نے روکا ہے کہ وہ تحریک استحقاق مت دیں؟

جناب چیئر مین! حکومتی بخپز پر جو دوست بیٹھے ہیں ان سے اور اپوزیشن بخپز پر بیٹھے ہوئے دوستوں سے بھی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم استحقاق کے معاں میں اپنے استحقاق کا واویلا کرتے ہوئے ایک حد سے آگے گزر جاتے ہیں تو یقین کیجئے کہ اس وقت ہماری بے عزتی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت ہماری بے عزتی ہوتی ہے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ کاشٹیل ہماری بات نہیں سنتا۔ میں کہتا ہوں کہ کاشٹیل کی نہ سننے کی بات اس ایوان میں کر کے ہم اپنی بے عزتی خود کرواتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایک پی اے کو ایک پی اے رہنے کا حق نہیں بلکہ ایکشن لڑنے کا بھی حق نہیں ہے جس کی عزت کا نشیط نہ کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم کیوں اپنی بے عزتی کرواتے ہیں؟ ہم تحریک استحقاق لے کر آ جاتے ہیں کہ ایس۔ ڈی۔ او و اپڈا نے ہماری بات نہیں سنی۔ خدا کی قسم جس ایم پی اے کی ایس ڈی او و اپڈا بات نہیں سنتا وہ استغفاری دے کر گھبیٹھ جائے اسمبلی میں مت آئے۔ ہمیں خود اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔ نجف سیال صاحب نے ایک بات صحیح کی کہ جو افسر بات نہیں سنتا بے عزتی کرتا ہے تو بے شک آپ اس کا کمیٹی تک انتظار مت کریں۔ ہم اپنی بے عزتی کیوں برداشت کریں لیکن خدا کے لئے ہم استحقاق کے معاملے میں اس حد تک نہ چلے جائیں کہ جماں استحقاق کا سنتی ناس نہیں بلکہ ہماری عزت کا سنتی ناس بھی ہو جائے۔ اس لئے میری آپ سے یہ استدعا ہے بلکہ سارے ممبران سے میں یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے اگر میری عزت ہے تو آپ کی وجہ سے ہے، آپ کی عزت ہے تو ہماری وجہ سے ہے۔ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے بھائیوں کی عزت میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں ان کی عزت کرنا ہمارا کام ہے۔ ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ہماری عزت کرنا ان کا کام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ہم ایک دوسرے کی عزت نہیں کریں گے تیرسا ہماری عزت کوئی نہیں کرے گا۔ لہذا اس لئے میں گورنمنٹ کی طرف سے کھلے بندوں اپنے تمام بھائیوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہ عزت اپوزیشن یا حکومتی بخوبی کی اس میں تفریق نہیں ہے۔ ہم سب کی عزت ایک ہے، ہم نے اس عزت میں اضافہ کرنا ہے اور ہم نے اپنا استحقاق اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ استحقاق کتابوں میں نہیں ہے، عزت کتابوں میں لکھی نہیں ہوتی، عزت ہم نے خود اپنے کردار سے پیدا کرنی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور گورنمنٹ کی طرف سے میں اپنے تمام بھائیوں کو اس بات کا اعتماد دلاتا ہوں کہ کسی بھی ممبر کا کسی بھی وقت کمیں بھی کسی حوالے سے اگر استحقاق مجروح ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حکومتی یا اپوزیشن کے حوالے سے کوئی تفریق نہیں ہوگی۔ میں نے پہلے بھی یہ روشن اختیار کی ہوئی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ مزید میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں تحریک استحقاق کو oppose نہیں کروں گا لیکن خدا کے لئے ہم بھی اس میں تھوڑی realistic approach لے آئیں۔ میں ہمیشہ اپنے بھائیوں سے یہ کہتا ہوں کہ چلیں آج ایک بات طے کر لیں۔ خدا کے لئے یہ جو اے۔ ایس۔ آئی کے خلاف، ایس۔ ایچ۔ او کے خلاف ایس۔ ڈی۔ او کے خلاف اور سینئر کے خلاف استحقاق کی تحریکیں لے کر آتے ہیں۔ تحریک استحقاق لانے سے پہلے میرے ساتھ بات کر لیں۔ میں آپ کے توسط سے اس معززاں ایوان کے نام معززاں اکیں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس معاملے settle کر دوں گا۔ اس معززاں ایوان کا جواصل احترام ہے اس کی جو عزت ہے اس کا جو وقار ہے اس میں اضافہ کریں۔ اس کو اے ایس آئی یا کا نسٹیبل کے level تک مت لے کر جائیں۔ جب میرے بھائی نے ٹیلی فون کی

بات کی کہ وہ پہلے ان کو لائیں پر لے آئے۔ لائیں پر پہلے لے کر آنے سے یا بعد میں لے کر آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ مجھے کوئی آفیسر ٹیکلی فون کرتا ہے، موبائل پر کرتا ہے، میں خود آگے سے اٹھاتا ہوں وہ پہلے کہتا ہے کہ آپ نے خود فون اٹھایا۔ اگر میں نے خود فون اٹھایا ہے تو میرے اتر گئے ہیں؟ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لائیں پر پہلے آنے سے میرا احترام نہیں ہے؟ لائیں میں بعد میں آنے سے میرا احترام نہیں ہے؟ میرا احترام اس بات میں ہے کہ ہم نے اپنے کردار سے اپنے conduct سے اس اسمبلی میں یہ ثابت کرنا ہے کہ ہمارا کردار کیا ہے۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس معاملے کو اب ختم کریں۔ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کی عزت و قار میں اضافہ اس کو قائم رکھنا، ان کی عزت کرنا اور تمام اہلکاران گریداً ایک سے لے کر 22 تک ہوں یا 24 تک ہوں سب سے عزت اور احترام کروانا گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ اس ذمہ داری سے عمدہ برآ ہوگی۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: آج بڑی وضاحت کے ساتھ ساری باتیں ہو چکی ہیں اور راجہ صاحب نے اس کا بڑا ثبت جواب بھی دے دیا ہے۔ میرے خیال میں اس موضوع پر مزید بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! میں بھی اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس موضوع پر اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کافی بات ہو چکی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! یہاں جو آج باتیں ہوئی ہیں اس میں ہماری سینئر بیور و کریمی کے بارے میں یہ بھی کہا گیا یعنی [****] کے الفاظ استعمال کئے گئے اور میرا خیال ہے کہ یہ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ الفاظ حذف کروادیئے گئے ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: دوسرا جناب! یہ وہی بیور و کریمی ہے جن کی بڑی خدمات بھی ہیں یہ رات کو تین تین بنجے تک بھی کام کرتے ہیں case to case vary کرتا ہے۔ ہمیں اپنے کردار کو بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم بطور ایم پی اے لوگوں کو کیا دے رہے ہیں اور ہم بطور ایم پی اے اگر کوئی ناجائز بات جا کر کتے ہیں اور پھر یہ بھی expect کرتے ہیں کہ وہ ہمارا way out of the way ہے میں ورنہ معاملے کو استحقاق کمیٹی میں لے جائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: اس طرح سے تو پھر یہ معاملہ چل پڑے گا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! میری گزارش یہ ہے کہ وہ لوگ بھی تو کوئی عزت رکھتے ہیں۔
(قطع کلامیاں)

آخر بیور و کریمی عزت نہیں رکھتی؟ ان کو یہ کہنا کہ وہ [*****] ہیں۔

جناب چیئر مین: سب لوگ پاکستان کے باعزت شری ہیں اور ہم سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے یہ reciprocal ہوتی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! اگر ان کے خلاف کوئی بات ہے تو ان کو بلا کر ان کو بھی سنیں ایسے ہی نہ بات کر دیں۔ (قطع کلامیاں)

تحاریک استحقاق (--- جاری)

جناب چیئر مین: اب میں جناب محمد آجاسم شریف صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک استحقاق نمبر 53 پیش کریں۔

جناب محمد آجاسم شریف: بڑی مربانی۔ جناب چیئر مین۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: معزز ممبر ان سے درخواست ہے کہ ہاؤس کو in order کریں۔ خاموشی اختیار کریں۔

* بگلم جناب چیئر مین الفاظ کا رروائی سے حذف کئے گئے۔

محکمہ آبپاشی کے افسران کی ایم۔ پی۔ اے کے ساتھ بد تمیزی

جناب محمد آجاسم شریف: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی میں فوری دخل اندازی کا متناقضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 25۔ اکتوبر 2005 کو ایک کام کے سلسلہ میں، میں نے ایڈیشنل سیکرٹری آبپاشی سے رابطہ کیا۔ انہوں نے مجھے چیف انجینئر آبپاشی سے رابطہ کرنے کے لئے کہا۔ میں نے متعالہ چیف انجینئر سے رابطہ کیا انہوں نے مجھے ایس۔ ای زیر کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے میرے ساتھ ترش لجہ اپنایا اور کافی دیر تک میری بات نہ سنی اور کافی دیر کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ آپ اپنا کام لے کر خالد جاوید مرزا ایکس۔

ای۔ این اور عابد خان ایں ڈی او سے رابطہ کریں اور ٹرخادیا۔ میں نے اپنے کام کے سلسلے میں ان دونوں افسروں سے رابطہ کیا۔ یہ دونوں افسروں کے بیٹھے ہوئے تھے کافی دیر انتظار کے بعد انہوں نے مجھے ملاقات کاٹاً مدمد دیا۔ میں نے ان کو اپنا مسئلہ بتایا تو دونوں ملازمین نے میرے ساتھ بد تمریزی کی اور ترش لجھ سے پیش آئے اور یہ کہا کہ میں آپ کو ایم پی اے ہی نہیں مانتا ہم نے بڑے ایم پی ایزدیکھے ہیں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے آپ کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اس طرح ان افسران نے میر استحقاق مجرود کیا المذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے پردازی کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شارت سٹیمِنٹ

جناب محمد آجاسم شریف: جناب والا! میں شارت سٹیمِنٹ اس لئے بھی دون گاہک راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ چھوٹے چھوٹے ایں اتنچھا اور ایں ڈی او دوغیرہ کے خلاف ہم لوگ کوئی تحریک نہ لے کر آئیں اور ان سے خود نہیں۔ راجہ صاحب جس کرسی پر بیٹھے ہیں یہ خود تو نہ سکتے ہیں اپوزیشن کی کرسی پر بیٹھ کر نہ کر دکھائیں تو پھر میں انہیں مانتا ہوں۔ ایک گھنٹہ تک یہ مسکرا کر ساری محفل کو دیکھتے رہے، ایک گھنٹے کے بعد جب ان کا مسکرانا ختم ہوا تو اس کے بعد انہوں نے اٹھ کر اس کے اوپر یہ جواب دے دیا۔ کسی کے اوپر انگلی اٹھانا بڑا آسان کام ہے اس کو نہ جانا بڑا مشکل ہے۔ ہمارے بھائی دس منٹ کے لئے اجلاس میں آتے ہیں اور ایک گھنٹے کے لئے شور شراب پیدا کر کے والپس جا کر باہر بیٹھ جاتے ہیں۔ جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا کہ میں نے out of the way جا کر ان کی تحریک کو لے لیا۔ کبھی راجہ صاحب نے out of the way کسی اپوزیشن ممبر کی تحریک استحقاق منظور کی ہے؟ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پونٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون پونٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! یہ زیادتی ہے اور یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: خاموشی اختیار کریں۔

محترمہ عابدہ جاوید: جناب والا! وزیر قانون غلط بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: محترمہ! خاموش ہو جائیں۔ ہاؤس کو order in اکریں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔

محترمہ عابدہ جاوید: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب والا! پہلے محترمہ تو بیٹھ جائیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

مربائی فرمائیں بیٹھ جائیں اور ہاؤس کو چلنے دیں۔

محترمہ عابدہ جاوید: آپ ہماری بات تو سن لیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! خاموش ہو جائیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی جب میں بات کر رہا تھا تو میں نے یہی کہا تھا کہ یہ چھوٹے چھوٹے معاملات ہیں اگر یہ پہلے میرے نوٹ میں لے آئیں تو ان کا کوئی حل نکال سکتے ہیں۔ میں نے یہ بات باقاعدہ طے کر کے کہی تھی کہ چھوٹے افسران کے متعلق جب ہم بات کرتے ہیں تو معاملہ ویسے ہی اچھا نہیں لگتا لیکن معزز رکن میراعزیز ہے اور یہ چند ان لوگوں میں شامل ہیں جس نے استحقاق ہٹھیا پر رکھا ہوا ہے اور جو ہر وقت مجرور ہوتا رہتا ہے۔ یہ میرے عزیز کی آج کوئی پہلی تحریک استحقاق نہیں ہے۔ ان کی پہلے بھی تحریک استحقاق آئی اور میں نے اس کو oppose کیا لیکن میراعزیز یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو oppose کیا ہے۔ میں آج پھر ان کی تحریک استحقاق کو oppose نہیں کرتا یہ معاملہ استحقاق کیمیٹی کے پاس جائے لیکن پھر میں یہ استدعا ہاتھ باندھ کر کروں گا کہ خدا کے لئے اپنے استحقاق کو سنبھال کر رکھیں اور اس کو ہر کسی سے مجرور نہ کروائیں۔

جناب چیئر مین: یہ معاملہ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! میں نے دو باتوں کی نشاندہی کرنی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہمارے

فضل ممبر نجف سیال صاحب بائیکاٹ کر کے باہر گئے ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ انہیں ہاؤس میں واپس لایا

جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب چیئرمین! میں خود باہر گیا تھا، وہ لابی میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سمعی اللہ خان: جناب چیئرمین! میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں privilege کے حوالے سے رانا شاء اللہ صاحب اور رانا آفتاب صاحب نے بھی بات کی ہے اور میں agree کرتا ہوں کہ راجہ بشارت صاحب نے بھی بڑے اچھے طریقے سے اس کو up sum کیا ہے لیکن میں نے یہاں بیٹھ کر ساری بحث کو observe کیا ہے تو یہ ہاؤس چاہتا ہے کہ Committee Privilege کی کارکردگی بہتر ہے لیکن اس کو مزید بہتر کیا جائے۔ جیسے آپ نے اپنی بات میں کہا کہ اگر آپ کوئی بہتر تجویز دینا چاہتے ہیں تو یہ Privilege Act میں کوئی پرائیویٹ بل لے کر آئیں۔ یہاں آپ نے گنوایا کہ ایم۔ پی۔ اے سکونز کو visit کر سکتا ہے، ایم۔ پی۔ اے ڈسپنسری اور ہسپتال کو visit کر سکتا ہے، ایم۔ پی۔ اے جیل کو visit کر سکتا ہے۔ آپ کے knowledge میں ہو گا کہ میں نے دو سال پہلے اس سلسلے میں یہاں پرائیویٹ ممبر کے طور پر ایک move Bill کیا کہ ایک ایم۔ پی۔ اے اگر ایک تعیینی ادارے کو visit کر سکتا ہے، اگر ہسپتال کو visit کر سکتا ہے تو اس ملک میں تھانے کون کی ایسی چیز ہے کہ جس کے اندر جا کر ایم۔ پی۔ اے اسے visit نہیں کر سکتا۔ ہم استاد کو تو چیک کر سکتے ہیں، ہم ڈاکٹر کی شکل میں مسیحا کو تو چیک کر سکتے ہیں لیکن تھانے میں بیٹھے ہوئے حوالدار سے ایس اتفاق اوتک کو ہم visit نہیں کر سکتے۔ میں نے یہاں یہ بل آج سے دو سال پہلے پیش کیا اور مجھے خوشی ہوئی کہ اس اسمبلی نے اتفاق رائے سے کمیٹی کو refer کیا اور میں کہوں گا کہ پھر وہ بل بیور و کریسی اور سیاستدانوں کی چپلش کی نذر ہوا۔ وہ بل اس ہاؤس نے متفقہ طور پر کمیٹی کو refer کیا کہ ایک ایم۔ پی۔ اے کو یہ privilege بھی ہونا چاہئے کہ وہ سکول کو بھی visit کرے، وہ ہسپتال کو بھی visit کرے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے علاقے کے تھانے کو بھی visit کرے لیکن آج دو سال گزرنے کے باوجود وہ بل بتا نہیں کہاں کن فائلوں میں گم ہے؟ آج اس ساری بحث کے تیجے میں اور آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے کہ ایسے بل لے کر آئیں، جناب! یہاں ایم۔ پی۔ ایز کے privilege کو بڑھانے کے لئے کوئی بل آئے گا تو بیور و کریسی اس کا وہی حشر کرے گی جو میرے بل کے ساتھ دو سال سے کر رہی ہے کہ وہ بل کمیں فائلوں میں گم ہے اس لئے ہم کیسے کوئی پرائیویٹ بل لے کر آئیں، کیسے یہاں پر کوشش کریں جس سے ہم اپنے privilege بڑھا بھی سکیں اور اس کا تحفظ بھی کر سکیں؟ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: ممبر کا کام بس بل لے کر آنا ہے اس کے بعد اس کا ایک طریقہ کار ہے۔
محترمہ زادہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ زادہ سرفراز: جناب چیئر مین! میں نے ایک ایز کی تشویہ بنانے کے لئے order point of raise کیا ہے۔

جناب چیئر مین: تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! محترمہ کی چوتھی پانچویں چٹ آچکی ہے۔ یہ فرمائی ہیں کہ تشویہوں کے سلسلہ میں، جو بات ہوئی تھی اس کے بارے میں ہمیں کچھ بتایا جائے۔ وہ کہتی ہیں کہ بجٹ سیشن میں سی ایم صاحب نے کما تھا۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب چیئر مین! میں چیک کر کے محترمہ کو بتا دوں گا۔

جناب چیئر مین: محترمہ! راجہ صاحب کہتے ہیں کہ میں چیک کر کے انہیں بتا دوں گا۔ آپ راجہ صاحب سے مل کر ان سے پوچھ لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! آپ چیئر مین ہیں، آپ اس بل کے بارے میں کوئی direction یہ تو نہیں ہے کہ آپ کا کام بل لانا ہے اس کے بعد اللہ پر چھوڑ دیں۔ یعنی اگر چیئر کی طرف سے یہ آئیں گے comments ---

جناب چیئر مین: میں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ میں نے کہا ہے آپ بل لا نہیں انشاء اللہ اس پر عمل ہو گا۔ according to rules and procedure

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! یہ کون سے رو لز کے تحت ہے کہ وہ بل دو سال سے فالکوں میں پڑا ہوا ہے اور ہمیں تو یہ پتا نہیں ہے کہ وہ بل کس کمیٹی میں گیا ہے؟ تو اس پر آپ کوئی ruling دیں اور لاءِ منسٹر سے کہیں کہ وہ اس پر اپنا کوئی موقف دیں کہ دو سال سے وہ کس کمیٹی کے پاس ہے اور وہ بل کماں گم ہو چکا ہے؟

جناب محمد ایوب خان سلدریار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: خان صاحب! ایوب سلدریار صاحب کافی دیر سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ ان کی بات سن کر پھر راجہ صاحب سے آپ کی بات پوچھتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب چیئر مین! پہلے بھی اتنا تم مصالح ہو گیا ہے آپ ہر شخص کو point of order پر نام دیئے جا رہے ہیں، آپ مرباںی کر کے کارروائی کو آگے چلانیں۔
جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔ ایوب صاحب! آپ بات مختصر کر لیں۔

جناب محمد ایوب خان سلدیر انجنیئر مین! شکریہ۔ میں بہت مختصر بات کروں گا۔ میں point of order پر ہی بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ point of order کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ میں تو ان کے مقابلے میں چراغ تلے اندھیرے والی بات ہے یا بھیں کہ ہمیں سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ جو point of order کی بات ہے تو اس کا استعمال rules کے مطابق تو کبھی بھی نہیں ہوا۔ اس پر پہلے بھی اس ہاؤس میں بحث ہوئی تھی اور دونوں اطراف سے یہ بات طے ہوئی تھی کہ اس ہاؤس کی یہ روایت رہی ہے کہ باتوں کا جواب دینے کے لئے یہی استعمال کیا جاتا ہے اور اسی پر بولا جاتا ہے اور میں بڑی معدرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ اس کو خود راجہ صاحب بھی استعمال فرماتے رہے ہیں، اپوزیشن کے لیڈر صاحبان بھی استعمال فرماتے رہے ہیں۔ اگر ہم point of order کو rules کے مطابق استعمال کریں تو یہ تمام باتیں ختم ہو جاتی ہیں اور جس طرح آج ہمارے ایک بھائی کی دل آزاری ضرور ہوئی ہے لیکن وہ rules کے مطابق ہاؤس میں نہیں ہے۔ اگر وہ rules کے مطابق ہاؤس میں آتے تو ضرور ان کی دادرسی ہوتی۔ راجہ صاحب نے یہی فرمایا ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم یہاں رسوا ہوں، پورا میدیا ہمارے سامنے ہو اور ہم کا نسٹیبل اور اے۔ ایس۔ آئی کے بارے میں اپنی تحریک لائیں یہ ہماری بے عزتی ہے، ہم اس کا خیال رکھیں، ان کی یہ بات درست ہے۔ ہمیں اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہئے لیکن راجہ صاحب! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ آپ بھی ایک field worker کی حیثیت سے اس سیاست تک پہنچے ہیں۔ جب آپ اپنے کسی سائل کے مقدمے کے اندر اس کے لئے کہتے ہیں تو تھانے میں آپ کو ہیڈ کا نسٹیبل، یہ deal کرتا ہے اور اگر وہ ایک ممبر کے ساتھ اچھارویہ اختیار نہیں کرتا، بد تمریزی کرتا ہے تو پھر ظاہر ہے اس کے خلاف ہی تحریک استحقاق آئے گی اور دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ اگر میں تعریف کروں تو یہ خوشامد ہو گی کہ ہماری اس کمیٹی کی کارروائی اچھی رہی ہے، اچھی بات ہے ہونی چاہئے لیکن میں اس کے ساتھ ساتھ ایک تجویز دینا پسند کروں گا اور اگر وہ قابل عمل ہو تو اس پر ضرور عمل ہونا چاہئے کہ ایک ڈی۔پی۔ اداپنے کا نسٹیبل، ہیڈ کا نسٹیبل اور اے۔ ایس۔ آئی کو post کرتا ہے اور سب سے پہلی بات جو اخلاقی اقدار ہیں جو ایک عام شری کے ساتھ بھی

ہونی چاہئیں اس کو مد نظر رکھ کر نہیں کرتا تو ہماراں اگر تحریک استحقاق پیش ہو تو اس پر ڈی۔پی۔ اور کے بارے میں بھی ایکشن لیا جانا چاہئے کہ ایک وی آئی پی شخصیت کے ساتھ اس کے ماتحت کا یہ سلوک ہے تو اس سے بھی پوچھ گچھ ہو۔ (قطع کلامیاں)

میں قانون کی بات نہیں کر رہا، میں اخلاقی کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ درست فرمائے ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ آپ privilege motion کرنے دیں۔ راجہ صاحب کہتے ہیں کہ اگر ایسی بات کو پہلے ان کے علم میں لا یا بجائے وہ بھی اس میں کچھ sort out کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ آپ کی صوابید ہے اگر آپ privilege motion کو prefer کرتے ہیں تو وہ تو opposite ہی نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ پہلی اسمبلی ہے جس میں رپورٹ آئے بغیر اس تحریک کو تسلیم کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے refer کیا جائے تو اس لحاظ سے اب اس بات کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدریا: جناب چیئرمین! ان کی یہ بات قبل داد ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ ملک اصغر علی قیصر صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے اور ہاؤسمنگ منسٹر نے اس کا جواب دینا تھا۔ راجہ صاحب! وزیر ہاؤسمنگ اس وقت موجود نہیں ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! یہ تقریباً چار دفعہ pending ہو چکی ہے۔ اس کا جواب دینا اور جواب آنا گوار نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: یہ 441 ملک اصغر علی قیصر، چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمن (ایڈو وکیٹ) کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے اور اس کا جواب آتا تھا۔

قصور پورہ (لاہور) میں گندہ پانی پینے کی وجہ سے متعدد افراد پیٹ کی مختلف بیماریوں میں بیتلہ اور ہلاک

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! اس میں گھمے کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس کی کاپی

میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔ میں لکھا ہوا جواب پڑھ دیتا ہوں اس پر میں مزید کوئی comments نہیں دے سکوں گا اس لئے مناسب یہ ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب کا انتظار کر لیا جائے۔ کل ان کے سوالات آ رہے ہیں۔ وہ کل موجود ہوں گے تو اس کو take up کر لیں گے۔ ویسے اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

جناب چیئرمین: یہ کل تک pending کی جاتی ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ بہت سارے پارلیمانی سیکرٹریز ہیں اور ان کا یہ کام ہوتا ہے کہ جب وزیر موجود نہ ہوں تو انہوں نے جواب دینا ہوتا ہے اور اپنے ٹھیکانے defend کرنا ہوتا ہے۔ میری راجہ بشارت صاحب سے گزارش ہے کہ اتنے سارے پارلیمانی سیکرٹری ہیں اگر وزیر موجود نہیں ہیں تو کم از کم پارلیمانی سیکرٹری کو کام جاتا کہ وہ آکر اس کا جواب دیتے۔ یہ جو پارلیمانی سیکرٹریوں کی ایک فوج بھرتی کی ہوئی ہے اس کا کام کیا ہے؟ ہمیں یہ بتایا جائے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! آپ درست کہ رہے ہیں لیکن وزیر قانون صاحب بھی جواب دینے کو تیار ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! راجہ صاحب کا پوائنٹ بڑا ہے کہ اگر ہم میں سے کوئی حاضر نہ ہو تو اس کی تحریک کو آپ فوراً dispose of کر دیتے ہیں۔ مگر آپ دیکھیں کہ چار پانچ دفعہ اس کا جواب نہیں آیا۔ آپ اس پر کم از کم تھوڑے سے الفاظ ہی کہ دیں، یہ مفاد عامہ کا معاملہ ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے، یہ ایک طریق کار کے مطابق admit ہوئی ہے۔ اب یہ بتادیں کہ کس دن جواب آجائے گا؟

جناب چیئرمین: وزیر قانون نے بتایا ہے کہ کل ہاؤس گکے سوالات ہیں۔ وزیر ہاؤس گکہ موجود ہوں گے اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہوں گے اس کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔ کل اس کا جواب آجائے گا۔

راجہ ریاض احمد: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹریوں کی ایک فوج ہے۔ ان کے کام پر آپ رولنگ دے دیں کہ ان کا ہاؤس میں یا ہاؤس کے باہر کام کیا ہے؟

جناب چیئرمین: اس میں رولنگ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ رولنگ میں موجود ہے کہ وزیر کی غیر حاضری میں پارلیمانی سیکرٹری جواب دے گا۔

راجہ ریاض احمد: جناب چیئرمین! ایک فرزانہ نذیر صاحبہ کے علاوہ کوئی پارلیمانی سیکرٹری کام نہیں کر رہا۔ اگر کوئی مچھے کو defend کرتا ہے تو وہ فرزانہ نذیر صاحبہ ہیں۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ فرزانہ راجہ صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 593 ہے۔ محترمہ موجود نہیں ہیں لیکن یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آتا ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ اوقاف سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب اور محترمہ خود بھی نہیں ہیں، اس لئے اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد وقار صاحب!

جناب ارشد محمود گبو: وہ تھوڑی دیر کے بعد آجائیں گے۔

لاہور میں ناقص گوشت کی فروخت

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اب جناب سمیع اللہ خان اور محترمہ فرزانہ راجہ کی تحریک التوائے کار نمبر 596 ہے۔ میرے خیال میں یہ بھی پیش ہو چکی ہے۔ اس کا بھی جواب آنا ہے۔ اس کا جواب کس مچھے نے دینا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: میرے خیال میں لوکل باڈیز نے جواب دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جانور کے ذبح ہونے سے مارکیٹ میں گوشت بننے تک دو مچھے اس سلسلے میں کارروائی کرتے ہیں۔ ایک مچھہ لا یو شاک ہے اور دوسرا ہمارا لوکل گورنمنٹ کا ہیلتھ ڈپارٹمنٹ ہے۔ ہر مذبح خانہ میں ویٹر نری ڈاکٹر زتعینات ہیں جو زندہ جانوروں کو چیک کرتے ہیں اور ذبح کرنے کے عمل کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس طرح یہ عمل حفاظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے۔ ذبح ہونے کے بعد ہر جانور پر مناسب جگہ پر مہر ثبت کی جاتی ہے اور گوشت کے صحت مند ہونے کا سرٹیفیکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ ذبح ہونے کے بعد گوشت بننے کے لئے مارکیٹ میں لا یا جاتا ہے۔ یہاں 2001 Pure Food Act کے تحت محکمہ صحت لوکل گورنمنٹ کا عمل ڈی سی او کی زیر نگرانی اور ضلعی ناظم اور ای ڈی او ہیلتھ کی زیر سرپرستی گوشت کی کوالٹی کو حفاظان صحت کے اصولوں کے مطابق چیک کرتا ہے۔ گوشت بننے کی جگہ گندی یا نامناسب ہو، جانی نہ لگی ہو یا گوشت کی کوالٹی خراب ہو جیسا کہ گوشت میں پانی کی ملاوٹ کی شکایت کی گئی ہے۔ ایسی صورت میں یا شکایت موصول ہونے

پر متعلقہ عملہ ضروری کارروائی کرتا ہے جو کہ وارنگ سے لے کر چالان کی صورت میں کی جاتی ہے اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ جب متعلقہ ٹکھے سے ہم نے جواب لیا تو یہ تحریری جواب آیا لیکن اس کے علاوہ ہمیں جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پانی ملانے کے معاملے میں اسی صورت وہ کارروائی کرتے ہیں جب انہیں شکایت موصول ہو لیکن جو دوسرا طریقہ کارانہوں نے بتایا ہے کہ مذکون خانے میں جب جانور ذبح ہوتا ہے، ڈاکٹر اس کو چیک کرتا ہے اور مر لگائی جاتی ہے لیکن اس کے علاوہ جو گوشت بازار میں ڈاکٹر کی مر کے بغیر بکتا ہے۔ اس کے خلاف بھی کارروائی کی جاتی ہے۔ میرے پاس اس بات کی تفصیل موجود ہے جو اس سلسلے میں محلہ صحت نے اس وقت تک کارروائی کی ہے لیکن میں یہاں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں جتنی بھی کارروائی کی جائے اور جتنے مؤثر طریقے سے کی جائے وہ کم ہے۔ ہمیں مزید بہتری کی طرف جانا چاہئے اور جسکے کو اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ زیادہ مؤثر طریقے سے چینگ کرے اور حفاظان صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کارروائی کرے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سمیع صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس میں لاہور کے جو شری ہیں وہ جس طرح کا گوشت استعمال کر رہے ہیں میری نشاندہی می تھی کہ وہ پانی ملا گوشت ہے اور ایک رپورٹ بھی آئی ہے کہ لاہور میں تقریباً 60 سے 70 فیصد گوشت میں پانی ملا ہوتا ہے۔ یقینی بات ہے کہ انہوں نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے behalf پر جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: راجح صاحب نے فرمایا ہے کہ اس معاملے میں شکایت پر کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی آدمی اس بات کی شکایت کرے گا تو کارروائی ہو گی باقی معاملات میں انہوں نے ہدایات دی ہوئی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں اسی طرف آرہا ہوں کہ جب 60 سے 70 فیصد گوشت پانی ملا بیچا جاتا ہے۔ اب عام شری جو گوشت خریدنے جاتا ہے، اس کو فوری طور پر پتا نہیں چلے گا۔ آپ بھی گوشت خریدنے چلے جائیں تو آپ کو بھی بالکل پتا نہیں ہو گا۔ یہ تو کسی ویٹر نری ڈاکٹر یا اس شعبہ سے متعلقہ کوئی آدمی کر سکتا ہے۔ یعنی عام شری بہت کم ہوں گے جو اس کو پہچان سکیں اور اس کی نشاندہی کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کی جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے اس کی ترجیحات کچھ اور ہیں یعنی لاہور شر میں یہ بھی ملاوٹ کی ایک جدید شکل جو گوشت میں ملاوٹ ہو گئی ہے۔ پہلے سوچایا سمجھتا جاتا تھا کہ گوشت میں ملاوٹ نہیں ہو سکتی۔ اب

ملاوٹ کرنے والا جو مافیاہ وہ اتنا یڈ وانس ہو گیا ہے کہ اس نے گوشت میں بھی پانی ملا کر بیچنا شروع کر دیا ہے لیکن لاہور کی ضلعی حکومت کی ترجیحات میں لاہور کے شریوں کی صحت کا خیال رکھنا نہیں ہے۔ میں اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے اس طرف نشاندہی کروار ہا ہوں کہ ان کا عملہ بھی کم ہے اور یقین مانیے بعض قصاص ایسے ہیں کہ جن کے پاس اپنی مریں ہیں، وہاں کوئی ویڈر نری ڈاکٹر نہیں جاتا۔ وہ خود اس پر مریں لگاتے ہیں۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ضلعی حکومت کو موثر بنانے کے لئے ہمارا ہاؤس اس کے لئے کوئی کمیٹی بنائے جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے پوچھ سکے۔ چونکہ لاءِ منسٹر نے تو بالکل جو جواب آیا ہے اس کے حوالے سے یقین دہانی کر ادی ہے لیکن لاہور کے ساتھ فیصلہ شری پانی ملا گوشت استعمال کر رہے ہیں۔ میں کہوں گا کہ چاہے اسمبلی کے ڈاکٹر پر مشتمل کوئی کمیٹی بنائیں۔ چونکہ آپ نے کہا ہے کہ عام شری کی طرف سے کوئی شکایت آئے گی تو ایکشن لیں گے۔ وہ تو ممکن نہیں ہے کہ میں یا کوئی اور بندہ گوشت خریدنے جائے تو وہ پہچان سکے کہ اس میں پانی ملا ہوا ہے یا نہیں؟ اس میں اگر کوئی ایسا انتظام ہو جائے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس میں مزید کوئی بہتر کام کر سکے تو وہ مناسب ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں زیادہ موثر طریقے سے کارروائی کی جائے۔ معزز رکن نے یہ فرمایا کہ کوئی ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے۔ ہمیں خوشی ہو گی کہ اگر ہاؤس کا کوئی ممبر گوشت کی دکانوں کو چیک کرنا چاہتا ہے تو We are there to assist him فرزانہ نزیر صاحبہ اپنے آپ کو volunteer کر رہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے، مکملہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے we will assist her اور جو بھی وہ کارروائی کرنا چاہیں گی ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے احکامات کی تعمیل کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن اپنی تحریک التوائے کار کو مزید press نہ کریں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب افرزانہ نزیر صاحبہ کے ساتھ mover کو بھی شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! دونوں کو شامل کر لیں۔

جناب چیئرمین: فرزانہ نزیر صاحبہ اور سمیع اللہ خان صاحب ہوں گے۔ خان صاحب! آپ اس کو مزید

نہیں کرتے؟ press

جناب سمعی اللہ خان: نہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضی: پواہت آف آرڈر۔ میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: بھی۔

سید حسن مرتضی: محترمہ فرزانہ نذیر صاحب کی بڑی ہمت ہے کہ انہوں نے اس کو accept کر لیا ہے۔ یہ کام تو ویٹر نری ڈاکٹر کا ہے تو براہ مریانی آپ ان سے یہ کام نہ لیں۔

جناب چیئرمین: چونکہ اسمبلی میں ویٹر نری ڈاکٹر کوئی نہیں ہے۔ اس لئے گزارنا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: ڈاکٹر چونکہ dissection کرتا ہے اس لئے اسے پتا ہوتا ہے کہ کوشت کے white fiber کیا ہیں اور red fiber کیا ہیں؟ یہ ویٹر نری ڈاکٹر کا کام نہیں ہے، یہ ایک بی بی ایس ڈاکٹر کا کام ہے۔

جناب سمعی اللہ خان: جناب چیئرمین! میں اس کو چونکہ پریس نہیں کر رہا لیکن میری گزارش ہے کہ گوشت گھروں میں پکایا جاتا ہے اور خواتین کا زیادہ concern ہے تو ڈاکٹر فرزانہ کے ساتھ اگر اپوزیشن سے عابدہ بیگم یا اور خاتون ہو تو بہتر ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: انشاء اللہ یہ کمیٹی بھی دیسے ہی کام کرے گی جس طرح استحقاق کمیٹی کر رہی ہے۔ ٹی اے / ڈی اے بنیں گے، آگے بات نہیں چلے گی۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ کو یہ بتا ہونا چاہئے کہ جو اس طرح کی کمیٹی بنائی جائے گی اس کا کوئی ٹی اے، ڈی اے نہیں ہوتا۔ جس طرح آپ کالی اے، ڈی اے نہیں ہے اس طرح ان کا کبھی نہیں ہے۔ اگلی تحریک محترمہ فرزانہ راجہ کی ہے، تشریف نہیں رکھتیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے عوام کو اچھی خوراک مہاکریں جو ملاوٹ سے بالکل پاک ہو اور انشاء اللہ پوری قوم کے لئے یہ بڑی خوشخبری ہو گی جو راجہ صاحب نے مجھے ذمہ داری دی

ہے۔ آج تک انشاء اللہ ساری ذمہ داریاں نبھائی ہیں اور یہ بھی نبھاؤ گی یا تو قصائی رہے گا یا گوشت صحیح رہے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد نپوانت آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی۔

راجہ ریاض احمد: جناب چیئرمین! مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ملک احمد خان صاحب کو یہ استحقاق کمیٹی کا فوبیا ہو گیا ہے اور میں پورے ہاؤس کے سامنے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جمازنیب اتیاز گل ہمارے ایمپی اے ہیں۔ انہوں نے آئی جی جیل خانہ جات اور سپرنٹنڈنٹ کے خلاف تحریک استحقاق دی تھی اور یہ ملک صاحب اس کمیٹی کے ممبر تھے انہوں نے ان کی سفارش کی اور یہ ہم تمام ممبروں کے پاس آئے تھے کہ ان کو معاف کر دیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ ملک احمد خان نے سپرنٹنڈنٹ جیل اور آئی جی کی کمیٹی میں سفارش کی تھی۔

جناب چیئرمین: اب تحریک التوائے کا نمبر 604 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: میں on the floor of the House کہتا ہوں۔ مجھے بولنے کا موقع دیں۔ This is not something کہ جس کو ہم ایسے kill کر کے آگے چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: اسمبلی میں اس قسم کی گفتگو نہیں ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! جب میر انام لے کر بات ہو گی۔ Under the rules I can ask آپ سے اجازت مانگ رہا ہوں کہ مجھے اجازت دیں۔ اگر میر انام لے کر بات نہ کرتے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اب مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔ اب اگر 9 یا 10 مینے ایک ایک پوائنٹ کو لے کر چلیں گے، صرف اے، ڈی اے کی خاطر کمیٹی میں کام کریں گے تو ہم ان کی سفارش کیوں نہ کریں، کیوں نہ کریں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! میر بانی فرمائیں۔ جب گل صاحب تشریف رکھتے ہوں۔ گل صاحب نے پہلے بھی کہا تھا کہ ملک صاحب بات کر کے باہر چلے جاتے ہیں، انہیں بلا نہیں میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ جب

وہ آتے ہیں تب آپ یہ بات کریں۔ ان کی موجودگی میں بات کریں وہ آپ کو جواب دیں گے۔
جناب جماں زیب امیاز گل: جناب چیئرمین! میں بات کرتا ہوں۔
جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب جماں زیب امیاز گل: جناب چیئرمین! اپنی بات تو یہ ہے کہ ملک صاحب نے admit کر لیا ہے کہ انہوں نے سفارش کی تھی کیونکہ 9 مینے تک یہ کام ایسے چل رہا تھا۔ اب ان سے پوچھیں کہ کیا یہ سفارشی اس وقت بنے کہ جب اس پولیس آفیسر کو ان کی رتبخ میں ڈی آئی جی لگایا گیا کیونکہ یہ بہت حوصلے والے ہیں۔ یہ stick کے ساتھ آئے تھے ویسے سفارش کرنے نہیں آئے تھے، ان کو بھیجا گیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے مجھے خود کہا تھا، یہ کھڑے ہو کر on oath کیں، انہوں نے کہا کہ ہماری مجبوری ہے، ملک جو سپرنٹنڈنٹ جیل ہے وہ میرا عزیز بھی ہے، اس کو رکھتے ہیں لیکن ڈی آئی جی کو چھوڑ دو کیونکہ ہمیں وہاں کام پڑتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ ملک صاحب! آپ کے والد صاحب نے آپ کو اپنی سن میں پڑھا کر پیسے ضائع کئے ہیں کیونکہ آپ میں صرف اور صرف اس طرح کی ڈرامہ بازی آئی ہے، کوئی حوصلہ نہیں آیا۔ میں نے کہا کہ یہ کہاں کی بہادری ہے کہ "مگر یاں نوں چھڈ دیو تے ماڑیاں نوں پھر لوا"

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! ایک سینڈڈ بھئے گاپلیز۔
جناب چیئرمین: کیا یہ جعل ڈسکشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! آپ تو مجھے بات ہی نہیں کرنے دیتے۔ کیا آپ کی مجھ سے کوئی ذاتی عداوت ہے؟

جناب چیئرمین: جی، بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: میں جب بھی کھڑا ہوتا ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیں۔ آپ مجھے بات کرنے کا موقع تودیں اور مردانی فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ جو بھی بات کرنا چاہتے ہیں، کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! اپنی بات یہ کہ یہ on record ہے، سارے ریکارڈ

لاکر ہاؤس کے اندر پیش کیا جاسکتا ہے۔ At that time, IG Prisons Mr. Hanif an کا کیا نام تھا مجھے ابھی یاد بھی نہیں ہے، شاید پروین حنف راجپوت He was IG Prisons. He was ملسل آپ کی کمیٹی مینگز کے اندر transferred as DIG اور چاروں or transferred as DIG for no reason یہ جہانزیب امیاز گل صاحب کئے ہیں کہ میں نے کہا کہ کام کرنے کے لئے کسی سے بات کریں۔ We hold the courage and we can ourselves do it بات کرنی ہو، کر سکتے ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے کسی کزن کی سفارش تو نہیں کی، میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اس آدمی کو چھوڑ دو جس نے آپ کے ساتھ کوئی بد تیزی کی یا آپ کو جیل میں داخل نہیں ہونے دیا۔ وہ میرا قریبی عزیز تھا They should go and sit I say | But still کہ جو آفیسر زکام کرنے والے ہیں in their offices اور ہاں پر پبلک بھی ذلیل ہو رہی ہے، بندے بھی ذلیل ہو رہے ہیں اور اب پانچ پانچ دن کمیٹی میں لا کر ان کو بٹھانے رکھتے ہیں جن کا وہاں پر کوئی function نہیں ہے۔ آپ کی کمیٹی کا جو مقصد ہوتا ہے اس کے لئے ہمیں تو کوئی معدالت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں میں بھی سفارش کرتا ہوں اور میں نے کی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اس کو pardon کر دیں، کسی کے لئے معافی کروانا اگر کوئی بری بات ہے تو ٹھیک ہو گی۔ اگر استحقاق کمیٹی کا آپ نے track right کرنا ہے تو I am talking just on those files. If Jehanzeb Imtiaz Gill wants to be personal and say کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں اور یہ کیا کہنا چاہتے ہیں That is another issue بات یہ ہے کہ استحقاق کمیٹی میں میں چھوڑ دفعہ meet کرتی ہے۔ اگر آپ نے تین سال میں 44 تھاریک نمباہی دی ہیں تو کوئی احسان کیا ہے؟ آپ کو تو ایک ایک دن میں پانچ پانچ ایجنسیز کے رکھنے چاہیئے۔ جب آفیسر آپ کے سامنے آکر بیٹھے know کہ بات کرتے وقت چیز میں کو اس نے بات کیا کہنی ہے؟ میں ایک اور چیز آپ کے نوٹس میں لے آؤں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کریں۔ انہوں نے آپ سے بات کی ہے کہ آپ نے اپنے بھائی کی سفارش کی اور کہا کہ اسے رگڑ دو۔ بہر حال یہ بری بات ہے اس بارے میں، میں کچھ نہیں کہتا۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: میں نے جو بات کی ہے، میں حاگہ ہتا ہوں کہ میں نے بات کی

ہے۔ حکومت کا وقت تو نہ ضائع کریں۔
رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب چیئرمین: جی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین میں ای ماں پر دو issues ہیں۔ پہلا تو یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ استحقاق کمیٹی بہت زیادہ meet کرتی ہے They meet under the Rules of Procedure آپ چیے meet کرتے ہیں 7,8,9,10 جو دن ملے That is within their domain جو وہ کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ تمام دیا جاتا ہے کہ آپ اس کا جواب ایک ماہ میں دے دیں۔ آپ نہیں دیتے، وہ ہاؤس میں آتا ہے آپ اس کی توسعہ مانگتے ہیں تو ہاؤس اس کی توسعہ دے دیتا ہے۔ اگر ہاؤس توسعہ دے دیتا ہے تو legal issue that becomes جوانوں نے اٹھایا ہے کہ جمازیب گل صاحب کی جو تحریک استحقاق تھی That was a constitutional privilege اور motion being a student of law اج بتا چلا مجھے اکھلے اس کو support کیا ہے۔ اب اس کا جواب یہ دیا ہے کہ وہ نو میں سے چل رہی تھی۔ I think he is an Ex-Officio member of that Committee and کہ آپ اس کا فیصلہ تمیں دن کے اندر اندر کریں کیونکہ یہ ضروری ہے۔ اگر تو ان کے مطابق Committee meet کیا ہے تو پھر ان کا پوائنٹ آف آرڈر ٹھیک ہے، اگر انوں نے اس کا فیصلہ واپس نہیں بھیجا پھر بھی ٹھیک ہے لیکن اگر ہاؤس اس کی توسعہ کرتا ہے اور Privilege Committee کو چلنچ کرنا I must appreciate your gesture and patience میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس حوصلے کے ساتھ آپ نے ان کی بات سنی ہے۔

I think you deserve more respect than he sholud not have spoken with the attitude which he has spoken in the House when you are in the Chair.

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈی آئی جی عمدہ کے ایک افر کو بلا جواز بلا یا جاتا رہا۔ اس میں بات یہ ہے کہ جب بھی کسی ڈیپارٹمنٹ کے آدمی کے خلاف کوئی تحریک استحقاق آتی ہے تو ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کو ایکسپرٹ کی حیثیت سے بلا یا جاتا ہے۔ میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا کیونکہ آپ اس پر بہت زیادہ بول چکے ہیں اب تھوڑا سا سرکاری کام رہ گیا ہے۔ آپ نے ہر روز بات کرنی ہے۔ اگر کوئی بات کرنی ہے تو کل کر لجئے گا یا جب میں چیئر پر نہیں ہوں گا تو آپ جتنی مرضی بات کر لیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی کو take up کرتے ہیں۔

جناب حسن مرتفعی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: آپ کارروائی کو چلنے دیں۔ بحث کے دوران جتنی مرضی بات کر لجئے گا۔

جناب حسن مرتفعی: جناب چیئر مین! میں ایک انتتاںی اہم مسئلہ کے بارے میں ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہنگ میں لا یو اسٹاک میں کچھ بھرتیاں کی گئی ہیں جو کہ بوگس تھیں جس پر حکومت پنجاب نے، وزیر اعلیٰ صاحب نے اور وزیر لا یو اسٹاک نے ان بھرتیوں کو روک دیا اور احکامات جاری کئے اور دو ماہ تک کوئی لست تیار نہیں کی گئی اور دو ماہ کے بعد ایسے لوگوں کی لسٹیں تیار کی گئیں جو انٹرویو میں شامل ہی نہیں ہوئے تھے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور قومی اخباروں میں کافی دنوں سے اس پر شور مجاہدیا جا رہا ہے۔ اس میں DLO صاحب نے اخباری مناندوں سے بتیں کرتے ہوئے بتایا ہے کہ مجھ سے گن پوائنٹ پر ان لسٹوں پر دستخط کروائے گئے ہیں اور اب ڈی سی اور ناظم ضلع جہنگ نے سکرٹری لا یو اسٹاک کو ایک چھٹی بھجوائی ہے کہ ان کو valid کیا جائے اور یہ بھرتیاں کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: ابھی وزیر لا یو اسٹاک بیان پر موجود نہیں ہیں۔ جماں تک مجھے معلوم ہے کہ تمام پنجاب میں جتنی بھی بھرتیاں ہو رہی تھیں وزیر اعلیٰ کے حکم سے یہ روک دی گئی تھیں اور اب دوبارہ درخواستیں مانگی گئی ہیں لہذا اب نے سرے سے دوبارہ درخواستیں دی جائیں گی۔

جناب حسن مرتفعی: جناب چیئر مین! پرانی لسٹوں پر ہی بھرتیاں کی جا رہی ہیں اور وزیر لا یو اسٹاک نے تو کچھ بھی نہیں کرنا انہوں نے تو وقت ہی ضائع کرنا ہے۔ اس کا جواب توجہ صاحب ہی نے دینا ہے اور وہ موجود ہیں۔

جناب چیئر مین: آپ کو توجہ صاحب کل تک اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! راجہ صاحب صرف اتنی assurance دے دیں کہ یہ جو بھرتیاں ہیں یہ غیر قانونی ہیں He will talk to the concerned person لا یوٹاک کے وزیر نے بھی تو یہی سٹیمٹنڈ دینی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب چیئر مین! میرے علم میں یہ بات نہیں ہے یہاں پر ابھی یہ بات میرے نوٹس میں آئی ہے لہذا میں اسے چیک کر کے ان کو جواب دے سکتا ہوں اس لئے میں معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ یہ اخباری تراشے مجھے دے دیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ اگر قواعد و ضوابط کی کوئی خلاف ورزی کی گئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا نوٹس لیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: میرے خیال میں یہ بھرتیاں منسوخ کر دی گئی تھیں اور دوبارہ درخواستیں مانگی گئی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: آپ درست فرمار ہے، ہیں۔

سرکاری کارروائی

پنجاب کے طبی اور صحت کے اداروں کی کارکردگی کی روپورٹ

بابت سال 2003-04 پر عام بحث

جناب چیئر مین: راجہ صاحب! آپ کل تک اس بات کو لکیڑ کر لیں۔ Now general discussion on the Report of Annual Performance of Medical and Health Institutions in the Punjab for the years 2003 and 2004 شروع کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز وزیر صحت کی تقریر سے ہو گاتا ہم دیگر ارکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنے ناموں کی چیزوں مجھے بھجوادیں۔ جناب وزیر صحت!

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب چیئر مین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ Punjab Medical Health Institutions Act 2003 اجنبی میں پیش کیا گیا تھا تو اس میں ایک تجویز اپوزیشن کی طرف سے آئی تھی کہ ہمارے انسٹی ٹیو شنز اور جو ٹیچنگ ہسپتال ہیں ان کی performance کی جو مانیٹر نگ ہے کیونکہ بورڈ آف مینجنمنٹ ان انسٹی ٹیو شنز کو چلا رہے ہیں تو ان کی performance کی مانیٹر نگ کا حق اسمبلی اور ارکان اسمبلی کو ملتا چاہئے تو ہم نے ان کی تجویز کو قبول کیا اور پھر یہ بل کا حصہ بنی اور acts کا حصہ بنی۔ اس لحاظ سے ہمارے

پاس جو رپورٹ میں ایوان میں پیش کی گئی ہیں ان کی تعداد 12 ہے اور ان کے ساتھ اگر affiliated ہسپتال ملائیں تو تقریباً 17 بڑے ٹیچنگ ہسپتالوں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جا رہی ہے۔ میں چند گزارشات عرض کروں گا ایک یہ کہ ہمارے یہ جو تمام انسٹیٹیوشنز ہیں یہ غریبوں کے انسٹی ٹیوشنز ہیں۔ یہ وہ ہسپتال ہیں جہاں پر پنجاب کا ہر شری بلکہ بعض اوقات پنجاب سے باہر دوسرے صوبوں کے شری آکر اپنا علاج کر داتے ہیں۔ پچھلے دو اڑھائی سال میں ہم نے جو کام کئے ہیں ہمارا focus ایم جنسی روز میں تھا۔ اس میں وزیر اعلیٰ کا سب سے بڑا پراجیکٹ SEMS کیتے ہیں جس پر ہم نے تقریباً سو ارب روپے خرچ کئے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راولپنڈی سے رحیم یار خان تک ان 17 بڑے ہسپتالوں میں پنجاب کے ہر بیمار شری کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور خواہ دہا پسین کی گولی ہو یا Streptokinase کا چھ ہزار روپے کا الجگشنا، مفت دیئے جاتے ہیں۔ 24 گھنٹے سے 48 گھنٹے تک ان سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی، کوئی دوایاڑپ کا خرچ نہیں لیا جاتا۔ میں صرف یہ بتاؤں گا کہ لاہور جنرل ہسپتال ہمارا ایک کمزور ہسپتال تھا۔ پچھلے چالیس پچاس سال سے اس کے ایم جنسی ورز پنجاب کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں سب سے کم تھے۔ جب ہماری حکومت بی تو ایم جنسی میں اڑھائی سو سے تین سو مریض آتا تھا۔ انہی زلزلہ سے متاثراہ افراد کو دیکھنے کے لئے چار روز پہلے میں اس ہسپتال گیا تو وہاں کے ایم ایس اور پرنپل نے مجھے جو ڈیباڈ کھایا کہ ہمارا جو سب سے کمزور ہسپتال تھا یہ ہسپتال سب سے غریب آبادی کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ وہاں پر زیادہ سے زیادہ دوسرا ایم جنسی مریض آتے تھے اور 2003 سے پہلے لوگ اس کی سرو سز سے unsatisfied تھے اب اللہ کے فضل و کرم سے چھ سو کے قریب یعنی کہ تین گناہ زیادہ مریض آتے ہیں اور satisfaction کا معیار یہ ہے کہ ان مریضوں کو سوالنامے دیئے جاتے ہیں کہ آپ بتائیں کہ کیا آپ ہماری سرو سز سے مطمئن ہیں؟ لوگ اس کی سرو سز کی تعریف کرتے ہیں کہ ہمیں یقین نہیں آتا کہ آپ نے ایم جنسی کے حوالے سے کم از کم فوری طور پر جو تبدیلیاں کی ہیں ان سے ریلیف ملا ہے جس سے غریبوں کی جانیں بچی ہیں اس کی شاید مثال نہیں ملتی۔ یہ صرف ایک ذاتی تجربہ میں بتا رہا ہوں اور اسی طرح میو ہسپتال، سرو سز ہسپتال، بہاو پور کے ہسپتال، نشرت میدیکل ہسپتال میں بھی حالات اللہ کے فضل و کرم سے بہت بہتر ہو گئے ہیں اور ہم بڑے transparent and good principle کے تحت اپنی حکومت چلاتے ہیں اور ہم اسی transparency کے تحت یہ تمام رپورٹ میں ایوان میں open discussion کے پیش کرتے ہیں تاکہ مزید تجاویز آئیں اور ہم اپنے ایکشن میں مزید بہتری کر سکیں۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، سید احسان اللہ وقار صاحب! جن کی تحریک پر یہ رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ وہ اس پر بات کریں۔

سید احسان اللہ وقار صاحب: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب چیئر مین! بہت بہت شکریہ۔ ہسپتاں کی رپورٹ بہت ہی تفصیل سے یہاں پیش کی گئی ہیں اور ان سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ ہمیلٹھ کنیر کی سرو سرز میا کرنے والے سب سے اہم اداروں میں بہت سارے مسائل ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک بھی ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت کو اس بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ حکومت کی سب سے اہم ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ وہ اس ملک کے اندر رہنے والوں کی صحت کے حوالے سے ان کی مدد اور تعاون کرے۔ اگر آپ نے یہ اندازہ لگانا ہو کہ اس ملک میں سو شل سرو سرز کی کیفیت ہے تو اس ملک کے ہسپتاں کو دیکھ لیں یا اس ملک کے تعلیمی اداروں کو دیکھ لیں۔ صوبہ پنجاب کے سینئر اور اہم ترین ہسپتاں کی رپورٹ ہمارے پاس پیش ہونے سے اندازہ ہوتا ہے اور ان رپورٹ سے یہ پتاقچلتا ہے تو اس بارے میں دو تین گزارشات پیش کرتا ہوں کہ ان اداروں کی رپورٹ میں یہ کام گیا ہے کہ تقریباً ہر ادارے میں سٹاف کی شدید کمی ہے مثلاً قائدِ اعظم میڈیکل کالج اور وکٹوریہ ہسپتال کے متعلق رپورٹ میں موجود ہے کہ ایک ہزار چھ سو چھیانوے ٹینکنیکل سٹاف کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور میں پروفیسر ووں کی پوسٹیں خالی ہیں، اکتنیں ایسوں سی ایٹ پروفیسر ووں کی خالی پڑی ہیں، پچاس اسٹینٹ پروفیسر ووں کی پوسٹیں خالی ہیں، Demonstrators کی چھتیں پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔ اسی طرح دو سو پچیس پوسٹیں سرو سرز ہسپتال میں ابھی بھی خالی ہیں۔ شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان کے متعلق رپورٹ میں موجود ہے کہ تین تیس گزیٹ پوسٹوں میں سے بارہ فل پروفیسر ووں کی ہیں جن میں سے نو خالی پڑی ہیں اور صرف تین up fill ہوئی ہیں اور دو پروفیسر چھٹی پر گئے ہوئے ہیں۔

جناب والا! اگر کسی ہسپتال کے اندر مریضوں کو دیکھنے کے لئے ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہوں گے اور وہاں پر sanctioned posts ہی موجود نہیں ہوں گی تو ایسے میں اس ہسپتال کی حالت بیان کرنے کے لئے کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ بہت سارے ہسپتال بہت ہی پرانے بنے ہوئے ہیں مثلاً فیصل آباد ہسپتال 1956 میں قائم ہوا اور یہ ہسپتال بہت سارے علاقوں کو cover کرتا ہے لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک اس ہسپتال میں Burn Unit موجود نہیں ہے۔ بیشتر ہسپتاں میں جدید مشینری موجود نہیں ہے اور جماں یہ موجود ہے وہاں پر اس میں سے بہت ساری مشینری خراب ہے اور اس رپورٹ

میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ خراب مشینری کو ٹھیک کروانے کے لئے technical approval کے لئے اتنے مشکل مراحل درپیش ہوتے ہیں کہ بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ الائیڈ ہسپتال راولپنڈی کی روپورٹ میں صفحہ نمبر 3 پر یہ کہا گیا ہے کہ technical sanctions کی ہوتی ہے اور وہ جان بوجھ کے بعض دفعہ یہ کہا جاتا ہے کہ کچھ سینٹر ڈاکٹروں نے اپنی مشینری install کی ہوتی ہے اور وہ جان بوجھ کر خراب مشینری کو ٹھیک نہیں کرواتے کیونکہ وہ گورنمنٹ کی جانب سے غریب مریضوں کو ملنے والی سہولت سے فائدہ اٹھانے کی وجہ سے اپنی مشینری سے کمرشل مشینری استعمال میں لاتے ہیں تاکہ ان کی آمدن کا ذریعہ چلتا رہے۔

جناب چیئرمین! بت چھوٹی چھوٹی چیزوں کے بارے میں بھی روپورٹ میں ذکر ملتا ہے اور افسوس ہوتا ہے کہ یہ چیزیں بھی ہسپتالوں میں نہیں ہیں تو کیونکہ گنگارام ہسپتال والوں نے کہا ہے کہ یہاں پر پانی کی شدید قلت رہتی ہے اور سیورچ کی خرابی بار بار کرنے کے باوجود اس کی اصلاح نہیں کی گئی۔ میں نے روپورٹ سے یہ بھی اندازہ لگایا ہے کہ یہاں ماذرن میڈیکل ریسرچ کی کسی روپورٹ میں کوئی indication نہیں ملتی کہ وہاں جدید ترین ماذرن میڈیکل ریسرچ ہو رہی ہے اس کو پوری دنیا سے آکھا کر کے ان ہسپتالوں میں implement کرنے کے لئے یا گائیڈ کرنے کے لئے یا ڈاکٹروں کی ٹریننگ کے لئے کیا انتظامات ہیں؟ میں نے یہ پوری روپورٹ دیکھی ہے training of doctors observe کرنے کے کیا پڑتی۔ اس وقت جدید ریسرچ پوری دنیا میں مختلف اداروں میں ہو رہی ہے، اس کو observe کرنے کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟ الائیڈ ہسپتال کی روپورٹ میں یہ بھی شکایت کی گئی ہے کہ زکوٰۃ فضہ نہیں برداشت نہیں ملتا۔ ہسپتال کو جب زکوٰۃ فضہ نہیں ملے گا تو بہت سارے غریب اور مستحق مریض مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اور ان کے لئے علاج کروانا مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب والا! نشتر میڈیکل کالج اور ہسپتال ہمارا بہت قیمتی ہسپتال اور قیمتی ادارہ ہے اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے بعد یہ اہم ترین ہمارا میڈیکل کالج ہے جس کی بت اچھی reputation ہے لیکن اس کی بلڈنگ بہت پرانی ہو چکی ہے اور اس روپورٹ میں بھی اس کا ذکر ہے اور شاید یہ 1950 یا 1956 میں کالج بناتھا جس کی بلڈنگ کی جگہ جگہ سے حالت خستہ ہو چکی ہے اور ہسپتال بھی بڑا ہی خستہ ہو چکا ہے المذا اس کی renovation کے لئے حکومت مناسب فضہ فراہم کرے۔

جناب چیئرمین! ان روپورٹس کو میں نے تفصیل سے دیکھا تو کسی روپورٹ کے اندر یہ اندازہ نہیں

ہوا کہ آڈٹ رپورٹس پر کیا کیا اعتراضات کئے گئے ہیں۔ آڈٹ رپورٹس کی تفصیل اس کے اندر موجود نہیں ہے اور اگر آڈٹ میں کوئی اہم اعتراضات کئے گئے تو ان کا انہوں نے کیا جواب دیا اور کس طرح اس اعتراض کو رفع کیا اور اس کی اصلاح کے لئے کیا کو ششیں کی گئیں؟

جناب چیئرمین! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ بھی بد قسمتی ہے کہ ہمارے ان ہسپتاں والوں اور کالجوں میں نوجوان ڈاکٹروں کی حوصلہ افزائی کا کوئی انتظام نہیں ہے اور ہاؤس جاب کے لئے آنے والوں سے بیگاری جاتی ہے اور انہیں کوئی پیسے نہیں دیتے جاتے اور بہت ساری پوسٹیں ہیں مثال کے طور پر سرسز ہسپتال کے اندر اگر 25 پوسٹیں sanctioned honorarium کے ساتھ ہیں تو وہاں پر ڈیریٹھ ڈیریٹھ سو یادو، دو سو ڈاکٹر کام کر رہے ہوتے ہیں جو کہ بے چارے ساری ساری رات ڈیوٹیاں دیتے ہیں کیونکہ سینر ڈاکٹرز اپنے گھروں میں آرام کر رہے ہوتے ہیں اور ہاؤس جاب پر آئے ہوئے ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہوتے ہیں لیکن انہیں کوئی اعزازی نہیں دیا جاتا۔ میں وزیر صحت جو کہ خود بھی ایک اچھے اور competent ڈاکٹر ہیں سے یہ درخواست کروں گا کہ ہمارے نوجوان ڈاکٹروں کی حوصلہ افزائی کے لئے جماں پر بھی ہاؤس جاب پر نوجوان ڈاکٹروں کو تعینات کیا جاتا ہے انہیں ضرور ملنا چاہئے تاکہ وہ دل لگا کر خدمت کر سکیں۔

جناب والا! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ان نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کی ٹریننگ کے لئے بہتر سولیات میا کریں گے۔ ہمارے سینر پروفیسروں اور ریٹائرڈ بزرگ ڈاکٹروں کا knowledge معاف کریں وہ بت outdated ہو چکا ہے۔ نئے ڈاکٹروں اور نئے نوجوانوں کو آپ تربیت دیجئے، ان کی مدد کجئے اور ان کی ٹریننگ کا انتظام کبھی انشاء اللہ ان کا knowledge یضوں اور عوام کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناح ہسپتال اور علامہ اقبال میڈیکل کالج میں، میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ فیل ہونے والے طلباء کا تناسب گزشتہ سال 2003 میں 43 فیصد تھا جو کہ بہت بڑی ratio ہے کہ 43 فیصد بچوں کا امتحان میں فیل ہو جانا اور اس سے پہلے 2002 میں فیل ہونے والوں کا تناسب 41 فیصد تھا یہ تناسب بجائے کم ہونے کے مزید بڑھ گیا ہے۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کر سی صدارت پر متمکن ہوئے)

بہت سارے والدین اپنائیٹ کاٹ کر اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت کی سولتیں فراہم کر رہے ہوتے ہیں اس میں بچوں کی بھی غلطی ہو سکتی ہے، ان کی نالائقی ہو سکتی ہے لیکن اس میں discipline indiscipline show کرتا ہے

اگر وہاں پر پڑھائی کا معیار سخت ہو گا اور سختی سے پڑھائی کا سسٹم قائم رکھا جائے گا تو یہ صورتحال نہیں ہو گی۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس طرف بھی توجہ دی جائے کہ وہاں پر اتنی بڑی تعداد میں بچے فیل ہوتے ہیں اس کو دیکھا جائے اور ان کی پڑھائی کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں میری الہیہ شوکت خانم ہسپتال میں داخل ہوئی تو میں نے وہاں پر ایک بڑی اچھی چیز یہ دیکھی، اس سے کوئی بڑی آدمی نہیں ہوتی میں نے یہ اچھی چیز دیکھی کہ وہاں پر گاڑیوں کا ٹوکن نہیں لیتے باقی ہسپتالوں میں یہ ہوتا ہے کہ آدمی مریض کے لئے دوائی لینے کے لئے جاتا ہے کما جاتا ہے کہ دس روپے دو، پھر واپس آتا ہے پھر دس روپے دو، لوگوں کے دس دس پھرے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہسپتالوں کے اندر اس چیز کا انتظام ہونا چاہئے کہ مریض کے لواحقین کو جو بھی دوائی کی ضرورت ہو وہ اندر سے فراہم کی جائے آپ جو بھی چارج کرنا چاہتے ہیں تو آپ ان سے پیسے چارج کریں لیکن ہر دو منٹ کے بعد ایک چیز لے کر آتا ہے تو جو نرس صاحب نے لکھ کر تیار کی ہوتی ہے کہ جاؤ یہ بھاگ کر لے کر آؤ اور جتنا دفعہ بھی وہ جاتا ہے اتنی دفعہ ہی دس دس روپے دینے ہوتے ہیں اور اس پر بھی تماشایہ ہے کہ اصل میں وہ سیلائی پانچ روپے ٹوکن کی ہوئی ہوتی ہے سارے کام اعمالہ مل کر دنما پیسے وصول کرتا ہے اور گول مول سالکھ کر لگایا ہوتا ہے لہذا اس کا اہتمام کیا جائے عام آدمی کی عزت نفس اس سے مجرور ہوتی ہے، ہر دس منٹ کے بعد کبھی وہ ٹیک لینے جاتا ہے کبھی وہ گولی لینے جاتا ہے اس لئے اس کا اہتمام ہونا چاہئے کہ ہسپتال کے اندر سے سو فیصد ادویات خود حکومت فراہم کرے اور جو patients paying ہیں آپ ان سے پیسے وصول کر لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آخر میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس رپورٹ میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں مثلاً میں دینداری سے یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے ہسپتالوں میں ایسا جنسی کی صورتحال پسلے سے بہتر ہوئی ہے اور اس کو مزید بہتر بنانے کی گنجائش ابھی موجود ہے، مزید بہتر بنانا چاہئے اور اس کو مزید facilitate کرنا چاہئے لیکن جو پسلے صورتحال تھی اس میں بہتری ہے اور اس بہتری کو صرف برقرار ہی نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اس کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں آخری بات یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی، بیلٹھ کو ساری کی ساری رپورٹس دی جائیں سٹینڈنگ کمیٹی ان رپورٹس کو پڑھئے اور اپنی تجاویز بتیا کر کے وہ بھی حکومت کو پیش کرے۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، ڈاکٹر سمیعہ امجد!

ڈاکٹر سمیعہ امجد: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج کا جو ہماری topic discussion کا ہے وہ اپنے مطلب میں عمیق تر ہے اور اس کی اہمیت انتہائی serious ہے یہ ایک ایسے ہی چھوٹے ٹکڑوں میں کرنے والی بات نہیں ہے۔ آج جو یہ رپورٹ میں میدیکل كالجوں سے ہمیں وصول ہوئی ہیں ان رپورٹوں کو میں اگر highly unsatisfactory کوئی تو یہ غلط نہ ہو گا اس کی وجہ صرف ایک تھی اور وہ یہ تھی کہ ان رپورٹوں کو تیار کرتے وقت یا ڈیمانڈ کرتے وقت یوں لگتا ہے کہ کوئی indicators جو ہیں وہ لیبل کئے ہی نہیں ہیں۔ راولپنڈی میدیکل كالج کی رپورٹ ان تین صفحوں پر مشتمل ہے جبکہ رحیم یار خان کی ایک بہت ہی خوبصورت اور کمپیوٹرائزڈ complicated اس قدر تفصیل سے ہے کہ اس کو سمجھنے کے لئے بھی پوری ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ یہ چیز جو ہے اس حقیقت سے پر وہ بہت زیادہ رہ گیا ہے۔ میں اس چیز کو بڑا severely criticize کروں گی اور یہ مشورہ دوں گی کہ الگی مرتبہ یا جب بھی یہ میں تو اس کا نتیجہ یہ ہو یا اس کا طریقہ یہ ہو کہ definite indicators جو سمجھ آنے والے ہوں وہ کئے جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جس میدیکل كالج نے کوئی سا کام اچھا کیا ہے اسی کو indicator بناؤ کہ اپنی تعریفیں لکھ کر اس کو اپنی کامیابی کا سر ابنالیا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اس سے پہلک کو، ایجو کیشن کو، ہیلتھ سروسز کو اور ہیلتھ ایجو کیشن کو کیا فائدہ ہو گا؟ لہذا میں یہ سفارش کروں گی کہ آئندہ کے لئے یہ لائچہ عمل تیار کیا جائے کہ definite indicators کی کیا کیا ہیں؟ اس کے patients کی تعداد بڑھے۔ کہیں occupancy bed ہے اور وہاں پر admissions کیا کیا ہیں؟ اس کے بعد میدیکل كالجوں کا آپس میں موازنے کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ راولپنڈی میدیکل كالج یا نیشنل میدیکل كالج چھوٹا ہے یا بڑا ہے اس سے ایک كالج امیر ہو گیا ایک غریب ہو گیا اسی لئے یہ disparity ہے اور آج اس وقت ہم compare کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، یہ comparative study or comparative indicators انتہائی ہم تھے جس کے بغیر اس پوری بات کو سمجھنا ممکن ہی نہ تھا اس لئے میں یہ سفارش کروں گی کہ یہ ٹینڈنگ کمیٹی کا کام نہیں ہے بلکہ کوئی پیش ٹینکنگ میں ہو جس میں ممبر ان بیلنس رکھے جائیں اور آئندہ اس قسم کی جواہم رپورٹیں ہیں جن میں ہیلتھ کا تمام پیسا جا رہا ہے آپ یہ دیکھیں کہ یہی وہ بارہ، چودہ یا سولہ جتنے بھی میدیکل كالج ہیں یا یہ institutes جن کا ماں نام لیا گیا ہے، ہیلتھ کے سفید ہاتھی ہیں، یہ وہ ہیں جن پر 60% deliverance rate patient جو ہے لیکن ان کی جو deliverance rate patient ہے وہ 5% فیصد ہے۔ یہ اتنا بڑا الیہ ہے جس پر غور کرنے کے لئے یا اس کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے یہ

طریقہ نہیں ہے کہ ایک کالج تین صفحوں میں رپورٹ بھیجے اور ایک کالج اتنی complicated report کے وہ سمجھ سے ہی باہر ہو المذا میں یہ سفارش کروں گی کہ ایک پیش کمیٹی قائم کی جائے جو اس کو کسی طریقے سے لکھے اور اس کے اوپر discussion کر کے آئندہ لائچے عمل تیار کیا جائے۔ میں دوسری بات جو کرنا چاہوں گی کہ میں میوہ سپتال میں ایک positive repair کی کیا ہے کہ ہم نے claim کیا ہے کہ انہوں نے ایک claim کیا ہے کہ انہوں نے 38 لاکھ ورکشاپ بنائی ہے اور اس سے ہمیں بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے انہوں نے claim کیا ہے کہ انہوں نے 57 ہزار ایک سو روپے کی بچت کی ہے repair medical equipment کرنے کی جو ورکشاپ ہے اس کے متعلق مجھے کہیں پر بھی کچھ نہیں ملا کہ اس کو قائم کرنے پر آخر کلتے پیسے خرچ ہوئے تھے؟ میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ میری بات کو positively میں تو میں چاہوں گی کہ یہ ایک feasible چیز تھی کہ اس کے اوپر saving ہوئی ہے تو اس کو example بناؤ کہ تمام ڈسٹرکٹ میں medical equipment medical equipment repair کی ورکشاپ قائم کی جائیں تاکہ اگر کسی ڈسٹرکٹ میں equipment بے کار پڑا رہتا ہے وہ کام میں آسکے۔ میں آپ کو ایک الی ساتھی ہوں کہ ایک defibrillator جس سے ہارٹ ویٹ کو کم کیا جاتا ہے اس کی ایک cord ہوتی ہے ایک بجلی میں لگانے کے لئے مشین ہوتی ہے اس مشین کی cord خراب تھی اور ایک انسان کی جان چلی گئی وہ انسان میرے بھائیوں جیسا تھا اور ہم صرف اس لئے اس کی جان نہیں بچا سکے کہ اس medical equipment کا سیپیر کوارڈ نہیں تھا یا بجلی کا سونچ ٹھیک نہیں تھا جس کے اندر وہ switching ہو جائے لمدا اگر نے ہسپتال کے اس ماذل کو سامنے رکھا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ یہ feasible ہے کہ اس کو قائم کرنے پر جتنے پیسے خرچ ہوئے اور بھتی بچت یہ لوگ claim کر رہے ہیں اگر واقعی حقیقتاً یہی ہے تو اس بنیاد پر میں وزیر صحت سے یہ سفارش کروں گی کہ ہر ڈسٹرکٹ میں اس قسم کی medical equipment repair کی ورکشاپ قائم کریں کیونکہ پورے ضلع میں بہت ساری ایسی جگہیں ہیں جہاں پر equipment صرف درست ہونے کے لئے ایک تار کے لئے، ایک چیخ کے لئے پڑا ہے اور اس سے انسانی جان چلی جاتی ہے۔ تیسرا پاؤ اونٹ Board of Management پر ہے یہ بت ہی نیک نیتی سے قائم کئے گئے وہ اس لئے قائم کئے گئے یہ ان سے تمام انسٹیوٹس کی کارکردگی۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب چیئرمین! جو Boards of Management قائم کئے گئے تھے ان کا main Board of Management, running of function یہ تھا اور اس لئے قائم کئے گئے تھے کہ یہ the institutions میں بہت کام دیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اذیر صاحب سے بھی پوچھ لیں کہ بورڈ آف منیجمنٹ کی رپورٹ آئی ہے یا نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جی، میں یہی کرنا چاہتی ہوں۔ اگر وہ Board of Management قائم ہو گئے ہیں تو ان رپورٹوں میں کہیں واضح نہیں ہوا کہ ان کے آنے سے پہلے کیا حالات تھے، ان کے آنے پر کیا حالات ہوئے ہیں کیونکہ ان Board of Management کو قائم کرنے کا جو خرچ تھا وہ بھی لاحالہ مریض کی جیب یا پبلک کی جیب سے آیا المذا اس رپورٹ کو انتانی incomplete اس لئے بھی کہوں گی کہ اگر Boards of Management کو وہاں بھایا گیا تھا تو ان کی ذمہ داریاں بھی اتنی ہی زیادہ تھیں لہذا اس کے لئے بھی آپ ازراہ کرم ایک comparative study کریں کہ پہلے حالات کس طرح کے تھے اور اب کس طرح ہیں، اس کو دیکھا جائے۔ آخری بات جو میں کروں گی وہ بات ایسی ہے جس سے میں نے آغاز کیا تھا کہ 60 فیصد بجٹ ان بڑے ہسپتالوں پر خرچ کیا جاتا ہے اور 5 فیصد صرف patient کو deliver ہوتا ہے یا اس کو اس سے فائدہ ہوتا ہے جبکہ رول ایریا میں جو ڈاکٹر کام کر رہے ہیں جن کو آپ جرزل پر یکٹشرز کہتے ہیں میں ان کی بات کرنا چاہتی ہوں، جرزل پر یکٹشرز اس قوم کا سرمایہ ہیں، اس لئے کہ ہر ڈاکٹر کو بنانے پر 20 لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اگر آپ P.M.D.C figures کے اٹھائیں تو آپ دیکھیں گے کہ ایک لاکھ میں ہزار کے قریب رجڑ پر یکٹشرز موجود ہیں جن میں سے صرف 16 ہزار سپیشلیس ہیں۔ اب 96,509 ڈاکٹروں کے لئے بجٹ نہیں ہے اور 16 ہزار ڈاکٹرز جو ہیں وہ تمام پنجاب کے ہیلتھ بجٹ کو مانیٹر کرتے ہیں اور یہی جرزل پر یکٹشرز کا وہ segment ہے کہ جو رول ہیلتھ کیئر کا ذمہ دار ہے۔ یہ وہ سیکٹر ہے جو کہ ignored ہے۔ پچھلے سال ستمبر میں اس اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد سے پنجاب کا لمحہ آف فیملی فزیشزر کا ایک ٹیلی میڈیکل کالج sanction کیا تھا اور پورے سال کی محنت کے بعد ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا بل بھی تیار کیا تھا مگر حمیر اولیس کی طرح مجھے بھی شکایت ہے کہ یہ ایک اتنا ہم backbone آپ ایک ایم۔بی۔بی۔ ایس ڈاکٹر کو ایم۔بی۔بی۔ ایس کروا کر ساری زندگی کے لئے ایک رول ایریا میں shunt کر دیتے ہیں، اس کی کوئی انتظام نہیں۔ اس کا دوبارہ check and continued medical education

کا کوئی انتظام نہیں، اس کے لائنمنس کا کوئی انتظام نہیں۔ از راہ کرم آپ کی وساطت سے اس وقت میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس پر اجیکٹ کو جو اس la سمبلی نے اس وقت میں شاید میدیکل سامنسنگ کا سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کو priority دیں اور اس کے لئے ایک time limit مقرر کریں۔ آپ کتنے ہیں کہ حیرا اور یہیں نے شاید تین مینے مانگے ہیں، میں کہتی ہوں کہ یہ کام تین دن میں کرنے والا ہے۔ میں آپ سے پر زور گزارش کرتی ہوں کہ اس وقت پنجاب کا لمح آف فیملی فریشنز کو prioritize کریں، اس لئے کہ اس کے بغیر رول ایریا کے نہ تو ہیلٹھ سروسز کبھی بھی درست ہو سکتے ہیں، نہ ہی، ہم کبھی deliver کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کبھی بھی رول ہیلٹھ، پبلک ہیلٹھ کے یہ جو international levels ہیں یہ درست کر سکتے ہیں۔ ایک جزل پر یکٹشرز اگر کسی کا گھٹنا nob سے سی دے تو اس کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے لیکن یہ وہ چیز ہے جس کو پوری دنیا نے ایک incoming family medicine کا جو سمجھیک ہے اس کو کیا۔ میں آپ سے عرض کر دوں کہ انہی میدیکل کالجوں میں، اسی کا لمح آف فریشنز یونڈ سر جزپی۔ ایس۔ پی جو ہے انہوں نے فیملی میدیسین کا سمجھیک پہلے دن سے شروع کیا مگر آج پچاس سالوں میں افسوس کی بات ہے کہ 96 ہزار جزل پر یکٹشرز میں سے صرف اور صرف 6 ہزار یا اس سے بھی کم جزل پر یکٹشرز ہیں جن کو فیملی میدیسین میں پوسٹ گریجویشن کروایا گیا۔ یہ ایک منہ بولتا ثبوت ہے کہ جزل پر یکٹشرز کے لئے یہ میدیکل کالجز جو They have failed. You have not taken up the education of the آپ کو الٹی کس کریا دیں گے؟ اسی لئے ہم نے اس اسمبلی میں اس چیز کی اپیل کی کہ اگر آپ نے اپنے ہیلٹھ سسٹم کو بہتر کرنا ہے، پبلک deliver کرنا ہے تو یہ 12 سفید ہاتھی جو سارا پیسا کھا جاتے ہیں اس سے ذرا نظر کو ہٹائیے اور آئیں جماں پر actual rural health services اور ڈاکٹر جماں پر services دے رہے ہیں اس میدیکل کالج کو جس کو اس august Assembly نے پاس کیا، چیف منسٹر نے مجھے دو سال پہلے کہا تھا کہ ڈاکٹر سامیہ! رائیل کالج آف انگلینڈ جزل پر یکٹشرز جیسا یا مریکن اکیڈمی آف فیملی فریشنز جیسا ایک میدیکل کالج ہم یہاں بناتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ، اس اسمبلی اور اس حکومت نے اس چیز کو manageable بنایا اور اس کے فیملی فریشنز کے ایگزائزمنٹز کو بھی affiliate کیا، دیر صرف procedure کی ہے۔ میں بیو روکریٹک چینل کو بہت اپیل کروں یا کیا کروں مجھے سمجھ جنہیں آتی ہے کہ آخر اس دیر کی وجہ کیا ہے؟ جب چیف منسٹر willing ہے، جب اپوزیشن اور گورنمنٹ، بخپڑے ایک ریزویوشن ایک سال پہلے پاس کیا تو اس کے جواب میں

التواء کیوں ہے؟ آپ نے، ہیلٹھ ورکر پر توبت سارا خرچ کر دیا، آپ نے نرسوس پر بہت سارا خرچ کر دیا، آپ نے ڈسپنسروں پر خرچ کریا لیکن ایک، ہیلٹھ ورکر جو آٹھویں جماعت پاس سے لے کر بارہویں جماعت پاس تک ہے اس کو آپ نے یہ چارج دے دیا کہ وہ پبلک کی صحت کا خیال کرے اور جو آپ کا authentic جس پر آپ نے 20 لاکھ روپیہ خرچ کیا ہوا ہے اس کو آپ نے کوئی importance نہ دی۔ لہذا آج میرے صبر کی انتہا ختم ہے اور میں یہ پر زور اپیل کرتی ہوں کہ آپ ان لوگوں سے دوٹ لے لیں، آپ ان سے دوبارہ پوچھ لیں، آپ ہر جگہ پر چلے جائیں، آپ انٹر نیشنل سینڈرڈ پر چلے جائیں، ان کو کیا reservation ہے؟ مجھے تو ان سے یہ پوچھنا ہے کہ جو چیز ساری دنیا نے accept کی وہ اس پاکستان کو کیوں نظر نہیں آ رہی؟ ہم سے بہتر تو بغلہ دیش ہے جنہوں نے کالج آف جزل پر یونیورسٹی زبانیا، سری نکا ہے جس نے جزل پر یونیورسٹی کالج بنایا لیکن ہم اپنے اس ایک محدود سی پی۔ ایس۔پی کے ایک آرڈیننس سے جو پاس ہوا، یہاں پر بل لائیے، بل تیار ہے، بل، ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہے، آخر اس کو آگے move کرنے میں کیا قباحت ہے؟ میں آپ سے پر زور یہی اپیل کروں گی کہ اتنے بڑے انسٹی ٹیو شنس کو بھی درست کرنے کی ضرورت ہے، ان کی reading درست کرنے کی ضرورت ہے لیکن ساتھ ساتھ 96 ہزار ڈاکٹروں کو جن کو یہ حکومت facilitate کرنا چاہتی ہے آپ ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ کو تاکید کریں کہ وہ اس کی time limit مقرر کر کے تین دن میں یہ کالج بنادیں، یہ ٹیلی ویژن پر ایک دن میں جانے والا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

وزیر برائے وزیر اعلیٰ معائنة ٹیم، عملدرآمد اور رابطہ: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر برائے وزیر اعلیٰ معائنة ٹیم، عملدرآمد اور رابطہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین: یہ ہماری آج جو ہیلٹھ پر بحث ہو رہی ہے یہ ایک بڑا ہم موضوع ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں اگر سب سے زیادہ کوئی چیزا، ہم ہے تو وہیہ موضوع ہے جو ہم بحث کرنے جا رہے ہیں۔ اب ایک توبات یہ ہے کہ آج مجھے کوئی 00-4 بج پتا لگا ہے کہ ہیلٹھ پر بحث ہو گی۔ دیکھیں اس قسم کی بحث اگر آپ کرنا چاہتے ہیں اور اگر آپ اچھی بحث کرنا چاہتے ہیں تو discussion people should be prepared for the discussion پھر اس کے لئے آپ ٹائم دیں۔ وزیر صحت کو چاہئے تھا کہ وہ آج ایک ہینڈ آوٹ جاری کرتے، اس کے اوپر آپ تین دن کے بعد

بحث کرتے۔ ہم ہینڈ آوٹ پڑھتے، ہمیں پتالگاتا کہ پنجاب میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟ ہماری اپنی جو تجاویز ہوتیں یا ہمارے جو نظریات ہوتے وہ ہم پیش کرتے لیکن اس قسم کی بحث میں ہمیشہ عمومی ہوتا ہے کہ آپ تیار نہیں ہوتے ہیں اور ہم بخشیں آ جاتی ہیں اور ہم جیسے لوگ جو کہ اس فیلڈ میں non technical ہیں، ہم نہیں بول سکتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی اس میں participate کرتے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری بات یہ ہے کہ یہ بحث آپ اس وقت کرتے ہیں کہ جب ہاؤس بالکل ختم ہو گیا ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ماں پر اس وقت پورے ہاؤس میں کتنے ممبر ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ تو ممبر ان کی مرضی ہے نا۔ دلچسپی نہیں لے رہے۔

وزیر برائے وزیر اعلیٰ معافہ نہیں، عملدرآمد اور رابطہ: نہیں، دیکھیں! یہ بحث اگر آپ پہلے کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ یہ دوبارہ ٹائم دینا پسند فرمائیں گے؟ آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سن لی ہے۔ وزیر صاحب سے پوچھتے ہیں۔ جی، وزیر صحت صاحب! آپ کی رائے کیا ہے، آپ اس میں دوبارہ کوئی دن مقرر کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں اس میں ایک تھوڑی کی clarification دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، بات ان کی اچھی ہے، مناسب ہے اور میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! جتنی مرضی discussion کریں لیکن آج جو discussion ہے It's not on discussion، یہ discussion health ہمارا جو ایک تھا اس پر ہمارے ٹیچنگ ہسپتاں پر رپورٹ مانگی گئی تھی اور یہ جو پچھلے اجلاس میں lay گیا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، منسٹر صاحب! آپ اس پر کوئی نیادن دینا چاہتے ہیں یا آج ہی 10.00 بجے تک اجلاس چلانا ہے؟

وزیر صحت: come well آپ جب مرضی ہیلٹھ پر discussion کریں لیکن آج کا فوکس جو ہے وہ صرف Annual Reports of Autonomous Medical Institutions ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! آپ یہ بتائیں کہ ایک ہم نے E.Kابل پاس کیا تھا۔ اس کا نوٹیفیکیشن کیوں نہیں ہوا؟ اس کا جواب دیں۔ یہ کب تک اس اسمبلی میں آئے گا؟ یہ آپ اس کا جواب دے دیں۔ E.Kابل

تھا جو ہم نے پاس کیا ہے۔ وہ اب کدھر رکا ہوا ہے، کماں رکا ہوا ہے، کیوں رکا ہوا ہے؟ کس نے روکا ہے کیونکہ Assembly is a supreme authority، پھر ہماری اخترائی کیوں نہیں کوئی مانتا؟ کس نے روکا ہوا ہے؟ اس کے نوٹیفیکیشن کی کاپی کتنے دنوں میں آئے گی؟ (نصر ہمارے تحسین)

تین دن میں اس کی کاپی آجائے گی؟
Not more than three days, it is contention by the Chair.

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں اس میں عرض کروں۔ آپ کی بات درست ہے کہ E.K. کابل پاس ہوا تھا بلکہ متفقہ طریقے سے پاس ہوا تھا اور میں نے ہی وہ بل پیش کیا تھا۔ میں خود E.K. کا گرجوایت ہوں اور آپ نے اس بل کو بلا support کیا تھا۔ مجھے یاد ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے amendment کو approve کیا تھا، میں اس کے خلاف تھا لیکن میں نے جس کے حق میں کماوہ ابھی تک pending ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ کب تک اس نوٹیفیکیشن کی کاپی اس اسمبلی میں دے دیں گے؟

وزیر صحت: اس انسٹی ٹیوشن کا جو نوٹیفیکیشن as a university issue کو کیا تھا اس میں ایک appointment of Vice-Chancellor کی تھی۔ اس میں وفاقی سلطنت پر ایک کیمیٹی بنائی گئی ہے جس کے ممبر سرتاج عزیز صاحب اور بابر علی صاحب ہیں۔ انہوں نے دو مینے پہلے اپنی میئنگ میں کچھ اعتراضات raise کئے تھے جو ہمارے پاس آئے تھے اور ہم نے ان کا جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں واں چانسلر سے لگا دیں، ہمیں واں چانسلر سے سروکار نہیں ہے۔ یہ آپ کب لائیں گے؟ notification

وزیر صحت: بس یہی اس میں ایک lacuna ہے۔ notification کا میں آرڈر کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: کیا سیکرٹری سیلچہ بیٹھے ہوئے ہیں؟

وزیر صحت: نا۔ یہ شیل سیکرٹری صحت بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ ان سے پوچھ کر بتائیں کہ کب تک یہ notification کر دیں گے، وزیر صحت صاحب بتائیں کہ آپ کب تک notification کی کاپی دے دیں گے؟

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Chairman! Why are you asking from the Secretary?

جب منسٹر اخراج موجود ہیں تو وہ اس بابت یقین دہانی کروائیں۔

جناب چیئرمین: میں نے کہا ہے کہ ان سے پرچی لے کر بتا دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پرچی کیوں لیتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر طاہر علی جاوید صاحب ایسا سی اجلاس کے دوران اس کا notification ہو جائے گا؟

وزیر صحت: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع تو دیا جائے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اس یونیورسٹی کو بنانے میں میرا ایک ذاتی کردار ہے۔

I am a graduate of King Edward Medical College and I am proud of being a graduate of King Edward Medical College

ہمیلٹھ کمیٹی نے محنت کی، آپ بھی وہاں پر تھے تو آپ کو یاد ہو گا۔ V.C کی selection پر بہت بحث ہوئی تھی۔ یہ ہم نے ایک تاریخی فیصلہ کرنا تھا۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کا والیس چانسلر کوئی بھی بنے، sitting principal بنے پا کوئی اور شخص بنے میری اس میں ایک بڑی خاص رائے تھی۔ میں نے کہا تھا کہ اس یونیورسٹی کا والیس چانسلروہ شخص ہونا چاہئے جو اس اہل ہو کہ اتنے بڑے اور 160 سال پرانے ادارے کو چلا سکے۔ اب کمیٹی نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ اس بابت کوئی حصی تاریخ بتائیں۔ آپ notification جاری کر دیں۔ والیس چانسلر بعد میں appoint ہو جائے گا۔

وزیر صحت: جناب والیس چانسلر کی selection پر جو تحفظات تھے وہ ہم consider کر رہے ہیں۔ ایک think کو consider کرنا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: بھر حال اسی اجلاس کے دوران اس کا notification ہونا چاہئے۔

جناب محمد عظیم گھمن: جناب والیس پونٹ آف آرڈر۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اب تک تو اس کا ہو جانا چاہئے تھا اتنی دیر سے بل پاس ہو چکا ہے۔ آپ اس بارے میں واضح روشنگ دیں کہ notification

کب تک یہ notification جاری کریں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب والا وزیر صاحب ٹھیک فرم رہے ہیں کہ میٹنگ میں یہ point raise ہوا تھا کہ واپس چانسلر لازماً international reputation کا شخص ہونا چاہئے۔ وفاقی حکومت کی طرف سے یہ اعتراض لگ کر آیا ہے کہ That is against the fundamental rights of amendment یہ ہو گا اور وہاں پر اس کو دوبارہ scan کیا جائے گا۔ اس طرح یہ بل دوبارہ یہاں آئے گا، کہیں کو refer ہو گا اور وہاں پر اس کو دوبارہ scan کیا جائے گا۔ May be I am right۔ شاید ایسا ہی ہے اور اس میں ابھی کافی وقت لگے گا۔ میرا خیال ہے کہ جس طرح یہ pending ہوتا چلا آ رہا ہے یہ یونیورسٹی نہیں بنے گی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! خانزادہ صاحب نے بڑا point out کیا تھا۔ ہماری وزیر قانون سے میٹنگ ہوئی اور وہاں میں نے کہا تھا کہ There is a normal procedure to convey the agenda to the members well in time. آپ دیکھیں کہ جب ہم یہاں پر تین بجے آئے ہیں تو اس وقت ہمیں بتا چلا ہے کہ آج میدیا یکل کا الجزر کی روپرٹ پر عام بحث ہوئی ہے۔ ہم نے کہا کہ اس کو کسی مناسب دن پر دیکھیں تاکہ یہاں پر تیاری کے ساتھ بات ہو سکے مگر انہوں نے کہا کہ اس کو آج start کر لیں گے۔ اب آپ یہاں کام احوال دیکھیں۔ آپ دیکھیں کہ Are we serious with the business? Is the Department serious? Is the Government serious? یہاں پر ایک سیکشن افسر آئے گا، وہ points کھلے گا۔ آمدن، نشستن، گفتن، برخاستن I have all support for the honourable minister. پر بات کریں۔ آپ نے اگر کوئی اور تاریخ رکھنی ہے تو پھر اس بارے میں فیصلہ کر لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر صحبت صاحب! کون سادا مقرر کریں؟

وزیر صحبت: جناب چیئرمین! اگر آپ نے صحبت پر عام بحث کے لئے کوئی دن مقرر کرنا ہے تو بے شک کر لیں۔ پرسوں رکھ لیں، اسی بیٹھنے میں رکھ لیں لیکن آج جو ایکنڈا آئٹھم ہے وہ Annual Performance Reports of all Medical and Health Institutions ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! بدھ کو صحبت پر عام بحث ہو گی اور اس دن آپ notification کا جواب بھی

لائیں گے۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے۔ آپ صحت پر جتنی مرضی discussion کریں لیکن آج کے ایجمنٹے پر جو آئٹھ ہے اس کو تو نہ نہالیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی، رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! یہ ہمیں Annual Performance Reports of all Medical and Health Institutions میں ہیں۔ آپ جتنے بھی ہسپتال بناتے جائیں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ population growth کا ہے۔ آبادی جیسے جیسے بڑھ رہی ہے اسی طرح بیماریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ ہسپتالوں میں گنجائش نہیں ہے۔ ڈاکٹر طاہر صاحب بہت محنت کر رہے ہیں۔ جناب! جب ہسپتالوں میں ڈاکٹر ز نہیں ہوں گے تو You cannot deliver the goods کی position کو دیکھ لیں۔ آپ نے بچوں کو جس میدیکل کالج میں پڑھانا ہے اس کے Pharmacology, Anatomy, Physiology, Bio-Chemistry, Community Medicine شعبہ جات میں تقریباً 15 استنسٹ پروفیسروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ پانچ یوسی ایٹھ پروفیسروں کی اسامیاں خالی ہیں اور تین پروفیسروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جن اداروں میں آپ qualified لوگوں کی تقرری ہی نہیں کر رہے ہیں تو یہ بچے ان میں کیسے پڑھیں گے؟ آپ دیکھیں کہ جن بچوں کو آپ نے ڈاکٹر بنانا ہے انہیں کالجز میں پڑھانے کے لئے qualified لوگ نہیں ہیں۔ اسی طرح آگے آپ surgery side کے لئے تین استنسٹ پروفیسروں کی اسامیاں ہیں جو کہ تینوں خالی ہیں۔ دو یوسی ایٹھ پروفیسروں کی اسامیاں ہیں وہ بھی خالی ہیں۔

If you calculate, totally there are 5 vacant posts of the Professors, 13 of the Associate Professors and 13 of Assistant Professors. I am not talking about any other thing.

اب آپ consolidated position کیھیں۔ اگر آپ کے پاس وہاں پر ڈاکٹر ز نہیں ہیں تو how will you deliver the goods?

Let's say you start with vacancy position of the Post Graduate Medical

College

اس میں آپ کے پاس 206 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اگر آپ سروسر کو دیکھیں تو 217 اسامیاں خالی ہیں۔ دوسرا آپ نے ابھی Board of Management کی بات کی تھی۔

I give you a piece of advice - never compromise on competency.

اگر آپ کے کوئی دوست ہیں تو آپ ان کو کوئی اور عمدہ دے دیں مگر آپ Board of Management میں نہ بھیجیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر میں ایمپی اے ہوں تو میرا بھائی ضرور overnight میں ہو، یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ میں Board of Management میں لگایا جائے۔ یہ غلط بات ہے، یہ غلط روایت قائم کی جا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب چیئرمین! certain criteria کا BOM دیا گیا ہے جس میں سینئر ڈاکٹر سے لے کر جو نیز ڈاکٹر کو شامل کیا گیا ہے۔ اس میں ایک نرس بھی شامل ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ہم نے اٹھا کر اپنے انکل کو لگادیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: چیئرمین صاحب! I think she is not prepared to listen some answer. In his common sense. جب معزز وزیر صاحب تشریف رکھتے ہیں تو آپ presence کا خیال رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: اگر آپ ایک غلط بات کریں گے تو میں جواب دوں گی۔ رانا آفتاب احمد خان: میں چوتھی مرتبہ اسمبلی میں آرہا ہوں۔ یہ کل آکر مجھے لاء پڑھا رہی ہیں۔ You keep on sitting and let me talk.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان: آپ عجیب بات کر رہی ہیں۔ چیئرمین صاحب! I protest against her! جناب! میں کسی ہسپتال میں ناجائز کوارٹر الائٹ کروکر نہیں رہ رہا۔ میں آپ سے ایک بات کر رہا ہوں۔ آپ بے شک Board of Management کے نام پڑھ لیں۔ میں ڈاکٹر طاہر صاحب کو بتاؤں گا۔

جناب چیئر مین: ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں، پلیز بیٹھیں۔ رانا صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جی، بہتر ہے۔ جناب! آگے بات پروفسوروں کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب! ان کو کیا معلوم نہیں کہ BOM کیا ہے؟ نہ تو یہ ڈاکٹر ہیں اور نہ ان کا کوئی ایسا تجربہ ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب آپ پہلے اس بی بی کی تقدیر کروالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب! ان کو توانوں سے بات کرنے کے manners نہیں ہیں۔ ان کو پہلے manners سمجھائیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب! میں select ہو کر آیا ہوں، ہو کر نہیں آیا۔ میں 35 ہزار ووٹ لے کر یہاں پہنچا ہوں اور میرے ووٹ کی طاقت سے یہ لوگ آئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: میں نے بطور مسلم لیگی ورکر کام کیا ہے۔ میں جعلی ووٹ لے کر نہیں آئی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! She is talking for the gallery یہ صحیح لکھ دیں گے۔۔۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! اس وقت آپ چیئر پر نہیں تھے ہم صحیح سے اسی بات کا جھگڑا دال کر بیٹھے ہیں۔ اب رانا آفتاب صاحب صحیح بات کر رہے ہیں۔ وہ جو بولی ہیں ان کو خود بھی نہیں پتا کہ کیا بول رہی ہیں؟ انہیں یہ بھی نہیں پتا کہ کس بات پر بولی ہیں اور یہی problem ہے اب یہ پھر شروع ہو جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: آپ کو پتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب والا! Chair کو decorum maintain کرنا چاہتے۔

سید حسن مرتفعی: جناب والا! محترمہ غلط بات کر رہی ہیں، ان کو روکا جائے۔ ہم اس پر احتیاج کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: جناب والا! اسے تمیز سکھائیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر سمیہ امجد: یہ بڑھکیں نہ لگائیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی بخوبی سے خواتین ارکین نے کھڑے ہو کر احتجاج کیا)

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب والا! آپ نے مجھے بولنے کا حق دیا تھا۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: جناب چیئرمین! ---

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔ جی، ملک احمد صاحب!

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! یہ وہ تصویر ہے جو ہم صحیح سے دیکھ رہے

ہیں۔ This is right time to maintain the decorum آپ نے میر انعام لے لیا ہے اس

لئے down آپ کے پاس اختیار ہے۔ آپ نے مجھے بولنے کا حق دیا ہے اور

مجھے بولنے کے لئے floor دیا ہے۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: یہ کون ہوتا ہے تقیید کرنے والا؟

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر سننے کا حوصلہ نہیں ہے تو باہر تشریف لے جائیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: رانا صاحب! یہی وہ تصویر ہے جو میں صحیح سے دکھارتا تھا۔ اس

وقت جہانزیب امیاز گل بھی بات کر گیا۔ یہ تصویر ہے دیکھ لیں۔ جناب والا! مجھے بات کرنے کا موقع تو

دولائیں۔ This is the embarrassment for the Government گورنمنٹ کے لئے

یہ embarrassment کا سبب ہے۔ آپ نے مجھے floor دیا ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو I Should

speak?

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: جناب والا! اسے sorry کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ہاؤس کا نام کیوں خالع کر رہی ہیں؟

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: یہ وہ معاملات ہیں کہ جب تک آپ اپنے خصیر سے نہیں بولیں گے honesty کے قابل کا احترام نہیں ہے۔ آپ کیا کرو ہی ہیں؟

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: آپ تو انسان کو مارتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: جناب! پہلے یہ sorry کریں۔ آپ کو توبات کرنے کے manners نہیں ہیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب! آپ نے floor مجھے دیا ہوا ہے لیکن اسے سنتے جا رہے ہیں۔ جناب نے floor میں دتا ہے لیکن سنی انہاں نوں جا رہے نہیں تھے میرا کیسٹر گناہ اے۔ جناب!

میں سزادے طور تکھڑا آں۔ ایسہ بولی جان گے 24 گھنٹے بول لیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: یہ کماں جاتے ہیں؟

جناب چیئرمین: محترمہ not allowed پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: سرکار تساں میں floor دتا ہے تھے میں کھڑا آں۔ باقی سارے معاملات بھی ایسے ہی ہیں جیسا یہ ہے۔ آپ نے floor مجھے دیا ہے لیکن بول کوئی اور رہا ہے اور آپ سن بھی رہے ہیں۔ پورے ملک کاظمام اسی طرح ہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! میں آپ کو allow نہیں کرتا۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب آپ Chairman ہیں آپ کچھ بھی کہ سکتے ہیں۔ شکر یہ

جناب چیئرمین: جی، ملک احمد خان!

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب! بہت مردانی میں آپ کا احسان مند ہوں کہ [*****]

جناب چیئرمین: میں یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جی، آپ حذف کروں۔ ٹھیک ہے۔ رانا آفتاب صاحب جو بات کر رہے ہیں: میلٹھ پر عام بحث ہو رہی تھی اور منیادی طور پر جس چیز کا ایجنسڈار کھاگیا ہے۔

I fail to understand different things. Please allow me to speak now. Talk to the Chair.

اب گزارش یہ ہے کہ

She is the Parliamentary Secretary and she is responsible for the Government

* ٹھیک جناب پیغمبر میں الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ان کے پاس ذمہ داری ہے۔ ان کا یہ کام نہیں ہے کہ کوئی بھی بات ہو رہی ہو تو یہی ہی کھڑی ہو جائیں۔
کس چیز پر ہے؟ میر! general discussion simple question

on Annual Performance Reports of all Medical...

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: ہم نے حکومت کو defend کرنا ہوتا ہے۔ ہم بے ضمیر نہیں ہیں۔ ہم بے ضمیر لوگ نہیں ہیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب والا یہ حال ہے۔ آپ جیسے مرضی بولتے جائیں جو مرضی کرتے جائیں They are not going to listen یہ نہیں ہو گا۔ جناب! میری If she interrupts me I will request the Chair that the decorum of this House should be maintained. This has been happening since morning.

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: کیا یہ limit میں بات کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: Now, these types of sensible people

یہ آپ کی اسمبلی ہے۔ اب اس میں میرا کیا گناہ ہے؟ are in the Parliament.

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: یہ بحث بیلٹھ پر ہو رہی ہے قانون پر نہیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب والا! آپ مسکرا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ فرزانہ نذیر صاحبہ! تشریف رکھیں یا باہر تشریف لے جائیں۔ آپ کی مربانی ہو گی۔

میں پھر درخواست کر رہا ہوں کہ تشریف رکھیں یا باہر تشریف لے جائیں۔ آپ کو یہ بولنا allowed نہیں

ہے۔ جب آپ کی باری آئے گی تو تقریر کر لینا۔ آپ پندرہ منٹ سے ہاؤس کا وقت ضائع کر رہی ہیں۔

محترمہ اپلیز تشریف رکھیں۔ آپ زیادتی کر رہی ہیں۔ ہم آپ کی بات نہیں سنتے۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: ان کو عزت کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: آپ کو عزت کروانی آئی چاہئے۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: میں کام کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: کام کرتی ہیں تو اس کی تباہی بتی ہیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! آپ جب تک ان کو بھانہ نہیں دیتے، جب تک ان

کو یہ پتا نہ ہو کہ اسمبلی میں بولنے کے لئے سپکر کی اجازت کتنی ضروری ہے، بولنے ہوئے درمیان

میں interrupt کرنا کیا معنی رکھتا ہے اور جب تک ان کو اس چیز کا پتا نہ ہو کہ general

Once a member is making a speech on a specific discussion issue, Parliamentary Secretary is standing up and replying that means Govt. is replying.

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: جناب چیئرمین! ہم نے defend کرنا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب والا! آپ تماشا دیکھ لیں۔ How can we help

یہ کچھ بھی بولتی جائیں۔ تے جناب میں وی ایس گل تے واک آؤٹ کر کے چلیا جے۔ پہلے انہاں نوں ول

سکھاؤ۔

پارلیمانی سکرٹری برائے صحت: اس نے توزندگی میں کوئی کام ہی نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں یا باہر چلی جائیں۔ آپ کی بہت مربانی ہو گی۔ اس ہاؤس پر رحم

کریں۔ آپ ہاؤس کا وقت ضائع کر رہی ہیں۔
 پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: میر بانی جناب۔
 جناب چیئرمین: جی رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میراپاؤنٹ یہ تھا کہ جب میں بات کر رہا ہوں تو میری تقریر کے بعد منستر صاحب نے up wind کرنا ہے اگر میں نے کوئی غلط بات کی ہے یا رو لز کے خلاف بات کی ہے تو یہ میں نے کوئی بات رو لز کے خلاف کی ہے۔
 If I have gone out of the ambit of the report then the minister could point me out
 لیکن یہاں پر صرف interrupt کرنے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ میں نے کہا کہ منستر صاحب نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔
 اگر نہ کرتے تو میں باقی بھی کہہ سکتا ہوں I am not his subordinate ہیں جب ڈاکٹر نہیں ہوں گے تو میں ہم اپنے point یہ ہوں گے How will you see the patients normally ہیں جب ڈاکٹر نہیں ہوں گے تو میں دوسرے point کم بیٹھتے ہیں۔ آپ کے جو FCPS under trainees یا first part FRCS کا کر کے آتے ہیں انہیں بخدا دیتے ہیں۔ اگر آپ دیکھیں تو ان کی لسٹ میں نام ہو گا Because they are more concerned with their private practice دیکھیں کہ ہسپتال کے جتنے پرو فیسرز یا میسو سی ایٹ پروفیسر ہیں میں اپنے شرکا باتاتا ہوں کہ شام پانچ بجے سے شروع ہو کر رات ڈیڑھ دو بنجے تک وہ مر ایض دیکھتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جو ڈاکٹر رات دو بنجے جائے گا How is it possible?

جناب چیئرمین: ہاؤس کا وقت آدھے گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: میر اتو ایک logical point ہے۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ حکومت بہت کچھ کر رہی ہے۔ اگر آپ فیصل آباد میں دیکھیں تو وہاں پرانجیو گرافی کی بھی صحیح طرح سے سولت نہیں تھی۔ وہاں پر ایک ڈاکٹر کیپٹن جاوید ہیں انہوں نے وہاں پر لوگوں سے پیسے کٹھے کر کے وارڈ بھی بنوائے ہیں وہاں پر

انجیوگرانی بھی شروع ہو گئی ہے یعنی سولیات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جیسے ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے لاہور میں 1122 ریکارڈ سروس شروع کی ہے۔ میں یہ موقع کروں گا کہ یہ سروس فیصل آباد میں بھی شروع ہو جائے گی۔ اب آپ دیکھیں کہ یہ کتنے ہیں کہ مفت دوائیاں مل رہی ہیں۔ کیا وہاں پر وارڈ میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں ان کو مفت دوائیاں مل رہی ہوتی ہیں؟ نہیں، جناب سپیکر! آپ کا تعلق بھی ایک دیہاتی علاقہ سے ہے آپ کو بتا ہے کہ کس طرح سے پرچیاں اور چشمیں دوائیوں کے لئے ملتی رہتی ہیں اور ہم انہیں لا کر دیتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ آپ کی Solid Waste Management کی صورت حال کیا ہے۔ آپ وہاں پر کنٹین کیا ہے۔ That is very poor. وارڈ میں hygienic condition کیا ہے۔ آپ وہاں پر کنٹین کی حالت دیکھ لیں کہ کیسی ہے۔ ایر جنی میں آپ چلے جائیں وہ کھڑے ہوتے ہوئے آپ کو دس ہزار روپے کی دوائیاں دلوادیتے ہیں۔ جب کوئی ڈاکٹر آنا بھی چاہتا ہے تو میں ڈاکٹر صاحب سے مذمت کے ساتھ عرض کروں گا کہ آپ کی سول بیور و کریسی اس کو لے کر بیٹھ جاتی ہے۔ It is very difficult for a doctor جو لوگ پڑھتے ہیں ایف ایس سی کر لیتے ہیں اس کے بعد compete کرتے ہیں اور ڈاکٹر بن جاتے ہیں جو نئے جاتے ہیں وہ بی ایس سی کر کے یا ایم اے کر کے سی ایس ایس میں آجاتے ہیں یا کچھ آری میں چلے جاتے ہیں وہاں پر کمپین ہوتے ہیں میجر ہوتے ہیں یا کوئی جزل ہوتا ہے تو وہ پھر ادھر سول میں آجاتے ہیں اور جو ڈاکٹر بچارے پر نسل level کے ہوتے ہیں وہ بھی سیکرٹریٹ میں دلکھ کھار ہے ہوتے ہیں۔ اگر کسی ایسو سی ایٹ پروفیسر نے بھی چھٹی لینی ہوتی ہے تو وہ بھی ان کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں اور اگر جیسے آج بات ہو رہی تھی کہ کسی کو جائز بھی کام ہو تو وہ آپ دیکھیں گے کہ اس کو لگانے کے لئے بھی آپ کو مصیبت ہو گی۔ اگر آپ دیکھیں جتنی vacancies ہیں Why don't you formulate a policy? اگر پنجاب پیک سروس کمشن نے کرنا ہے تو وہ وہاں پر فارغ نہیں ہیں ان کو آپ کریں۔ Give them a time۔ کہ یہ آپ اسٹریو کے لئے تاریخ رکھیں اور دو مینے کے اندر اندر آپ ان اسامیوں کو up fill کر لیں۔ دوسرا رول ہیلٹھ کی بڑی عجیب بات ہے کہ ڈی سی او کو آپ نے انچارج بنادیا ہے۔ اسی ڈی ایمیلٹھ گرید میں کا ہے اور وہ جو posting ہے اس کے اپنے ڈاکٹروں کی گرید 19 والا and transfer پر بھی وہی ہے اور ڈاکٹروں کی اے سی آر بھی ڈی سی اونے لکھنی ہے یعنی گرید 19 والا گرید 20 والے کی اے سی آر لکھ رہا ہے۔ اس نے چھٹی بھی لینی ہے تو اس سے لے گا۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ میں ایک qualified person who knows the

problems of the doctors should be appointed. محکمہ آب پاشی میں آپ نے جو کام کیا ہے آپ دیکھیں اس کے repercussions کیا ہیں۔ آپ جنرل ائیڈمنسٹریشن میں لگائیں۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز میں عرض کروں گا کہ آپ کے جتنے بھی ڈاکٹر جو پروفیسر ہیں They don't get an opportunity for training. ڈاکٹر صاحب خود امریکہ میں رہے ہیں ان کو پوچھیں کہ ہر میںے ان کو دو یا تین دن کے لئے further workshop/seminar/symposium میں جانا پڑتا تھا یا نہیں؟ آپ یہاں پربتادیں کہ کتنے ڈاکٹر جارہے ہیں کوئی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے ہسپتالوں میں آپ یہاں تھیڑ کی جو پوزیشن ہے You need to improve that. ابھی آپ دیکھیں کہ حسن مرتضی صاحب ہسپتال میں داخل تھے، جناح ہسپتال میں ہم گئے ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ وہاں پر گند ہے۔ وہاں آپ دیکھیں آپ کے وہاں پر corridor بیٹھ گئے ہیں، فرش بیٹھ گئے ہیں اس کے علاوہ باتحہ روم کی حالت دیکھیں ان میں seepage کتنا ہے۔ اب آپ کو چاہئے کہ ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریلکش بند کروائیں ان سے کہیں کہ جس نے پرائیویٹ پریلکش کرنی ہے وہ سرکاری ملازم نہیں ہونا چاہئے۔ وہ سرکاری ہسپتالوں کو صرف استعمال کرتے ہیں اور وہاں پر refer کرتے ہیں کہ شام کو ہمارے گلینک پر آ جائیں۔ سرجری کرنی ہے تو وہاں پر آ جائیں۔ میں وزیر صحت ڈاکٹر طاہر صاحب سے گزارش کروں گا کہ He should post some proper person problems ہمارے فیصل آباد میں نیوروسرجری میں، کارڈیاولجی میں بہت کے علاوہ پیر امیدیکل شاف میں بھی بڑی problems آ رہی ہیں۔ پیر امیدیکل شاف کی ڈیوٹی زیادہ ہے شاف بھی بہت کم ہے۔ دوسرے آپ یہ بھی دیکھیں کہ میڈیکل کالج کا جو سیکیشن ہے اس کو بھی تھوڑا سا بہتر کریں۔ وہ آدمی جس کو آپ مستقل بنیادوں پر post کرتے ہیں they become a part of that یعنی پوچھ دینے کی کرتے ہیں تو میری ان سے یہی گزارش ہے کہ سب سے پہلے تو تمام سینکڑوں اسامیاں جو ڈاکٹروں اور پروفیسروں کی پڑی ہوئی ہیں ان کو up fill کیا جائے دوسرا یہ کہ جو ڈاکٹر پرائیویٹ پریلکش کرتے ہیں ان کے لئے آپ کوئی condition تیسرا جو آپ کی side education ہے جیسے انالوگی، فزیاولجی وغیرہ کی پوسٹیں خالی ہیں وہاں پر کون پڑھا سکتا ہے؟ چوتھا انتہائی اہم بات میں یہ کروں گا کہ Entry کا امتحان رکھا ہوا ہے اس کو بھی ختم کیا جائے۔ اگر آپ کے بورڈ بہتر طور پر کام کر رہے ہیں تو ان کو ensure کریں کہ یہاں پر شفاف طریقے سے سب کچھ ہو اور ایک سسٹم کے ساتھ لوگ امتحان دیں اور qualify کریں۔ جیسے اب جنوبی پنجاب میں یہ تاثر ہے کہ ہمارے صرف میں آدمی میڈیکل کالجوں

میں ہوئے ہیں۔ کل کو خانزادہ صاحب کمیں گے کہ Punjab Upper select area کو ignore کر دیا گیا ہے۔ یہ جو عام تاثر ہے کہ سنٹرل پنجاب ہم پر حکومت کر رہا ہے اس تاثر کو بھی زائل کیا جانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب You should streamline the civil bureaucracy کیونکہ میں پہلے They should give proper respect کمیں کہ دیکھتا ہوں چیز میں صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ جس طرح سے یہ سینئر ڈاکٹر بیچارے آکر بیٹھتے ہیں You feel pity on them کہ جس طرح یہ کر رہے ہیں۔ جھوٹے جھوٹے ان پر پیرے بنے ہوتے ہیں misuse of telephone or/ misuse of ar/ day and night duty آپ کی کامیابی کے پاس ہوتی ہیں، ایک بینی کو سیر پر لے کر جاری ہوتی ہے اور سب لاہور کے اچھے ہوٹلوں اور کلبوں میں ان کی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں۔ ان کو آپ چیک کریں جو نوجوان ڈاکٹر ہیں ان کو آپ incentive دیں۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہاؤس جاب کر رہا ہے اور اس سے day and night duty رہے ہیں۔ ان کے لئے آپ کوئی بہتری لائیں۔ پیر امید یکل شاف کو جیسے ڈاکٹر سامیہ امجد نے کہا تھا کہ، ہیاتھ ور کرز کو آپ تھوڑا سماں بہتر کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب میری گزارشات پر عمل توبے شکن نہ کریں ان پر غور ضرور کریں گے۔ شکریہ

محمد ایوب خان سلدریر ان پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیز مین: جی، فرمائیں!

محمد ایوب خان سلدریر: جناب چیز مین! آپ کی آمد سے پہلے بھی یہاں پر بات ہو رہی تھی کہ ہم اس ہاؤس کو روکنے کے مطابق چلانیں اور پوائنٹ آف آرڈر پر راجہ صاحب یہاں یہ فرماتے تھے اور ان کی بات صحیح تھی۔ آپ جس چیز پر تشریف فرمائیں ہاؤس کے ہر ممبر کے لئے یہ لازم ہے کہ آپ کے احکامات کی پیروی کرے، احترام کرے اور ادب کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی کارروائی اچھے طریقے سے چل سکتی ہے۔ جب میدیا یہ لکھتا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی چھلی منزوی کی طرح بنی ہوئی تھی تو وہ بات غلط نہیں ہوتی۔ وہ ہم اپنے عمل سے یہاں ثابت کرتے ہیں تو پھر وہ لکھا جاتا ہے۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے تمام ہاؤس کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اس چیز کی جواہیت ہے جو افادیت ہے جو احترام ہے اس کو ملحوظ خاطر کھا جائے۔ بولنے کا حق ظاہر ہے کہ آپ ہر کسی کو دینے ہیں۔ اگر وہ اس قابل ہو کہ اس کو سنا جائے اور روکنے کے مطابق ہو and

اکیک چیز تو یہ ہے۔ not irrelevant

دوسری بات یہ ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر زجو ہیں ان کے بارے میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں

گا۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ پواہنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں، تقریر کے لئے ابھی آپ کا نام نہیں آیا۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب آپ تشریف رکھیں۔ سلدیر اصحاب! خود ہی آپ کہہ رہے ہیں کہ پواہنٹ آف آرڈر پر *allow* کریں اب خود ہی آپ اس کی فحی کر رہے ہیں۔ میں آپ کو *allow* نہیں کرتا۔ پہلے آپ نے پواہنٹ آف آرڈر پر بات کی اور اچھی بات کی۔ اگر اب آپ نے تقریر کرنی ہے تو آپ پرچی بھیجیں تو آپ کو موقع دیا جائے گا۔ تشریف رکھیں۔ تقریر تو آپ سب نے کر لی ہے اور صحت پر عام بحث کے لئے بدھ کا دن مقرر کر دیا گیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بدھ کے دن آپ سب تیاری کر کے آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب والا! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب آپ تشریف رکھیں۔ باتیں تو آپ نے کر لی ہیں جو ابتداء بھی انہوں نے تیار کئے ہیں۔ خانزادہ صاحب کی بھی تجویز یہ تھی اور ہم نے دوبارہ بدھ کو اس پر بحث کے لئے وقت مقرر کر دیا ہے لیکن میری ذاتی رائے ہے کہ جب تک دیہاتی علاقے کے داخلہ سسٹم کو ٹھیک نہیں کریں گے اس وقت تک معاملات احسن طریقے سے نہیں چل سکیں گے۔ ملتان ڈویژن ہے سرگودھا ڈویژن کے پسمندہ علاقوں ہیں (قطع کلامیاں)

آپ میری بات سنیں۔ اسی طرح نارنگہ کا علاقہ ہے۔ لاہور اور پانچ شریواریہ میں rule کر رہے ہیں۔ یہاں کے ڈاکٹر وہاں پر ڈیوٹی کرنے کے لئے نہیں جاتے۔ میں یہ معدرت سے عرض کروں گا کہ یہ نہیں جاتے۔ ہمارے میڈیکل کالجوں میں جو داخلہ سسٹم ہے، اس کے بعد داخلوں کے لئے میاں شہباز شریف نے نیا سسٹم انٹریٹیٹ کا لائگو کر دیا ہے اس میں جو لوگ رہ جاتے ہیں اس کے جواب میں یہ

بیور و کریمی کہتی ہے کہ یہ سپریم کورٹ کا حکم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بدھ کو اس پر بحث کی جائے، اس کے بعد اس پر ایک committee constitute کی جائے جو اس کے تمام معاملات دیکھے۔ گاؤں میں ڈسپنسر نہیں ملتا اور لاہور میں پروفیسرز کی بہتات ہے۔ وزیر صحت صاحب اکیارات کو 10 بجے سے صبح 6 بجے تک کوئی پروفیسر یا استنسٹی ٹیشن پروفیسر بیٹھتا ہے، میرے خیال میں یہ نہیں ہے۔ میری ذاتی رائے ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے تین سے چار ہزار روپے تختواہ لینے والے ملازم کو دوائی خرید کر دی جائے۔ تمام غریب عوام کے لئے دوائیں فری ہونی چاہیں۔ یہ نہ ہو کہ ممبر ان اسمبلی کے لئے ایل پی کے ذریعے دوائی purchase کر لی جائے اور باقی غریب رہ جائیں۔ بقیہ بحث بدھ کو ہوگی۔ وزیر صاحب up wind کریں گے۔

وزیر موافقات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر صاحب!

وزیر موافقات و تعمیرات: جناب چیئرمین! یہ annual report کے اوپر ہے۔ یہ general discussion تو نہیں ہے کہ اسے pending کیا جائے۔ اس نے تو آج ہی ختم ہونا ہے۔ آپ اس کو extend کر کے آگے نہیں لے کر جاسکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اس پر بدھ کو بحث ہوگی۔ ملک محمد احمد خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! اس کو kindly zoradikh تو لیں کہ اس پر لکھا ہوا ہے۔

General Discussion on Annual Performance Reports of all Medical Health Institutions in the Punjab for the Year 2003-04

جناب چیئرمین: بدھ کو سرکاری کارروائی کے بعد یہ بحث شروع ہوگی۔ آپ چار گھنٹے بحث کر لیں ہم allow کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! آپ میری بات تو سن لیں۔ آپ میری چھوٹی سی گزارش سن لیں تاکہ مکملہ ہیلخہ والوں کو پتا ہو کہ کر کیا رہے ہیں۔ اس پر ہم بحث کیوں کریں کہ

یہ agenda item یہی علاط ہے۔

جناب چیئرمین: ان کے علم میں بات آچکی ہے۔ وہ تیاری کر کے آئیں گے آپ بدھ کو اس پر بحث کریں۔

وزیر صحت: جناب چیئرمین! آپ نے King Edward Medical University کیا تھا، سامیہ ابجد نے family medicine اور کرنل صاحب نے بھی بات کی تھی۔ آج کے Only discussion was on the Annual Report of business میں 2003-04 میں volunteer Autonomous Medical Institutions میں نے پھر کیا کہ آپ جس دن چاہیں، ہیلتھ پر general discussion کر سکتے ہیں لیکن یہ جو agenda bussiness item ہے اس کو آج ہمیں ختم کرنے دیں۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب ارشد محمود گلو: جناب چیئرمین! اصولی طور پر جب یہ رپورٹ اس باوس میں پیش ہوئی تھی اور میں ہیلتھ منسٹر کو اس سلسلے میں appreciate کروں گا کہ جب یہ annual report پیش ہوئی تھی تو اس وقت اس کا مطلب یہ تھا کہ اس پر discussion ہوئی ہے۔ اس پر ممبر زکویہ بتانا ضروری نہیں تھا کہ اس پر فلاں تاریخ کو ہو گی۔ رپورٹ ہی اس لئے دی گئی تھی کہ اس پر کسی وقت بھی بحث ہو سکتی ہے لہذا میرا خیال ہے کہ یہ کوئی general discussion نہیں ہے۔ یہ بحث annual report پر ہے، چھوٹے points ہیں۔ جناب والا! تھوڑا سا یہ ہوا ہے کہ جب ملک نذر فرید کوکھر صاحب as a Chairman conduct کر رہے تھے تو ٹائم متعین ہو گیا تھا۔ آپ ہم پر بہت مہربانی کرتے ہیں، وہ اگر چار یا پانچ منٹ کا ٹائم ہو جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جتنے فاضل ممبر ہیں یہ فارغ بھی ہو جاتے تھے تو ہیلتھ پر بھی general discussion آئے گی۔ جن دوستوں نے یہ رپورٹ دیکھی ہے وہ اس پر بات کر لیں۔ ہیلتھ پر روزہ discussion ہو گی، پرسوں اس پر سوالات بھی آنے ہیں اس پر بھی بحث ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو ختم کر لینے دیں کیونکہ ایک دو دوستوں نے بات کرنی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ملک صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ ہر اسمبلی میں کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن سے اسمبلی کا ماحول بڑا خوشنگوار رہتا ہے تو ڈاکٹر فرزانہ بھی اسی میں سے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان چھوٹی مولیٰ باتوں کو اتنا serious نہیں لینا چاہئے۔ ملک صاحب ہمارے دوست ہیں، پڑھے لکھے ہیں آج میں especially کسی لے کر جاؤں گا ہم بیٹھیں گے، کھانا کھائیں گے اور ان کا مودودیک کریں گے تو مقصد یہ ہے کہ ایسا ہونا

نہیں چاہئے۔ رانا صاحب ماشاء اللہ ہمارے بڑے سینئر ممبر ہیں تو میں ڈاکٹر فرزانہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور انہیں اشارے کر رہا تھا کہ آپ احتجاجاً باہر بھاگ جائیں، چیز میں کے خلاف ہتھ آپ باہر لاتی میں چلے جائیں لیکن ڈاکٹر فرزانہ میری طرف دیکھ رہی نہیں رہی تھیں۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ چھوٹی موٹی باتیں اسمبلی میں رہنی چاہیں۔ ہم trained لوگ تو نہیں ہیں۔ خواتین بات لئے کرتی ہیں کہ وہ اس پر work کر کے آتی ہیں۔ بات کرنے کا طریقہ تو اپنا اپنا ہے۔ میں کسی اور طرح کرتا ہوں، وہ کسی اور طرح کرتی ہیں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ ہر آدمی اپنی بات کو اس طرح convey کرے جس طرح اس کو convey کرنا چاہئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اگر ایک دو دوست بولنا چاہئے ہیں تو آپ انہیں permission دے دیں، یہ report پر بحث کر لیں اور ملک صاحب کو پہلے ٹائم میڈیم دے دیں۔

جناب چیز مین: ملک صاحب آپ نے بحث کرنی ہے تو کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب چیز مین! یہ وہ روپورٹ ہے جو پیش کی گئی۔ اس پر بحث کی بات ہوئی، باقی تین چار کتابیں اور بھی پڑی ہوئی ہیں۔ ایجمنڈ آئٹھ اسمبلی کے اندر پیش کیا گیا ہے، General Discussion on the Medical Institutions in the Punjab میڈیکل انسٹی ٹیو شنز ہیں جہاں پر سٹوڈنٹس 10 لاکھ روپے فیس دے چکے ہیں۔ اس پر PMDC. Lahore Medical College, which is even not recognised for the یہ ڈاکٹر صاحب کو پتا ہے وہاں سے سٹوڈنٹ ٹرانسفر ہو کر بقایی یونیورسٹی جاتے ہیں، ان کو پھر وہاں پر 4 لاکھ روپیہ دینا پڑتا ہے، معاشری قتل ہے اور اس کی ہم بات کر رہے ہیں کہ ہم نے بحث کرنی ہے اور بحث کے اندر اتنی dishonesty ہو: This is the point which at I want to point out. کہ ہاؤس کے کام کو ہم serious لے ہی نہیں رہے، کیسے serious گے جب کوئی بندہ بات کرنے لگتا ہے اسی وقت کوئی نہ کوئی ماحول ایسا بنادیا جاتا ہے۔ آپ کے آنے سے پہلے استحقاق کیمیٹی کی بات ہو رہی تھی۔ said rightly اس میں جائزیب امتیاز گل بھی بولے، رانا آفتاب بھی بولے، اگر وہاں پر میں نے کسی کا compromise کروایا تو it own یعنی اس چیز پر میں compromise نہیں کروں گا، جو morality کی بات ہے، ان سٹوڈنٹس کا کیا گناہ ہے جو کہ 6 ہزار کی تعداد سے زیادہ ہیں I am even not aware of there report

ایک آئے گی annual institutions کس چیز کی آئے گی؟ blank sheet کی رپورٹ پڑھنے کے لئے ہمارے پاس criterion at least تو ہو۔ رپورٹ بنانے کر جو بندہ دے رہا ہے Minister is responsible for that. I know minister is hardworking man. مجھے کے لئے بہتر کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مجھے کوئی خوشنامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس کو جیسے کہنا ہو، ہم کہہ دیتے ہیں لیکن یہ تو بہت بڑی dishonesty ہے کہ اگر آپ پر ایویٹ انسٹی ٹیوٹس کو باہر رکھو گے تو کیسے رکھو گے؟ ان سٹوڈنٹس کا گناہ کیا ہے جنہوں نے 10 لاکھ روپے فیسیں دی ہیں، ڈگریاں ہاتھوں میں لے کر پھر رہے ہیں اور ان کی PMDC کے ساتھ recognition نہیں ہے یا پھر یا بن گئی۔ آپ تماشا دیکھیں میں آج سن کر حیران ہو گیا۔ اسمبلی نے بل پاس کر دیا۔

Punjab Assembly passed the Bill. Governor assented it. Some Committee up stays and had some objections in that. Are we people sitting fool here?

Since morning legislation کر رہے ہوتے ہیں ہمیں پتا نہیں ہوتا کہ کس چیز کی کر رہے ہیں؟ ایک کیونکہ ہم سے اب براشت نہیں ہو رہا۔ اگر آپ نے کام کرنا ہے، Minister Health is my personal friend, I have got no reasons just like to throw mud on him. کے ہوتے ہیں۔ ان کو پتا ہے انہوں نے بات کیا کرنی ہے۔ ایک ڈی جی بھایا ہوا ہے وہ specialist ہے، کوئی ایڈیشنل سیکرٹری بیٹھا ہے وہ پتا نہیں لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے آکر وہاں بیٹھ گیا ہے۔ ڈاکٹروں کو اس ملک میں ملکے ٹوکری کر دیا گیا ہے۔ ہم اس پر کیا بحث کریں گے؟ ہمیتھا انسٹی ٹیوشنر کو نے کونے میں کھلے ہوئے ہیں۔ لوگوں سے فیسیں بٹور رہے ہیں اور ان کی PMDC کے ساتھ recognition نہیں ہے۔ This is national institutionalised crime, which we have committed and we presented the report annual report here. (نعرہ ہائے تحسین) And we talk of it. دے رہے ہیں We should have at least moral courage to speak on it.

میں نے استحقاق کیمیٹ کا کماکہ صرف بل بناؤ کیمیٹ ہے۔ میں نے چیز میں کو باہر بھی کما اور ممبر ان کو بھی کہتا ہوں۔ اگر آپ اپنا conduct خود نہیں ٹھیک کر سکتے تو باہر سے کیا امید رکھیں گے۔ اس سے بڑی کوئی dishonesty اور کیا ہو گی؟

جناب چیز میں: شکریہ۔ جی، وزیر صحت آپ up wind کر لیں۔

جناب محمد عظیم گھمن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیز میں: جناب عظیم گھمن صاحب!

جناب محمد عظیم گھمن: جناب چیز میں! آپ up wind کی بات کر رہے ہیں تو ملک احمد صاحب نے point raise کیا ہے اس پر غور کریں کہ کتنی بڑی بد دیانتی ہو رہی ہے اور یہ سرکاری اداروں کی رپورٹ ہے۔

جناب چیز میں: مزید منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ میں نے بدھ کو بحث کا دن رکھا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کمیٹی بناویں گے جو ہمیلتھ کے لئے تمام فیصلے کرے گی۔ جی، وزیر صحت صاحب!

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا پھر میں عرض کروں گا۔

میں نے opening remarks میں کہا تھا کہ جب پنجاب ہمیلتھ میڈیکل بل اسمبلی میں پیش کیا گیا تو اپوزیشن کی طرف سے ایک تجویز آئی تھی کہ یہ جو ادارے ہیں جو پنجاب حکومت کے ادارے ہیں۔ خاص طور پر یہ 12 ادارے ہیں جو حکومت کے میڈیکل کالجز ہیں۔ ان کے بورڈ آف مینجنمنٹ بنائے جائیں۔ پہلے بورڈ آف گورنر ز تھے۔ ان کو تخلواہیں دی جاتی تھیں، مراءات دی جاتی تھیں اور ڈرائیور نتک دیئے گئے تھے۔ ہم نے وہ سب ختم کر دیئے ہیں۔ جب بورڈ آف مینجنمنٹ بنائے گئے تو متفقہ طور پر بل پاس کیا گیا تھا اور اس میں ایک فیصلہ اپوزیشن کی طرف سے آیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تجویز بہت اچھی تھی۔ میرے خیال میں رانا آفتاب صاحب نے دی تھی کہ ہمارے میڈیکل کالجز کنگ ایڈورڈ، علامہ اقبال، وغیرہ کی کارکردگی اسمبلی میں ہر سال پیش کی جائے۔ اس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ رپورٹس بنائی جاتی ہیں اور ان رپورٹس پر آج ایوان میں بحث ہوئی ہے۔ یہ This is a very focused discussion۔ بحث روول ہمیلتھ منسٹر پر نہیں ہے۔

یہ College of Physicians پر نہیں ہے۔ یہ بحث صرف ان اداروں کی کارکردگی پر ہے۔ جب بات شروع ہوئی تو احسان اللہ وقار صاحب نے، ڈاکٹر سامیہ امجد اور رانا آفتاب صاحب نے بڑے ایجھے نکات اٹھائے۔

میں ان سب کو نوٹ کرتا رہوں۔ اب میں ان کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جماں تک عام بحث کی بات ہے تو میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں تیار ہوں لیکن want to be very clear اکہ کنگ ایڈورڈ کے ساتھ جتنی کسی کی ہمدردی ہے اس سے زیادہ میری ہمدردی ہے۔ میں کنگ ایڈورڈ یونیورسٹی دیکھنا چاہتا ہوں اور صحیح طریقے سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ will I not come under any blackmailing from any professor or any person یہ بالکل clear ہونا چاہئے۔ جب یہ میدیکل کالج بناتھا تو یہاں کے گرجو ایٹس کو باہر بغیر کسی ٹیکسٹ کے سپیشلائزیشن کے لئے FRCS اور Canadian Speciality ویسے دی جاتی تھی۔ ہم محض اس کا نام بدل کر یونیورسٹی upgrade کر دیں تو یہ ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اسے اسمبلی بھی ایسے ہی چاہے گی اور عوام بھی ایسے ہی چاہے گی کہ جب یہ یونیورسٹی بنے تو یہ یونیورسٹی کے قابل ہو اور اس کی جو لیڈر شپ ہو وہ اس یونیورسٹی کو چلانے کے قابل ہو۔ I think This is very clear and اس میں آپ نے ہماری اس وقت بھی مدد کی تھی۔ میں نے جو نکات اٹھائے تھے کہ یونیورسٹی کی definition، جس کے centre of universal learning ہے VC can be any person who is competent enough colleges اور وہ خواہ کراچی سے آئے، پشاور سے آئے، لاہور سے آئے۔ The person should be on merit اور وہ بندہ ہونا چاہئے جو اس چانسلر بننے کے لئے competent ہو۔ ہم اس میں کوئی compromise کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: کیا آپ اسی اجلاس میں کنگ ایڈورڈ کے متعلق تزییم لے آئیں گے؟

وزیر صحت: جی، بالکل لے کر آئے ہیں۔ جب بحث ہوگی تو full explanation کے اس وقت کیا صورتحال ہے اور پھر جو اسے سمجھی کے گی اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اس کے فیصلے کو respect کروانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم Assembly is a supreme body کر کے دکھائیں گے۔

جناب سپیکر! staff vacant positions کے بارے میں رانا آفتاب صاحب نے بات کی ہے، بالکل صحیح بات کی ہے۔ جماں پر اتنا دنہیں ہوں گے وہاں پر تعلیم کا معیار بہتر نہیں ہو سکتا۔ اس کی طرف

پولانت آٹھ بھی کیا گیا ہے کہ علامہ اقبال میدیکل کالج میں 45/40 فیصد رزلٹ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اساتذہ کی کمی اور شاید کچھ طلبہ کی دلچسپی نہ ہونا بھی اس میں شامل ہوں گی۔ رانا آفتاب صاحب نے بالکل صحیح نشاندہی کی کہ اصل میں جو نیز ڈاکٹرز ہی کام کرتے ہیں۔ رجسٹر، سینٹر رجسٹر اور استینٹ پروفیسر لیوں کے لوگ وارڈز میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایک جنسی روز میں جو نیز ڈاکٹر deal کرتے ہیں اور یہ بھی فیصلہ کیا دیتے ہیں۔ پورے پاکستان میں چھ ہزار stipend ملتا تھا، پنجاب نے اس کو دس ہزار کر دیا ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ 2006 میں اس کو مزید بڑھایا جائے گا۔ ہماری جب حکومت آئی تو contract based employment تھی اور ڈاکٹر نوکریاں چھوڑ رہے تھے۔ ہم نے ان اداروں میں خاص طور پر جو دور اقتادہ ادارے تھے، شیخ زید ہسپتال ہے، بماوپور و کٹوریہ ہسپتال ہے وہاں پر ان کو اجازت دی ہے کہ آپ میں ہزار نہیں، تیس ہزار نہیں ستر اسی ہزار روپے تک تنخوا ہیں دیں تاکہ لوگ attract ہوں۔ اس میں بہتری آرہی ہے لیکن ہمارے بہت سارے points and weak links weak ملا سکتے۔ یہ بہت ہی you cannot compare them to highly qualified لوگ ہوتے ہیں۔

آپ ان کو incentives کے مطابق اس کی تجویز کے کام از کم life long cadre structure کا سب سے بڑا proponent ہوں۔ میں نے ہمیشہ پر یہ میں بھی، اسمبلی میں بھی اور جہاں پر بھی بات کی ہے تو میں نے ہمیشہ اس پولانت کو اٹھایا ہے کہ آپ ڈاکٹروں کو کسی دوسری services سے نہیں کمیش کے ذریعے کی جائے۔ ہم نے چار سو سے زائد اسامیاں پچھلے میں پہل سروس کمیشن کو بھیج دی ہیں کہ آپ پہل سروس کمیشن کے ذریعے ان کو fill کریں۔

اسی طرح رانا آفتاب صاحب نے Education (CME) Continued Medical Education کیا ہے۔ اس میں ڈاکٹر سامیہ امجد کی فلاسفی بھی درست ہے کہ rural areas کے لئے College of Family Physicians بننا چاہئے۔ میں ان کی تجویز کو آگے لیتے ہوئے اس floor پر آپ کے سامنے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں یہ directions دوں گا کہ

آنندہ promotions میں جیسے آپ performance evaluate کرتے ہیں کہ اس شخص کی کیسی ہے۔ اس کی ترقی (CME) professional evaluation کے ذریعے کی جائے۔ اس طریقے سے مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر teaching cadre کے لئے up to date ہونے کی کوشش کریں گے۔ رانا آفتاب صاحب نے ایک اور بات کی تھی کہ ہمارے نوجوان ڈاکٹر جو ہاؤس آفیسر ہیں یا رجسٹرار ہیں۔ ان کی ٹریننگ متاثر ہوتی ہے کہ جب ان کو مراحتات نہیں دی جاتیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے ایک بڑی serious proposal آئی تھی کہ ہاؤس جاب کے بغیر ڈاکٹروں کو ڈگری نہ دی جائے تو میں نے اس کی مخالفت کی تھی اور صرف اس لئے کہ میں محسوس کرتا تھا کہ ہم جب تک ان کو incentive نہیں دیں گے کہ ہاؤس جاب آپ کریں گے تو آپ کو کچھ remuneration ملے گا اور بہتر career ملے گی، ایک structure ملے گا تو اس وقت تک ہم اس طرح کی سختیاں نہیں کریں گے۔ اللہ کے فضل و کرم سے فیدرل منسٹری نے اس کیا اور فیصلہ یہی ہوا کہ جو نیز ڈاکٹرز جو ہمارے دیکھی علاقوں میں بھی جاتے ہیں اور پروفیسرز نہیں جاتے۔ ہمارے رول، ہیلتھ سنٹر ز کو بھی وہی دیکھتے ہیں۔ ان کو ہم سب سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ میں نے اپنے مجھے کے سیکرٹری کو جو بھی نیا سیکرٹری آتا ہے تو اس کو میری پہلی بریفنگ ہوتی ہے۔ میں صرف ایک چیز، its on record کہتا ہوں کہ اگر ڈاکٹر طاہر علی جاوید کسی استثنی پروفیسر، ایسوی ایٹ پروفیسر کے آنے پر کھڑا ہو سکتا ہے تو I expect you also to stand for the Assistant Professor who walks into your office. I am very clear about the respect and dignity of these doctors ہمارے ممبران اسمبلی اس چیز میں ہماری سپورٹ کر رہے ہیں۔ میں رانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں اور time کہ میں صرف آپ کی باتوں پر غور ہی نہیں کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ اعمل کروں گا And you can then judge me based on my actions.

ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ نے ایک بہت اچھا پاؤنٹ اٹھایا کہ assessment کے uniformity phenomenon میں ہونی چاہئے۔ ایک ادارے نے 15 صفحات کی، دوسرے نے تین سو صفحات کی رپورٹ دی ہے۔ ایک ادارے نے suggest کرتا ہوں اور میں ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اور اپوزیشن کی طرف سے بھی ڈاکٹر اسد صاحب دونوں بیٹھ کر assesment tool بنادیں کہ آئندہ جو رپورٹ ہو اس میں objective analysis کیا جائے گا اور باتی

وہ رپورٹ دیں کہ ان کی بلڈنگ کتنی خوبصورت ہے We do not care about it. But framework statistical objective analysis میں بنکر دے دیں تو اگلے سال اسی frame work کے تحت رپورٹ پیش کی جائے گی۔

جناب پیکر! I myself and my department are always open to new suggestions. ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم سنجیدہ بحث کریں گے تو شاید کوئی بہتری آئے اور اسمبلی کا وقار بھی بنے اور اس طرح کی suggestions کے لئے My doors are open for 24 hours for both the treasury and opposition benches. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجمنڈ مکمل ہو گیا ہے۔ المذاہب اجلاس بروز منگل مورخہ 15 نومبر 2005، کو صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔